

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

پند نامہ

مترجم

مُصَنَّفُ بِحَفَرَتِ لَنَا شَيْخِ فَرِيد الدِّينِ حَسَبِ عَطَّارٍ

مترجم: مفتی کفیل الرحمن نشاط عثمانی
دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

مکتب رحمانیہ

اقرآن سٹر غزنی سٹریٹ
اردو بازار - لاہور



حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

پند نامہ

مترجم

مُصَنَّف: حضرت لانا شیخ فرید الدین صاحب عطار

مترجم: مفتی کھیل الرحمن نشاط عثمانی

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ

اقرآن سٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیش لفظ

شیخ فرید الدین عطار کا شمار ان ممتاز و نامور علمائے روزگار میں ہے جن کی شہرت چار دانگِ عالم میں پھیلی اور جن کے مواعظ و نصیحتوں سے صرف مشرقی اقوام نے ہی استفادہ نہیں کیا بلکہ اہل مغرب بھی مستفیض ہوتے۔ وہ ایسی حیاتِ جاوید کے مالک ہیں کہ اُن کی شہرت مرورِ ایام کے ساتھ دنِ دونی رات چوگنی ہو جاتی ہے، وہ ایک ایسا چراغ ہیں جس کی روشنی پر نہ انقلاباتِ وقت کا اثر پڑتا ہے نہ تیز آنڈھیاں اسے بجھا پاتی ہیں بلکہ جس قدر دائرہ علم و تحقیق وسیع ہوتا جاتا ہے۔ ان کی پاکیزہ حیات اور صلاحیتوں کے اوراق کھلتے جاتے ہیں اور بے اختیار لوگوں کو ان کی عظمت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

ان کے یہاں ادب کی اعلیٰ درجہ کی چاشنی بھی ہے، اُونچے درجہ کا تصوف بھی، اخلاق و جواہر پارے بھی، ان اوصافِ عالیہ کو شیخ نے اپنے اشعار میں اس طرح سمو یا کہ اہل معرفت اور صاحبِ بصیرت حضرات ان سے تسکینِ روح و قلب کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔

شیخ کی جاتے پیدا نش نیشاپور کا گدگن نامی قصبہ ہے، یہیں شیخ ۱۱۳۷ھ میں وفاقِ افروز عالم ہوئے۔ ان کے والد ابراہیم ابن اسحق نے ان کا نام نور محمد رکھا فرید الدین لقب اور ابو حامد کنیت ہے۔

عطار سے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کا آبائی پیشہ یہی تھا، ابراہیم ابن اسحق والد ماجد

اپنے وقت کے معروف عطار تھے۔ شیخ بھی آغاز عمر میں یہی کام کرتے تھے اسی زمانہ میں آپ نے طب کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی اور طبیب کی حیثیت سے بھی لوگوں کیلئے نفع رساں ثابت ہوئے۔ اپنے کام کے دوران شیخ کی تکمیل تصوف اور تصانیف کی طرف کامل توجہ رہی، رنگ تصوف غالب آیا تو شیخ دوکان کا مال و اسباب خیرات کر کے سیاحت کے لیے نکل گئے۔

شیخ کی خصوصیات میں یہ خصوصیت نمایاں اور ممتاز ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر بالیغات تصانیف سے غافل نہیں ہوتے۔ نتیجتاً بہت سی نادر روزگار کتابیں ”اسرارِ نامہ، الہی نامہ، مصیبت نامہ، جواہر الذات و صیت نامہ، میل نامہ، حیدر نامہ، شتر نامہ، مختار نامہ، شاہنامہ، منطق الطیر، پند نامہ“ بطور علمی یادگار چھوڑ گئے۔

شیخ کے انتقال کی تاریخ کے بارے میں مختلف قول ہیں۔ مولانا جامی نے سن وفات ۶۲۶ھ لکھا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مشہور چنگیزی فتنہ کے دوران ایک مغل نے لاطینی میں انہیں شہید کر دیا لیکن جب اسے ان کے مقام اعلیٰ اور بزرگی سے واقفیت ہوئی تو اپنی غلطی پر شرمندہ ہوا اور اسلام قبول کر کے قبر کا مجاور بن گیا۔

شیخ کا مزار نیشاپور کے اطراف میں اب تک ہر طبقہ اشخاص کا مرجع ہے بعض حضرات نے شیخ کی طرف شیعیت کا انتساب کیا ہے مگر ان کے اشعار سے ان حضرات کے لغو خیال کی تردید ہوتی ہے۔

کفیل الرحمن نشاط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

در حمد باری تعالیٰ لعز اسمہ

اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف میں

آنکہ ایمان داد مشیت خاک را
جس نے انسان کو ایمان کی دولت عطا فرماتی
داد از طوفان نجات او نوح را
حضرت نوح کو طوفان سے نجات دی
تا سزا سے کر د قوم عاد را
تاکہ قوم عاد کو ان کی نافرمانی کی سزا دے
با خلیش نار را گلزار کر د
حضرت ابراہیم کیلئے آگ کو گلزار بنا دیا
کر د قوم لوط را زیر و زبر
حضرت لوط کی قوم کو ہلاک و تہ و بالا کیا
پیشہ کارش کفایت ساختہ
اسے ایک مچھڑ سے ہلاک کر دیا

حمد بے حمد مر خدا سے پاک را
بیشمار تعریف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے
آنکہ در آدم دمید اور وح را
جس نے حضرت آدم کے پتلے میں روح ڈالی
آنکہ فرماں کر د قہر شش باد را
جس نے ہوا کو اظہار غضب کا حکم فرمایا
آنکہ لطف خویش را اظہار کر د
جس نے اپنے لطف کا اظہار کیا
آں خداوند سے کہ ہنگام سحر
وہ آفت جس نے صبح کے وقت
سوئے او خصمے کہ تیر انداختہ
جسکی طرف دشمن نے تیر اندازی کی تو

۱۰ اور نود کا حضرت
ابراہیم کو آگ میں
ڈالنے سے سوزنا ۱۱
۱۲ انہی بدکاری
نافرمانی کے
باعث ۱۳
۱۴ نرو د نے
اپنی خردمانی اور
سرکشی کی بنا پر ۱۵

آنکہ عدا را بدریا در کشید !
 جس نے دشمنوں (فرعون اور قوم فرعون) کو دریا میں
 چوں عنایت قادرِ قیوم کرد
 جب قادر و قیوم اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی
 باسیماں داد ملک و سروری
 حضرت سیماں کو ملک و سروری عطا کی
 از تن صابر بکر ماں قوت داد
 حضرت ایوبؑ کے بدن سے کیڑوں کو رزق عطا کیا
 آں یکے را آره بر سر می کشد
 وہ جو ایک کے سر پر آ رہ چلوا دیتا ہے
 اوست سلطان ہر چہ خواہد آں کند
 وہ بادشاہ کہ جو چاہے کرے
 ہست سلطانی مسلم مر اورا
 اسی کی بادشاہت مسلم ہے
 آں یکے را گنج و نعمت میدہد
 وہ ایک کو خزانہ اور نعمت عطا فرماتا ہے
 آں یکے را زر و وصد ہمایاں دہد
 وہ ایک کو سونے کی دو سو تھیلیاں دیدے
 آں یکے بر تخت با صد عز و ناز
 وہ ایک کو تخت پر بصد اعزاز و افتخار بٹھاتا ہے

ناقہ را از سنگ خار ابر کشید
 کھینچا اور خنک خار سے اونٹنی پیٹا کر دی
 در کف داؤد آہن موم کرد
 حضرت داؤد کے ہاتھ میں لوہے کو موم کر دیا
 شد مطیع خاتمش دیو و پری
 اور انکی انگوٹھی کا جنات کو فرمانبردار بنا دیا
 ہم ز یونس لقمہ با حوت داد
 حضرت یونسؑ کو مچھلی کا لقمہ بنایا
 دیگرے را تاج بر سر می نہد
 دوسرے کے سر پر تاج رکھ دیتا ہے
 علمے را دردے ویراں کند
 عالم کو ایک لمحہ میں ویران و برباد کر دے
 نیست کس را زہرہ چون و چہرا
 کسی کو چون و چہرا کی مجال نہیں
 دیگرے را رنج و زحمت میدہد
 دوسرے کو رنج اور تکلیف دیتا ہے
 دیگرے در حسرت ناں جہاں دہد
 دوسرا روٹی کی حسرت میں مرجلتے
 دیگرے کردہ وہاں از فاقہ بار
 دوسرے کا منہ فاقہ سے کھلا رکھتا ہے

۱۰ خاص نوع کا

پتھر ۱۲ حضرت

صلح کی اونٹنی ۱۲

۱۰ حضرت داؤد زریں

وغیرہ بناتے تھے

اور لوہے کو جس طرح

موڑنا چاہتے وہ موم

کی طرح مڑھاتا تھا ۱۲

۱۰ حضرت سیماں

جنات پر بھی حکمران

تھے ۱۲ شہر وہ ہے

۱۰ حضرت ایوبؑ

کے جسم مبارک میں

کیڑے پڑ گئے تھے

شیخ نے اسی طرف

اشارہ فرمایا ہے

مگر روایت نیز مہتر

ہے ۱۲ حضرت

یونسؑ کو مچھلی نے نگل

لیا تھا سو پھر حکم

ربانی جن کا توں

زمین پر اگل دیا ۱۲

۱۰ حضرت زکریاؑ

کو لوگوں نے آ رہ

سے پھیر دیا تھا ۱۲

۱۰ بشار دولت

بخش ۱۲ ۳

اور اسے روٹی

بھی تیسرے نہ ہو ۱۲

۳

آں یکے پوشیدہ سنجاب و سمور
وہ ایک کو سنجاب و سمور (جانوروں کی) بیش قیمت کھال پہنتا ہے
آں یکے بر بستر کمناب و منخ
وہ ایک کو کمناب و منخ (لشیں کپڑوں کے) بستر پر آرام کرتا ہے
طرفۃً یعنی جہاں برہم زند
پلک جھپکتے عالم کو درہم برہم کہ دیتا ہے
آنکہ بامریغ ہوا ماہی دھند
وہ جو پرندوں کو مچھلی عطا کرتا ہے
بے پدر فرزند پیدا او کند
جو بے باپ کے لڑکا پیدا کرتا ہے
مردہ صد سالہ را حے می کند
سو سالہ مردہ کو زندگی بخش دیتا ہے
صانعے کر طیں سلاطیں مے کند
جو مٹی کے تین بنانیوالوں (محمولی لوگوں) کو بادشاہ بنادیتا ہے
از زمین خشک رویاند گیہ
جو خشک زمین سے گھاس اُگاتا ہے
بیچ کس در ملک او انباز نے
اس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں

۱۔ مثلاً حضرت عیسیٰ
جو بغیر باپ کے پیدا
ہوئے ۱۱۱۱ حضرت
عیسیٰ نے گوار دیں
فرمایا تھا انا عبد اللہ
۲۔ اصحاب کف
و غیر کے واقعات
اس کے شاہد
ہیں ۱۱۱۱ خاص
طور پر بشارت حضور
صلی اللہ علیہ وسلم
کیا تھا آسمانوں پر
شیاطین کا جانا منور
ہو گیا تھا اور
شاہد ثابت ہے
انکی تواضع کی جاتی
جو شیطان کو جلا
دیتا ۱۱

دیگرے خفتہ برہنہ در تنور
(اور) دوسرے کو برہنہ (بے لباس) تنور پر سلاتا ہے
دیگرے بر خاک خواری بستیغ
(اور) دوسرے کو ذلت کی برف آلود خاک دیتا ہے
کس نمی آرد کہ آنخادم زند
کسی کی محال نہیں کہ دم مارے
بندگاں را دولت و شاہی دہد
غلاموں کو دولت و بادشاہی بخشتا ہے
طفل را در مہد گویا او کند
بچہ کو گوارہ میں قوت گویا عطا کرتا ہے
ایں بجز حق دیگرے کے می کند
یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون کر سکتا ہے
بحم را رجم شیاطیں می کند
شیطانوں کو ستاروں سے مارتا ہے
آسمان را بے ستوں دار و نگاہ
آسمان کی بغیر ستون کے حفاظت کرتا ہے
قول اورا لحن نے آواز نے
اسکے قول و فرمان میں نہ آواز ہے اور نہ آواز کا لہجہ

در لغت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں

بعد ازیں گو تیم نعمت مصطفیٰ

حمد کے بعد ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف

سید کو نہیں ختم المرسلین

دونوں جہاں کے سردار آخری رسول

آنکہ آمد نہ فلک معراج او

جو شب معراج میں، نو آسمانوں تک تشریف

شد وجودش رحمۃ للعالمین

آپ کا وجود مبارک عالم کیلئے باعثِ رحمت ہوا

صد ہزاراں رحمتِ جاں آفریں

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ہوں

آنکہ شد یارشش ابو بکر و عمرؓ

وہ ذاتِ مبارک کہ آپ کے رفیق حضرت ابو بکر و عمرؓ ہوئے

آں یکے اور ارفیق غار بود

ان دو میں سے ایک (حضرت ابو بکرؓ) غار (ثور) کے ساتھی تھے

صار حبش بودند عثمانؓ و علیؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق حضرت عثمانؓ و علیؓ تھے

آں یکے کان حیا و حلم بود

ایک انصاف و حیا اور دوسرے حلم و بردباری کا نمونہ تھے

ایک انصاف و حیا اور دوسرے حلم و بردباری کا نمونہ تھے

آنکہ عالم یافت از نورش صفا

کرتے ہیں جنکے وجود پر نور سے عالم پاک صفا (دنوں) ہوا

آخر آمد بود فخرہ الاولین

آخر میں پہلے انبیاء کیلئے باعثِ فخر بن کر تشریف لائے

انبیاء و اولیاء محتاج او

لے گئے انبیاء اور اولیاء آپ کے نیاز مند ہیں

مسجد اوشد ہمہ روتے زمین

آپ کے لیے ساری زمین مسجد بن گئی

بروے و برآل پاک طاہرین

آپ اور آپ کی آل پاک پر

از سر انگشت اوشق شد قمر

آپ کی انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے

واں دگر لشکر کش ابرار بود

اور دوسرے (حضرت عمرؓ) نیکوں کے سردار تھے

بہر آں گشتند در عالم ولی

انہیں کیوجہ (واسطہ) سے عالم میں ولی ہوئے

واں دگر باب مدینہ علم بود

اور دوسرے حضرت علیؓ، علم کے شہر کا دروازہ تھے

اور دوسرے حضرت علیؓ، علم کے شہر کا دروازہ تھے

اور دوسرے حضرت علیؓ، علم کے شہر کا دروازہ تھے

۱۱ یعنی سات آسمان اور عرض کر ہی تک

۱۲ کہ جس حضرت زین پر جا ہیں نماز پڑھ

۱۳ میں ۱۱ صحابہ میں حضرت ابو بکرؓ کے

بعد بالاتفاق حضرت عمرؓ افضل ہیں ۱۲

۱۳ حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کے بعد یہ

دونوں صحابہ بالترتیب سب افضل ہیں ۱۴

۱۵ اور سلسلہ اولیاء پہلا ۱۶ حضرت عثمانؓ کے بارے

میں حدیث شریف میں ہے کہ ان کی

جیاد سے فرشتے بھی شرتے ہیں ۱۷

۱۸ حدیث شریف میں ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ

اس کا دروازہ ہیں ۱۹

آل رسولِ حق کہ خیر الناس بود

وہ رسولِ برحق جو لوگوں میں سب سے بہتر تھے

ہر دم از ماصد درود و صد سلام

ہماری طرف سے ہر وقت سینکڑوں درود و سلام

علم پاکش حمزہ و عباسؑ بود

آپ کے چچا حضرت حمزہؑ اور حضرت عباسؑ تھے

بر رسول و آل و اصحابش تمام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی آل و اصحاب سب پر

۱۔ اصل نام نعمان
بن ثابت رضی اللہ عنہ

میں پیدا ہوئے
اور کھانہ میں دفات

پانی ۱۲ نفقہ خلق
قرآن میں جس

ثابت قدمی
کا آپ نے ثبوت

دیادہ آپ ہی کا
حصہ ہے ۱۲

ۛ

در فضیلت ائمہ دین مجتہدین

ائمہ دین مجتہدین کی فضیلت کے بیان میں

رحمت حق بر روانِ جملہ باد

ان سب کی روحوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

آل سراج اُمتاں مصطفیٰ

(اور) اُمت محمدیہ کے چراغ تھے

شاد باد ارواحِ شاگردانِ او

انکے شاگردوں کی روحیں (بھی) خوش رہیں

وز محمد ذوالمنن راضی شدہ

اور امام محمدؑ سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا

یافت ذلیشاں دین احمد زب و فر

ان سب کے ذریعہ دین اسلام کو شوکت و آراستگی عطا ہوتی

در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق

سب چیزوں میں سب سے سبق لے گئے

قصر دین از علم شاں آباد باد

دین کا محفل ان کے علم سے آباد رہے

آل امامانے کہ کردند اجتہاد

وہ امام جنہوں نے اجتہاد کیا

بو حنیفہ بد امام باصف

امام ابو حنیفہ متقی امام تھے

باد فضل حق ترین جان او

انکی روح سے اللہ تعالیٰ کا فضل قریب ساتھ ہے

صاحبش بو یوسف قاضی شدہ

انکے ساتھی امام ابو یوسفؑ نصیب پر بغداد میں فائز ہوئے

شافعی اور یس و مالک باز فر

امام شافعی اور امام مالکؑ (اور) امام زفر

احمد حنبلی کہ بود او مرد حق

امام احمد بن حنبلؑ جو حق پرست شخص تھے

روح شان در صدر جنت شاد باد

ان کی روح جنت الفردوس میں خوش رہے

مناجات بجناب مجیب الدعوات

بارگاہ خداوند میں مناجات

بادشاہِ جبرم مارا در گزار
اے بادشاہ ہمارے جرم سے در گذر فرما
تو نیکو کاری و مابد کردہ ایم
تو بھلائی کرنے والا اور ہم بُرائی کرنیوالے ہیں
سالہا در بندِ عصیاں گشتہ ایم
برسوں گناہوں و نافرمانیوں کی قید میں رہے
و اما در فسق و عصیاں ماندہ ایم
ہمیشہ گناہ و نافرمانی میں مبتلا ہے
روز و شب اندر معاصی بودہ ایم
شب و روز گناہوں میں غرق ہے
بے گنہ نگذشت بر ما ساعتے
ہماری کوئی گھڑی گناہ کے ارتکاب کے بغیر نہیں گزری
بر در آمد بندہ بگر بختہ
تیرے در پر بھاگا ہوا غلام حاضر ہے
مغفرت دار و امید از لطف تو
تیری مہربانی سے مغفرت و بخشش کا امیدوار ہے
بحر الطاف تو بے پایاں بود
تیری مہربانیوں کے سمندر کی کوئی انتہا نہیں

ما گنہگاریم و تو آمر زگار
ہم گنہگار ہیں اور تو بخشنے والا
جرم بے اندازہ بے حد کردہ ایم
ہم نے بے انتہا اور بے شمار جرم کئے ہیں
آخر از کردہ پشیاں گشتہ ایم
آخر اپنے کئے پر شرمندہ ہیں
ہم مقربینِ نفس و شیطان ماندہ ایم
نفس اور شیطان کے ساتھی رہے ہیں
غافل از امر و نواہی بودہ ایم
کرنے کے کاموں اور رکھنے کی باتوں سے لاپرواہ ہے
باحضور دل نہ کردم طلعتے
ہم نے صدق دل سے فرمانبرداری نہیں کی
آبروئے خود بعصیاں ریختہ
گناہوں کے باعث اپنی عزت و آبرو گنوائے ہوتے
زانکہ خود فرمودہ لا تقنطوا
اس لئے کہ خود تو نے فرمایا مایوس مت نہ ہو
نا امید از رحمت شیطان بود
تیری رحمت سے نا امید شیطان ہوتا ہے

لے اللہ تعالیٰ کی

رحمت سے ۱۲

لے انسان تیری

رحمت سے

نا امید نہیں ہوتا ۱۱

نفس و شیطان زد کریمارہ من
نفس اور شیطان میری راہ میں حائل ہیں
چشم دارم از گنہ پاکم کنی
تو ہے کہ تو مجھے گناہوں سے پاک کر دیگا
اندر آں دم کز بدن جانم بری
جس وقت جسم سے میری روح قبض ہو

رحمتت باشد شفاعت خواہ من
تیری رحمت میری سفارش کرنے والی ہے
پیش ازین کاندہ لحد خاکم کنی
اس سے پہلے کہ میں قبر میں مٹی بن جاؤں
از جہاں بانور ایسانم بری
دنیا سے باایمان میرا خاتمہ ہو

در بیان مخالفت نفس امارہ

برائی پر آمادہ کرنے والے نفس کی مخالفت

عقل آں باشد کہ اوشاکر بود
عقل مند وہ ہے کہ شکر گزار ہو
ہر کہ خشم خود فروخورد اے جواں
جو شخص اے جواں اپنے غصہ کو پست کرے (اور قابو پالے)
آں بود ابلہ ترین مردماں
وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بیوقوف شخص ہے
وانگہے پندار دآں تار یک رای
وہ ناسمجھ سوچتا ہو کہ آئندہ کار
گرچہ درویشی بود و سخت اے پسر
اگرچہ اے لڑکے درویشی دشوار ہے
ہر کہ اورا نفس تو سن رام شد
جس کے نفس کا سرکشی کرنے والا گھوڑا مطیع ہو

۱۲
اسی دمن
میں لگا ہے

وانگہے بر نفس خود قادر بود
اور ہر وقت اپنے نفس پر قادر و قابو پالتے ہوتے ہو
باشد او از رسدگار ان جہاں
وہ دنیا کے نجات یافتہ لوگوں میں سے ہو گا
کز پئے نفس و ہوا باشد دواں
جو نفسانی خواہشات کے پیچھے دوڑتا ہو
خواہد آمد زید نش آخند خدای
اللہ سے بخش دیگا (اس لیے من مانی کرتا ہے)
ہم ز درویشی نباشد خوب تر
(لیکن) درویشی سے بہتر کچھ نہیں
از خرد مندان نیکو نام شد
فرمانبردار ہو جلتے (وہ) عقلمندوں میں شمار ہو گا

بر مرادِ نفس تا گردی اسیر
 نفس کی مراد کا کب تک قیدی رہے گا
 در ریاضت نفس بدر آگوش مال
 عبادت میں جفا کشی سے بُرے نفس کو سزا دے
 ہر کہ خواہد تا سلامت ماند او
 جو شخص عذابِ خداوندی سے محفوظ رہنا چاہے
 مرد ماں را سر بسر در خواب داں
 لوگوں کو کھل غاب (نیند) میں سمجھ
 آں کہ رنجاند ترا عذرش پذیر
 اس سے تجھے تکلیف پہنچے اس کا عذر قبول کر لے
 حق ندار دوست خلق آزار را
 اللہ تعالیٰ اسے دوست نہیں رکھتا جو مخلوق کو تکلیف
 از ستم ہر کو دے را ریشش کرد
 جس نے کسی کے دل کو ظلم سے زخمی کیا
 آنکہ در بند دل آزاری بود
 جو شخص دل آزاری کی فکر میں لگا رہے
 اے پسر قصدِ دل آزاری ممکن
 اے لڑکے دل آزاری کا ارادہ مت کر
 خاطر کس را رنجان اے پسر
 خاطر کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچا
 اے لڑکے کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچا

صبر بگزین و قناعت پیشہ گیر
 صبر سے کام لے اور قناعت اختیار کر
 تا نیند از دسترا اندر وبال !
 تاکہ یہ تجھے وبال و مصیبت میں مبتلا نہ کرے
 از جمیع خلق روگرداند او
 ساری مخلوق سے منہ موڑ کر اس کا ہو جائے
 گشت بیدار آنکہ اورفت از جہاں
 جو دنیا سے گیا وہ بیدار ہو گیٹ
 تا بیانی مغفرت بروے مگیر
 اس سے باز پرس نہ کر تاکہ (اللہ تعالیٰ) تجھے بخش دے
 نیست این خصلت یکے دیندار را
 پہنچانے یہ خصلت کسی دیندار کی نہیں ہوتی
 آں جراحات بر وجود خویش کرد
 اس نے (گویا) اپنے وجود پر زخم لگایا
 در عقوبت کار او زاری بود
 اس کی سزا دلت و رسوائی (اور) رونا ہے
 وز خدا تے خویش بیزاری ممکن
 اور اپنے خدا کی مخالفت پر کمر بستہ نہ ہو
 ورنہ خوردی زخم بر جان و جگر
 ورنہ تیرے قلب و جگر (درد) زخم خوردہ ہوں گے

یعنی آخرت
 کی زندگی ہی اصل
 بیداری ہے ۱۲

گرہمی خواہی کہ گردی معتبر
اگر تو اللہ کے نزدیک قابل اعتبار (اور مستند) ہونا چاہے
بر وجود خود رستم بے حد ممکن
اپنے آپ پر لا انتہا ظلم سے بچ
تاناہی دستی و پاتے خود بہ بند
تا کہ اپنے ہاتھ پر بندھے ہو (اور) قید میں نہ دیکھے
آنچناں کس از عقوبت رستہ نیست
اسے سزا سے مفر نہیں

تاہم مردم جُز بہ نیکی مبر
لوگوں کا ذکر بھلائی سے کر
قوتِ نیکی نداری بد ممکن
بھلائی کی طاقت نہیں تو کم از کم بُرائی نہ کر
روزِ بیاں از غیبتِ مردم بہ بند
زندگی اس طرح بسر کر کہ اپنی زبان سے لوگوں کی غیبت نہ کرے
ہر کہ از غیبت زبانش بستہ نیست
جس نے اپنی زبان پر بندش نہیں لگائی

در بیان فوائد خاموشی

خاموشی کے فائدوں کے بیان میں

طہ ایران توران
کی ہکتا ہے ۱۲

جُز بہ فرمانِ خدا کمشائی لب
تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے علاوہ لب مت کھول
بروہانِ خود بہ مہرِ سکوت
تو اپنے منہ پر (نازیبا توں) خاموشی کی ہر لگالے
گر نجاتِ بیدت خاموش کن
اگر نجات کا طلب گار ہے تو خاموشی اختیار کر
دل درونِ سینہ بیمارِش بود
اس کا سینہ میں رہنے والا دل بیمار (مردہ) ہو جاتا ہے
پیشہ جاہلِ فراموشی بود
(اور) جاہل (بیوقوف) کا شیوہ بھول جانا (اور کبواس ہے)

اے برادرِ گرتو، مستی حق طلب
اے بھائی اگر تجھ حق کی تلاش ہے
گر خبرداری نہ جی لا یموت
اگر زندہ اور کبھی نہ مرنے والی (ذاتِ ربانی سے) آگاہ ہے
اے پسرِ پند و نصیحت گوش کن
اے لڑکے وعظ و نصیحت سن لے
ہر کہ را گفتارِ بسیارِش بود
جو شخص زیادہ بولتا ہے
عاقلاً را پیشہ خاموشی بود
عقل مندوں کا طریقہ چُپ رہنا ہے

خامشی از کذب و غیبت واجب است
 جھوٹ نہ بولنا اور غیبت نہ کرنا (چپ ہنا) ضروری ہے
 اے برادرِ جہز شناتے حق مگو
 اے بھائی اللہ تعالیٰ کی تعریف کے علاوہ کچھ نہ کہو
 ہر کہ در بندِ عمارت می شود
 جو شخص تعمیر (ہی) کی فکر میں لگا رہتا ہے
 دل ز پر گفتن بمیبرد و در بدن
 زیادہ بولنے سے دل جسم میں مُردہ ہو جاتا ہے
 آنکہ سعی اندر فصاحت میکند
 جو زیادہ بولنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے
 زو زباں را دردِ ہاں مجوس دار
 زبان مُنہ میں قید رکھ کر اکم بولکر زندگی بسر کر
 ہر کہ او بر غیبِ خود بینا شود
 جسے اپنے غیب دکھائی دینے لگتے ہیں

اہلہ است آل کو بہ گفتن راغب است
 ان دونوں میں مبتلا شخص بے وقوف ہے
 قولِ خود را از براتے وق مگو
 دوسروں کو پریشان کرنی کی خاطر گفتگو نہ کرو
 ہر کہ دارد جملہ غارت می شود
 جو کچھ اس کے پاس ہوتا (سب) غارت کر دیتا ہے
 گرچہ گفتارش بود و درِ عدن
 خواہ بولنے والے کی گفتگو عدن کا موتی ہی کیوں نہ ہو
 چہرہ دل را براحت می کند
 دل کے چہرہ کو زخمی کر لیتا ہے
 وز خلالتی خویش را مالو بس دار
 اور لوگوں سے زیادہ توقعات نہ رکھ
 روح اور اوتھتے پیدا شود
 اس کی روحانی قوت بڑھ جاتی ہے

دل اور اچھی بات ۱۲
 اور محلات بنانے
 کی ۱۲ سے بظاہر
 بیش قیمت اور مفید
 ہی کیوں نہ ہو ۱۲
 گنہگارِ مومن
 کے خلاف ہے ۱۲

در بیانِ عملِ خالص

(عملِ خالص اے ریا کا بیان)

ہر کہ باشد اہلِ ایمان اے عزیز
 اے پیارے ایماندار شخص
 از حسدِ اول تو دل را پاک دار
 پہلے حسد کو دل میں جگہ نہ دے

پاک دار و چار چیز از چار چیز
 چار چیزوں کو چار چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے
 نوشتن را بعد از ازاں مومن شمار
 پھر اپنے کو مومن (کامل) خیال کرے

تاکہ ایمانت نیفتد در زیاں
تاکہ تیرے ایمان کو نقصان نہ پہنچے
شمع ایمان ترا باشد ضیا
تو تیری ایمان کی شمع روشن (پُر نور) ہوگی
مردِ ایمان دار باشی والسلام
تو تو ایماندار اور سلامت رو شخص ہوگا
ور ندارد دارِ ایمان ضعیف
اور اگر یہ نہ ہوں تو اس کا ایمان کمزور ہے
روح اور ارہ سو افلاک نیست
اس کی روح آسمانوں تک نہیں پہنچ سکتی
ہست بے حاصل چو نقشِ بوریہ
تو ان کی حیثیت زمین پر بوریے کے نقش بن جانکی شے ہے
در جہاں از بندگانِ خاص نیست
دنیا میں (اس کا شمار) خاص بندوں میں نہیں ہے
کار او پیوستہ بار و نق بود
اس کا عمل بار و نق (اور ممتاز) ہوگا

پاک دار از کذب و از غیبت زباں
زبان کو غیبت اور جھوٹ سے بچا
پاک گرداری عمل را از ریا
اگر عمل (ہر کام) ریا و دکھاوے سے محفوظ رکھے
چوں شکم را پاک داری از حرام
اگر تیرے پیٹ میں حرام غذا نہ جاتے
ہر کہ دارد این صفت باشد شریف
جس شخص میں یہ اوصاف ہوں ہی شریف (و بلند مرتبہ) ہوگا
ہر کہ باطن از حرامش پاک نیست
جس کا پیٹ حرام سے پاک (وصاف) نہ ہو
چوں نباشد پاک اعمال از ریا
اعمال (کام) دکھاوے سے (اور نام و نموسے) پاک نہ ہوں
ہر کہ را اندر عمل اخلاص نیست
جس کا عمل اخلاص پر مبنی نہیں
ہر کہ کارش از برائے حق بود
جس کا عمل محض اللہ ہی کے لیے ہو

۱۱ مقام بلند
نصیب نہیں
ہو سکتا ۱۲
۱۳ کہ بے سود
۱۴ ہے
۱۵

در سیرت ملوک

بادشاہوں کی عادات کا بیان

پادشاہاں را ہی دارد زیاں
بادشاہوں کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں

چار خصلت اے برادرِ درجہاں
اے بھائی چار عادتیں دنیا میں

پادشہ چوں بر ملا خداں بود
بادشاہ مجمع عام میں ہنستا رہتا ہے
باز صحبت داشتن با ہر فقیر
ہر درویش کے ساتھ (بلا امتیاز) رفاقت سے
باز ناں بسیار اگر خلوت کند
مورتوں کے ساتھ زیادہ تنہائی سے
ہر کہ را فرجہاں داری بود
جسے شاہی رعب برقرار رکھنا ہو
عدل باید پادشاہاں را و داد
بادشاہوں کو عدل و انصاف سے کام لینا چاہیے
گر کند آہنگ ظلمے پادشاہ
اگر بادشاہ ظلم کا وطیرہ اپنا لے
باز ناں شاہ ہے کہ در خلوت نشست
جو بادشاہ عورتوں کے ساتھ تنہائی میں (زیادہ) بیٹھے گا
چونکہ عادل باشد و میمون لقا
بادشاہ مبارک ملاقات والا اور مصنف ہو
چوں کند سلطان کرم بالشکری
جب بادشاہ کا سلوک سپاہیوں کے ساتھ کریا نہ ہو

بیگماں در ہیبتش نقصاں بود
تو بلاشبہ اس کی ہیبت میں کمی آجاتی ہے
پادشاہاں را ہی سازد حقیر
بادشاہ حقیر (دکتر) ہو جاتے ہیں
نخوشتن را شاہ بے ہیبت کند
خود بادشاہ کا رعب کا فور ہو جاتا ہے
میل او سوتے کم آزاری بود
اس کا میلان لوگوں کو تکلیف پہنچنے کا خیال ہو چاہیے
تا زعدش عالمے گردند شاہ
تاکہ ان کے عدل و انصاف سے عالم خوش رہے
سو و نکند مرورا گنج و سپاہ
تو اس کے کام خزانہ اور سپاہی نہیں آتے
دور نہ بود گر رود ملکش ز دست
اس کا ملک جلد ہی اس کے ہاتھ سے نکل جائیگا
باشد اندر مملکت شدہ را بقا
تو اس کی بادشاہت برقرار رہتی ہے
بہر او بازند صدا جاں سرسری
تو اس کے لیے سینکڑوں سپاہی سر دھڑکی بازی لگاتے ہیں

۱۔ اور رعب و
دبدبہ جاتا ہوتا ہے
۲۔ اور راحت
رسائی ۱۲

در بیان حسن خلق
اچھے اخلاق کا بیان

چار چیز آمد بزرگی را دلیل
چار چیزیں بڑائی کی علامتیں ہیں
علم را اعزاز کردن بے حساب
علم (اور اہل علم) کا بے انتہا اعزاز و احترام کرنا
ہر کہ دارد دانش و عقل متمیز
ہر کہ دانش و عقل متمیز
صاحب شعور اور عقل مند
دیگراں باشد کہ جوید وصل دوست
دیگرے یہ کہ وصل کا خواہاں رہے
اے برادر گر خرد داری تمام
اے بھائی اگر تو مکمل صاحب عقل ہے
ہر کہ باشد تلخ گوی و ترش روے
سخت و بد مزاج شخص سے
ہر کہ از دشمن نباشد پُر حذر
دشمن سے احتیاط نہ برتنے والا شخص
در میان دوستان مسرور باش
دوستوں کے درمیان خوش رہو
در جوار خود عدو را رہ مدہ
اپنے پڑوس میں دشمن کو جگہ مت دے
بہجباں باش و اتم ہم نشین
ہمیشہ محبت کرنیوالوں اور دوستوں کی ہم نشینی اختیار کر

نہ اور بچنے
لگے ہیں ۱۲

ہر کہ ایں دارد بود مرد جلیل
جس میں یہ چار چیزیں موجود ہوں وہ بزرگ بلند مرتبہ شخص ہے
خلق را دادن جواب باصواب
مخلوق کو ٹھیک جواب دینا
اہل علم و حلم را دارد عزیز
اہل علم اور بردبار لوگوں کو محبوب رکھنا ہے
زانکہ از دشمن حذر کردن نکوست
اس لیے کہ دشمن سے احتراز بہتر ہے
نرم و شیریں گوئی با مردم کلام
تو لوگوں سے نرم و میٹھی گفتگو کر
دوستان ازوے بگردانند روے
دوست بھی چہرہ موڑ لیتے ہیں
عاقبت بیند از درنج و ضرر
انجام کار دشمن سے تکلیف نقصان اٹھاتا ہے
گر خبر داری زد دشمن دور باش
اگر صاحب فہم ہو تو دشمن سے دوری اختیار کر دو
از براتے آنکہ دشمن دور بہ
کیونکہ اچھا یہی ہے کہ دشمن سے دور رہا جلتے
تا توانی روئے اعدا را مبیس
جب تک ممکن ہو دشمنوں کے چہرے نہ دیکھ

پس حدیثِ این و آں یک گوشہ کن
(اور ہر ایک کے کئے پر عمل پیرا نہ ہو)

اے پس تدبیرہ را تو شہ کن
اے لڑکے تدبیر کو زادِ راہ بنا

در بیان مہلکات

ہلاک کرنے والی اشیاء کا بیان

تا تو انی باش زنیہا پر حذر

بجہ امکان ان سے بچ

رغبتِ دنیا و صحبتِ با زناں

دنیا کی رغبت اور عورتوں کی ہم نشینی

با بداں اُلفتِ ہلاکِ جاں بود

(اور) بروں سے محبتِ زندگی تباہ کر دیتی ہے

گرچہ بینی ظاہرِ شش نقش و نگار

اگرچہ بظاہر شش نقش و نگار نظر آتے ہیں

لیک از زہرِ شش بود جاں را خطر

مگر اس کے زہر سے زندگی خطر میں پڑ جاتی ہے

باشد ازوے دور ہر کو عاقل ست

اس سے ہر عقل مند دور رہتا ہے

چوں زناں مغرورِ رنگ و بو مگر د

عورتوں کی طرح رنگ و خوشبو کو نہ دیکھ

در دور و زے شوتے دیگر خواست ست

دو دن میں دوسرے شوہر کی طلب گار ہوتی ہے

چار چیز ست اے برادرِ باخطر

اے بھائی چار چیزیں خطرناک ہیں

قربتِ سلطان و اُلفتِ با بداں

بادشاہ سے نزدیک ہونا (مقرب بننا) اور بڑوں کی محبت

قربِ سلطان آتشِ سوزاں بود

بادشاہ سے نزدیکی جلانیوالی آگ ہوتی ہے

زہرِ دادر در دروں دنیا چوں مار

دنیا کا باطن سانپ کی طرح زہر پلا ہوتا ہے

می نماید خوب و زیبا در نظر

یہ دنیا اچھی اور خوب صورت دکھائی دیتی ہے

زہر ایں مار منقشِ قاتل ست

اس نقش و نگار کے سانپ کا زہر ہلاک کر نیوالا ہے

ہمچو طفلانِ منگر اندر سُرخ و زرد

بچوں کی طرح سُرخ و زرد کو نہ دیکھ

زالِ دنیا چوں عروسِ آراست ست

بڑھی دنیا آراستہ (سجی ہوئی) دلہن کی طرح ہے

را طلب دنیا میں
سرگرداں رہنا ۱۲
نہ ان سے بچنا
چاہیے ۱۲
اسے اور بڑی دلاویز
معلوم ہوتی ہے ۱۲
نہ کہ وہ ظاہری
خوبصورتی پر نظر
کرتے اور باطنی
نقصان سے غافل
ہوتے ہیں ۱۲
نہ کسی ایک کی ہوک
نہیں رہتی ۱۲

مقبل آں مردیکہ شد زین جفت طاق
خوش نصیب وہ ہے جسے اس سے علیحدگی اختیار کی
لب بہ پیش شوی خنداں می کند
شوہر کے سامنے ہنس کر ہونٹ کھولتی ہے

پشت برے کرد و دادش سے طلاق
اور اسے تین طلاقیں دے کر پیٹھ پھیر لی
پس ہلاک از زخم ونداں می کند
پھر دانتوں سے زخم لگا کر ہلاک کر دیتی ہے

در بیان اہل سعادت

نیک بختوں کا بیان

شد دلیل نیک حجتی چار چیز
خوش نصیبی کی علامت چار چیزیں ہیں
اصل پاک آمد دلیل نیک بخت
نیک بختی کی علامت شریف النسب ہونا ہے
نیک بختاں را بود راستے صواب
نیک بختوں کی راستے ٹھیک ہوتی ہے
ہر کہ امین از عذاب حق بود
عذاب خداوندی سے بے خوف شخص
عمر دنیا چند روز سے بیش نیست
دنیا کی عمر چند روز سے زیادہ نہیں
ترک لذات جہاں باید گرفت
دنیوی لذتوں کو چھوڑ دینا چاہیے
در پے لذات نفسانی مباحث
نفسانی لذتوں کی دھن میں مت رہو

۱۔ اور محبوب ۱۲
۲۔ اور نرساں ۱۲

ہر کہ ایں چار شس بود باشد عزیز
جس میں یہ چاروں موجود ہوں وہ صاحب عزت ہے
نیست بد اصلے سزائے تاج و تخت
بد اصل تاج و تخت کے قابل نہیں ہوتا
آنکہ بدرالیت باشد در عذاب
(اور) غلط راستے رکھنے والے کی راتے تکلیف دہ ہوتی ہے
نیست مومن کافر مطلق بود
مومن نہیں قطعی کافر ہے
غافل ست آنکس کہ پیش اندیش نیست
وہ شخص غافل ہے جسے آگ (آخرت) کی فکر نہیں
دامن صاحب دلاں باید گرفت
(اور) اولیاء اللہ کا دامن پکڑ لینا چاہیے
دوستدار عالم فانی مباحث
اس فانی دنیا کو محبوب نہ رکھو

نیست حاصل رنج دنیا بُردنت
دنیا کی فکر میں مبتلا ہونے کا حاصل کچھ نہیں (بے سوجھ)
از منت چوں جاں والِ خواہد شدن
جب تیری جان کنی کا وقت آجائے گا
مر ترا از دادنِ جاں چارہ نیست
اس وقت تیرے لیے جان دینے کے علاوہ چارہ نہیں

عاقبت چوں می بیاید مردنت
آخر کار تجھے مرنا ہے
خاک اندر استخوانِ خواہد شدن
(اور) ہڈیاں خاک میں ملنے والی ہوں گی
رہزنت جز نفسکِ آمارہ نیست
تیرا رہزن تیرے برائیوں پر ابھارنوالے نفس کے علاوہ کوئی نہیں

در بیان سبب عافیت

سکون و عافیت کے سبب کا بیان

عافیت را اگر بخوای اے عزیز
اے پیارے اگر عافیت و آرام کا طلب گار ہے
ایمنی و نعمت اندر خاندان
سکون و اطمینان، دولت، خاندان میں
چونکہ با نعمت امانے باشندت
کیونکہ دولت تیرے لیے باعث سکون و اطمینان ہوگی
با دلِ فارغ چو باشی تندرست
افکار سے دل خالی ہوگا تو تندرست ہوگا
بر میا ورتا توانی کامِ نفس
جس قدر ممکن ہو نفسِ آمارہ کا مقصد پورا نہ ہونے دے
زیرِ پیا آور ہو اتے نفس را
نفسانی خواہش کو کچل دے

می توانیافتن در چار چیز
تو چار چیزوں سے حاصل ہو سکتا ہے
تندرستی و فراغت بعد از ا
(اور) تندرستی و فارغ البالی
عافیت راز و نشانے باشندت
اور اس سے عافیت کی نشاندہی ہوگی
دیگر از دنیا نباید هیچ جست
دنیا سے مزید کچھ نہ تلاش کرنا چاہیے
تا نیفتی اے پسردردِ دایمِ نفس
تاکہ تو اے لڑکے نفس کے جال میں نہ پھنسے
کم بد و وہ بہرہ ہاتے نفس را
نفس کو اس کا حصہ کم سے کم عطا کر

را گھر و کنبہ ۱۱
۱۲ مذکور چار
چیزوں کے سوا
۱۳ محفوظ رہے

نفس و شیطان می برند از رہ ترا
نفس اور شیطان تجھے راہ سے بھٹکا دیتے ہیں
نفس را سرکوب و دائم خوار دار
نفس کا ہمیشہ سرکچل اور ذلت کا برتاؤ کر
نفس بدر اہر کہ سیرش می کند
نفس امارہ کا پیٹ بھرنے والا
خلق خود را دور دار از ہر مزہ
اپنی ذات کو ہر مزہ (بیجا نفسانی لذت) سے دور رکھ
ز آب و نان تالب شکم را پر مساز
پانی اور روٹی سے پیٹ منہ تک مت بھر
روز کم خور گر چہ صائم نیستی
ہر دن کم کھا خواہ روزہ دار نہ ہو
اے کہ در خوابی ہمہ شب تا بہ روز
اے رات بھر صبح تک سونے والے
خواب غور جز پیشہ انعام نیست
کھانا اور سونا صرف چوپایوں کا طریقہ ہے
اے پسربیار خوابی خفت بخیز
اے لڑکے اگر قبر میں بہت (آرام) سے سونا چاہتے
دل دریں دنیا سے دوں بستن خطا
اس ذلیل دنیا میں دل لگانا غلطی ہے

ط اور توتاہ و
بر باد ہو جائے ۱۲
لے انعام ربانی
میں ۱۲
تہ تورات میں
بیدار ہو عبادت
رب کر ۱۲

تا بسند از ند اندر چہ ترا
تاکہ تجھے کنویں میں پھینک دیں
تا توانی دورش از مردار دار
تاکہ تو حرام سے دور رہے
در گنہ کردن دلیرش می کند
اسے گناہ کرنے میں دلیر و جری بنا دیتا ہے
تا نیفتی در بلا و در بزمہ
تاکہ مصیبت و گناہ سے محفوظ رہے
ہیچو حیواں بہر خود آخور مساز
حیوان (جانور) کی طرح اپنے لیے چراگاہ نہ بنا
پُر مخور آخر بہائم نیستی
منہ تک مت بھر کہ تو جانور نہیں
بہر گور خود چراغے بر سر روز
اپنی قبر کے لیے چراغ فروزاں (روشن) کر
خفتگاں را بہرہ از انعام نیست
سونیوالوں کا انعام میں کوئی حصہ نہیں ہوتا
گر خبر داری ز خود بے گفت بخیز
اگر اپنا خیال ہے تو بغیر کسے اٹھ
دامن ازوے گر تو بر چینی رواست
تیرا اس سے پہلو تہی اختیار کرنا ہی درست ہے

از چہ دل بند ہی بدنیائے دنی
ذیل دنیا سے کس واسطے دل لگایا جاتے
ظاہر خود را میارایا سے فقیہ
لے فقیر اپنی ظاہری زیب زینت کا (زیادہ خیال نہ کر
طالب ہر صورت زیبا مباحث
ہر دل آویز شکل کا طلب گار نہ ہو
از ہوا بگذر خدا را بندہ شو
خواہش کو تج کر اللہ کا (شکر گزار) بندہ ہو جا
خرقہ پشمینہ را بردوش کن
اونی موٹا لباس کا ندھے پر ڈال
ایکے در بر می کنی پشمینہ را
اے اونی موٹے لباس کو بغل میں رکھنے والے
گرہی خواہی نصیب از آخرت
اگر تو آخرت کے کچھ حصہ کا طلب گار ہے
بے تکلف باش و آتش مجو
تکلف سے بچ اور زیب زینت کی جستجو نہ کر
در برت گو کسوت نیکو مباحث
تجے اگرچہ لباس فاخرہ میسر ہو (مگر) نہ پہن
ہمچو صوفی در لباس صوف باش
صوفی کی طرح اونی لباس اختیار کر

چوں نہ جاوید دروے بودنی
جبکہ دنیا میں ہمیشہ رہنا (ہی) نہیں
تا کہ گرد و باطنت بدر منیر
تا کہ تیرا باطن روشن چاند (کی طرح) ہو جائے
در ہوائے اطلس و دیبا مباحث
اطلس و دیبا کی آرزو میں مرت رہ
زندگی می بایدت در زندہ شو
تجے زندگی چاہیے تو فنا فی اللہ ہو جا
شربتے از نامرادی نوش کن
دنیوی مقاصد سے پہلو تہی کا شربت پنی لے
پاک ساز از کینہ اول سینہ را
اول سینہ کو کینہ و عداوت سے پاک صاف کر
رو بدر کن جا مہلتے فاخرت
تو (دنیوی) زندگی میں فخر کا لباس اتار دے
ترک راحت گیر و آسائش مجو
راحت آرام (اور دنیوی عیش) تج دے
زیر پہلو جامہ خوبت گو مباحث
(اور) تیرے پاس اگرچہ عمدہ ترین کپڑا موجود ہو زیب تن کر
در صفہا سے خدا موصوف باش
صفات ربانی سے مشابہت اختیار کر

را منفس و محتاج یا

درویش ۱۲

۱۱ ہر اچھی چیز

۱۰ رہی پڑے

۹ خواہش نفسانی

۸ صوفی کا لباس

۷ اور اس سے

۱۲ احتراز کر

۱۱ مثلاً عفو و حلم

۱۰ وغیرہ اوصاف خود

۹ میں پیدا کر

مردِ رہ را بوریافتالین بود

سلوک (تصوف) کی راہ میں چلنے والے کے لیے بوریافت

مردِ رہ را بود دُنیا سود نیست

سلوک (تصوف) کی راہ میں چلنے والے کی واسطے دنیا کاٹ

زانکہ خشتش عاقبت بالیس بود

بھی قایلین ہوتا ہے اس لئے آخر کار اونوں کا سر ہانا قبر میں ملتا ہے

ہرگز نش اندیشہ نابود نیست

ہر نابے فائدہ ہے اس کے جاتے رہنے کا خطرہ (و غم) نہیں ہوتا

در بیان تواضع و صحبت درویشاں

تواضع اور درویشوں کی ہم نشینی کا بیان

باش درویش و بدرویشاں نشین

تو درویش بنجا اور درویشوں کی ہم نشینی اختیار کر

تا تو انی غیبت ایشاں ممکن

(اور) انکی پیٹھ پیچھے براتی سے احتراز کر

دشمن ایشاں سزا تے لعنت است

(اور) ان سے دشمنی باعث لعنت ہے

در پے کام و ہوائے خلق نیست

(دوسری) مخلوق (کی طرح) مقصد خواہش (انسانی) کی فکریں گم نہ رہتا

رہ کجا یا بد بدر گاہِ خدا تے

بارگاہِ خداوندی کا راستہ کیسے پاسکتا ہے

در دل او غیر در و دواغ نیست

اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے در وادواغ کے علاوہ کچھ نہیں

عاقبت زیر زمین گودی نہاں

لیکن تجھے آخر کار زمین کے نیچے چھپنا ہے

گر ترا عقل ست بادانش قریں

اگر تو صاحب عقل و سمجھ دار ہے

ہم نشینی جز بدرویشاں ممکن

درویشوں کے علاوہ کسی کی ہم نشینی مت اپنا

حب درویشاں کلیدِ جنت است

درویشوں سے محبت جنت کی کنجی ہے

پوشش درویش غیر از دلق نیست

درویش کا لباس محض گدڑی ہے

مرد تا نہد بفرق نفس پاتے

جب تک آدمی نفس کی مانگ پر پاؤں نہ رکھے

مرد رہ در بندِ قصر و باغ نیست

راہِ خداوندی کا راہِ رومل اور باغ (کی طلب) کا اسیر نہیں

گر عمارت را بری بر آسماں

اگرچہ تمیر (بلد) لگیں، آسمان تک لے جاتے

۱۔ دنیا کا کچھ حصہ
۱۲۔ حاصل ہونا
۱۳۔ اس کا سر نہ
کچلے ۱۲

جائے چوں بہرام در گورت بود
اگرچہ تیرا مقام بہرام گور (بادشاہ) جیسا ہو
بامتاہ این جہاں خوشدل مباش
دنیوی ساز مسلمان سے خوش دل و سرور نہ ہو
گاہِ نعمت شاگردِ حبیبِ ربابش
بکسی اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر (بھی) ادا کر

گرچہ چور ستم شوکت و زورت بود
اگرچہ تیری طاقت و دبدبہ رستم کی مانند ہو
اے پسرا از آخرت غافل مباش
اے لڑکے آخرت سے غافل نہ ہو
در بلیاتِ جہاں صبار باش
دنیا کے مصائب پر صبر کر

در بیان دلائل شقاوت

بد نصیبی کے دلائل کا بیان

جاہلی و کاہلی سختی بود
جاہلیت اور شستی باعث دشواری ہوتی ہیں
بختِ بد را این ہمہ آثار شد
سب بد نصیبی کی علامتیں ہیں
بیشک از اہل سعادت می شود
بلاشبہ سعادت مندوں میں سے ہوتا ہے
کے تواند کرد بانفسک جہاد
کب تک اپنے نفس آمارہ جہاد کر سکتا اور لڑ سکتا ہے
در قیامت باشدش ز آتش گذر
قیامت میں وہ جہنم میں بسر کرے گا
پس بدرگاہِ خدایِ آر روی
پھر بارگاہِ ربانی کی طرف متوجہ ہو جا

چار چیز آثارِ بد بختی بود
چار چیزیں بد نصیبی کی علامت ہیں
بیکستی و ناکستی مرچار شد
بے کستی اور ناکستی غرض طور پر یہ چار چیزیں
آنکہ در بندِ عبادت می شود
عبادتِ ربانی کا اسیر شخص
برہوئے خود قدم ہر کو نہاد
جس نے اپنی خواہشات کی پیروی اختیار کی
ہر کہ سازد در جہاں بانواب و خور
جو دنیا میں کھانے اور پینے کو وسیلہ بناتے
رو بگرداں از مراد و آرزوی
نفسانی خواہش و آرزو اور مراد سے منہ موڑ لے

لے تنہا بے یار و
مددگار ہونا
نہ اور نگر میں
رہنے والا
پ

مردہ خط و رنگو نامی کشد
حق کا طلبگار نیک نامی پر خط کھینچتا ہے
پس مرد و نبالہ نفس پلید
ناپاک نفس کے پیچھے مت جا (اس سے دُور بھاگ،
بر خلافش زندگانی می کند
وہ (امر حق کے) خلاف زندگی بسر کرتا ہے
جلتے شادی نیست دنیا ہوش دار
یہ خیال رکھ کہ دُنیا خوش ہونے کی جگہ نہیں ہے

کا مرانی سربنا کامی کشد
(نفس مارہ کی) فتح و کامیابی کا انجام ناکامی ہوتا ہے
امرو نہی حق چوداری اے ولید
اے لڑکے اللہ کے فرمان کی تعمیل اور رک جانے پر کار بند رہ
ہر کہ ترک کا مرانی می کند
جو آخرت کی کامیابی سے گریز کرتا ہے
امرو نہی حق ز قرآن گوش دار
قرآن شریف میں بتاتے ہوئے امر و نہی کو محفوظ رکھ

۱۰ اور نام و نمونہ
۱۱ یعنی اسے نام و نمونہ
۱۲ کی تمنا نہیں ہوتی
۱۳ وہ اور بالعرف
۱۴ دنیوی عن الملک
۱۵ کہ امر و نہی
۱۶ خداوندی کی جستجو
۱۷ میں لگ گیا

در بیان ریاضت

ریاضت (عبادت میں محنت) کا بیان

اے سپر بر خود در راحت بہ بند
اے لڑکے اپنے آپ پر راحت (کوشی) کا دروازہ بند کر لے
باز شد بروے در دار السلام
اس پر جنت کا دروازہ کھل گیا (جنت کا حق دار ہو گیا،
کیست در عالم از و گمراہ تر
اس سے زیادہ گمراہ دُنیا میں کون ہے
خویش را شالستہ در گاہ کن
خود کو بارگاہ ربانی کے لائق بنا
مر ترا بر تن پرستی می کشد
تجھے راحت و تن پرستی کا خوگر بناتا ہے

گر بھی خواہی کہ گردی سربلند
اگر سربلند ہونے کی خواہش ہے
ہر کہ بر لبست او در راحت تمام
جس نے خود پر دنیوی راحت و آسائش کا دروازہ کھل بند کر لیا
غیر حق را ہر کہ خواہد اے سپر
اے لڑکے جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا طلبگار ہو
اے برادر ترک عز و جاہ کن
اے بھائی (دنیوی) عزت و مرتبہ (کا خیال) ترک کر دے
عز و جاہت سر بہ پستی می کشد
(دنیوی) عزت و مرتبہ زوال و پستی کی طرف لیجاتا ہے

اے برادرِ قربِ آلِ درگاہِ جوی
 اے بھائیِ بارگاہِ خداوندی کے قرب کی جستجو کر
 گوشمالِ نفسِ ناداںِ امیں بود
 اس بے وقوفِ نفس کی سزا یہی ہے
 نفسِ آمارہ کے ساکن بود
 تو تیرا نفسِ آمارہ (مقابلہ میں) کہاں ٹھہر سکتا ہے
 درجہاں بالقمۃِ فانی بود
 وہ دنیا میں ایک لقمہ پر قناعت کر لیتا ہے
 گزنداری از خدا در یوزہ کن
 یہ اگر میسر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ (طلب کر)

خوار گرد و ہر کہ باشد جہاں جوی
 دنیوی مرتبہ کا طلب گار ذلیل ہوتا ہے
 نفسِ در ترکِ ہوا مسکین بود
 نفسِ ترکِ خواہشات سے عاجز ہوتا ہے
 چوں دلت از یاد حق ایمن بود
 تیرا دل یادِ حق سے مطمئن ہو گا
 ہر کہ اور اتکیہ بر صانع بود
 جس کا اللہ پر بھروسہ ہو
 اکتفا بر روزے ہر روزہ کن
 روز کے ملنے والے رزق پر اکتفا کر

در بیان مجاہداتِ نفس

نفس کے مجاہدات کا بیان

چوں گویم یاد گیرش اے عزیز
 اے عزیز میرے کہنے کو یاد رکھ
 نیرۃ تنہائی و ترکِ ہجوم
 تنہائی کے نیرو اور نیند ترک کرنے (اور بیدار رہنے سے)
 نفسِ او ہرگز نیاید باصلاح
 اس کا نفسِ اصلاح پذیر (وصالح) کبھی نہ ہو گا
 ویو لمعول یار و ہمراہرت بود
 تو لمعولِ نفس تیرا دوست و رفیق ہو گا

نفسِ نتواں کشتِ الّا باسۃ چیز
 نفس صرف تین چیزوں سے کچلا جاسکتا ہے
 خنجر خاموشی و شمشیرِ جوع
 خاموشی کے خنجر اور بھوک کی تلوار
 ہر کہ را بنود مرتبِ این سلاح
 جو شخص ان بہتیاروں کو ترتیب نہ دے (عمل نہ کرے)
 چونکہ دل بے یادِ اللہیت بود
 کیونکہ تیرا یادِ الہی سے خالی دل ہو گا

اہل دنیا را چو زر سیم آید شش
اہل دنیا کے پاس چاندی اور سونا آتا چاہیتے
ہر کہ او در بند سیم و زر بود
سونے اور چاندی کا اسیر شخص
آنکہ بہر آخرت کارش بود
جس نے آخرت کے لیے کام (اور مجاہد کئے) ہوں
مال دنیا خاکساراں را دہند
دنیا کا مال حقیروں کو
ہست شیطاناے برادر دشمن
اے بھاتی تیرا دشمن شیطان ہے
مدبرے کو رو بدنیسا آورد
(جو) بد نصیب دنیا کی طلب میں لگا رہتا ہے
اے پسربا یا د حق مشغول باش
اے لڑکے یا در بانی میں مشغول رہ

۱۲ تنہائی کے جنگل
میں رہتا ہے

لقمہا سے چرب و شیریں باید شش
تیرا در شیریں لقمے ہونے چاہئیں
در عقوبت عاقبت مضطر بود
اسکی سزا میں (آخر کار) بیقرار و پریشان ہوتا ہے
از خدا تشریف بسیارش بود
اللہ تعالیٰ اس کا بے حد اعزاز فرمائیں گے
آخرت پر ہیزگاراں را دہند
(اور) آخرت (خروی نعمت) پر ہیزگاروں کو دیتے ہیں
غل آتش خواہد اندر گردنت
وہ تیری گردن میں آگ کا طوق ڈالنا چاہتا ہے
بہرہ کے از عالم عقبے بود
اے آخرت سے کیا حصہ ملے گا
وز خلایق دور بھیج غول باش
اور بیہوش کی طرح مخلوق سے دوری اختیار کر

در بیان فقر

مطلبی کا بیان

فقر خود را پیش کس پیدا ممکن
اپنے افلاس کا کسی کے سامنے اظہار نہ کر
مر ترا آنکس کہ فردا جاں دہد
تجھے کل تک زندہ رکھنے والی ذات
تا بکے چوں مور باشی و آنہ کش
چونیتی کی طرح کب تک لانے (رزق) اکٹھا کرے گا

مخت امر و زرافندہ ممکن
آنیوالی کل کی احتیاج کی خاطر پریشان مت ہو
غم مخور آخر کہ آب و ناں دہد
غم نہ کر کہ (وہ تجھے) پانی اور روٹی (رزق) عطا کرے گا
گر تو مردی فاقہ را مردانہ کش
اگر تو مرد ہے تو بہادری سے فاقہ برداشت کر

بر توکل گر بود فیروزیت
اگر تو صبح معنی میں متوکل ہو جائے
از خدا شاکر بود مرد فقیہ
در دیش اللہ تعالیٰ پر شاکر (بہ صورت) ہوتا ہے
خم مشو پیش تو انگر بچھو طاق
مالدار کے سامنے محراب کی طرح مت جھک
مرد رہ را نام و رنگ از خلق نیست
راہ سلوک (نصوف) میں چلنے والے کو مخلوق کا نام اور پوری ذر ذرہ
ہر کہ را ذوق نکو نامی بود
جسے دنیوی نیک نامی کی پروا (و ذوق) ہو
گر تہ اول فارغ از زینت بود
اگر تیرا دل (دنیوی) از زینت سے خالی ہو
روئے دل چوں از ہوا بر تافتی
جب دل خواہش (لفسانی) سے کیسو ہو جاتے

حق دہد مانند مرغال روزیت
تو پرندوں کی طرح اللہ تعالیٰ تجھے روزی عطا کرے
گر دہد تو شش لب نان فطیر
خواہ اللہ سے غیر خمیری روٹی کا ایک کنارہ ہی بخشے
تا نگر دی جفت با اہل نفاق
تا کہ تیرا شمار اہل نفاق میں نہ ہو
نفرتش از جامہا تے دلق نیست
(اور) اسے گدڑی پوشی سے نفرت نہیں
خاص مشمارش کہ او عامی بود
اسے خاص (بندگان خدا) میں مت سمجھ وہ عام شخص ہے
کے ہوا تے مرکب مزینت بود
تو تجھے سواری اور زینت کی خواہش (آرزو) ہو سکتی ہے
بعد ازاں می داں کہ حق را یافتی
تو یہ سمجھ لو کہ (راہ) حق کو پایا

در بیان دریافتن حقیقت نفس امارہ

نفس امارہ کی حقیقت معلوم کر لینے کا بیان

نے کشد بار و نہ پرد بر ہوا
کہ نہ بوجہ اٹھا سکتا ہے اور نہ ہوا میں اڑ سکتا ہے
در نہی بارش بگوید طاتم
اور اگر بوجہ رکھا جاتے تو کہہ دے کہ میں پرندہ ہوں

چوں شتر مرغ شناس این نفس را
نفس امارہ شتر مرغ کی مانند ہے
گر پیر گویش گوید اشترم
اگر اس سے اڑنے کیلئے کہا جاتے تو کہہ دیتا میں اونٹ ہوں

چوں گیاه زہر رنگش و لکش ست
یہ نفس زہریلی خوش رنگ گھاس کی طرح ہے
گر بطاعت و خوائش سستی کند
اگرچہ نفس اطاعت کشی اور رب کی فرمانبرداری میں تڑپتا
نفس را آل بہ کہ در زنداں کنی
نفس کو قید خانہ میں ڈالنا ہی بہتر ہے
کام نفس بدرابر آوردن خطاست
نفس اتارہ کا مقصد پورا کرنا غلطی ہے
نیست در مالش بجز جوع و عطش
نفس کا علاج بھوک اور پیاس کے علاوہ نہیں
چوں شتر در رہ در آی و بارکش
اونٹ کی مانند راہ خدا میں آتے اور (اٹا) کا بوجھ اٹھاتے
بار ایزد را بجاں باید کشید
اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا بوجھ زندگی کو کھینچنا چاہئے
ہر کہ گردن می کشد زین بار ہا
جس نے اس بارِ اطاعت سے سرکشی اختیار کی
چوں شتر مرغ آنکہ از بارش گریخت
شتر مرغ کی طرح بارِ اطاعت سے بھاگنے والا
ہر کہ بارش را تحمل می کند
جو اطاعت ربانی کا بوجھ اٹھاتا ہے

لے کر اسے اس طرح
کھلا جاتے ۱۲
نہ اور اس کے
دروازہ ۱۲
نہ میطیع ہونا
چاہیئے ۱۲

لیک طعمش تلخ و بولش ناخوش ست
کہ اس کا مزہ کڑوا اور خوشگوار بُو ہے
لیک اندر معصیت چستی کند
مگر معصیت و نافرمانی میں چستی سے کام لیتا ہے
ہر چہ نہ باید خلاف آل کنی
جو کچھ یہ کہے اس کے خلاف کرو
زانکہ دشمن را پسر ورون خطاست
کیونکہ دشمن کی پرورش ہی غلط ہے
تا کہ سازی رام اندر طاعتش
تا کہ یہ میطیع و فرمانبردار ہو کر رہے
بار طاعت بر در جبّار کش
(اور) فرمانبرداری کا بوجھ اٹھا کر بارگاہ ربانی نہ لے جلتے
ور نہ ہجو سگ زباں باید کشید
ور نہ کتے کی مانند ہانپنا ہو گا
باشد از نفرین بر و انبار ہا
اس پر (بالآخر) نفرت کا بوجھ ہو گا
از گلستان حیاتش پر بر سخت
گلستانِ حیات (جنت) نہ پہنچ سکا
در جہاں جانش تجمل می کند
دنیا میں بھی اپنی زندگی خوبصورت و لذت دینا تا ہے

کردہ بار امانت را قبول
انسان نے بار امانت کو قبول کیٹ
روز اول خود فضولی کردہ !
ازل میں خود فضولی (انسان) نے بار امانت اٹھایا
جہنشتے کن اے سپر غافل مباش
اے لڑکے غافل نہ ہو عبادت میں لگ جا
ہر کہ اندر طاعتش کسلاں بود
اطاعت گزاری میں سستی برتنے والے کا انجام
وقت طاعت تیز رو چوں باد باش
اطاعت کے وقت ہو اکی طرح تیز ہو جا
راہ پر خوف ست و دزدان درمیں
راہ خطرناک ہے اور چور گھات میں ہیں
منزلت دورست بارت بس گراں
تیری منزل دور ہے اور بوجھ زیادہ ہے
ہر کہ در رہ از گراں باراں بود
جو شخص راستہ میں گر انبٹار ہوتا ہے
لاشتہ داری سبک کن بار خویش
گدھا کمزور ہے اپنا بوجھ ہلکا کر
چہیست بارت بہیفتہ دنیا دوں
تیرا بوجھ کیلے، ذلیل دنیا کی لاش (کا بوجھ)

از کشیدن پس نباید شد ملول
لہذا یہ بار امانت اٹھانے سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیے
واں فضولی از جہولی کردہ !
اور پھر اس فضولی نے نادانی کا مظاہرہ کیٹ
چوں بلی گفتی بہ تن تنبل مباش
جب تو نے "ہاں" کہا ہے تو جہم کو کابل میں مبتلا نہ کر
حاصلش گمراہی و خدلاں بود
گمراہی اور رسوائی ہے
وزہمہ کار جہاں آزاد باش
اور دنیا کے سارے کاموں سے یکسو ہو جا
رہبرے بر تمانی بر زمیں
کسی راہبر کا ہاتھ تھام لے تاکہ تو زمین پر نہ رہے
کوشش کن پس ممان از دیگران
کوشش کر تاکہ اوروں سے پیچھے نہ رہے
ہر دمش از دیدہ چوں باراں بود
ہر وقت اسکی آنکھ سے بارش کی طرح آنسو برتے ہیں
ور نہ در رہ سخت بینی کار خویش
راستہ میں تیرا کام بے حد خراب ہو گا
کز پتے آل کشتہ خوار و زبوں
کس لیے اسکی خاطر ذلیل و خستہ حال ہوا ہے

۱۔ قرآن کریم کی
آیت انما عرضنا

الامانۃ سے و

حملہا الانسان تک

کی جانب پورے

شعر میں اشارہ کیا

گیاہے ۱۲

۲۔ ان کا نکلنا

جہولاً (والایتہ) ۱۲

۳۔ عبادت کا اپنی

کی جانب اشارہ ۱۲

۴۔ عبادت سے

منہ نہ موڑ ۱۲

۵۔ مرشد کامل ۱۲

۶۔ معرفت خداوندی

سے محروم نہ رہے ۱۲

۷۔ زیادہ بوجھ اٹھانے

ہم سے ۱۲

۸۔

در بیان ترک خود رانی و خود ستانی

خود رانی اور خود ستانی کے ترک کا بیان

سرچہ آراتی بدستارے پسر

اے لڑکے سر کو عامر سے کیا آراستہ کرتا ہے

تا نگیری ترک عز و مال و جہا

جسوقت تک (دیوی عزت مال مرتبہ کا خیال ترک نہیں کریگا

نہیت مردی خویش را آراستن

خود کو آراستہ کرنے والا مرد (مرد خدا) نہیں ہے

نہیت برتن بہتر از تقویٰ لباس

جسم پر تقویٰ و پارسائی سے بہتر کوئی لباس نہیں ہے

ہر کہ او در بند آرائش بود

جسم کے سنوارنے ہی میں ڈوبا رہنے والا

عاقبت جز نامرادی نبودش

انجام کار اسے سوائے نامرادی کے کچھ نہیں ملتا

خود ستانی پیشہ شیطان بود

اپنے منہ سے اپنی تعریف شیطان کا طریقہ ہے

گفت شیطان من ز آدم بہترم

شیطان نے کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں

از تو اضع خاک مردم می شود

تو اضع کے باعث مٹی (بھی) انسان بن جاتی ہے

تا توانی دل بدست آراے پسر

اے لڑکے ہو سکے تو کسی کا دل تھو لے

از ہمہ بر سر نیاتی چوں کلاہ

سر کے کلاہ (ٹوپی) کی طرح سب سے متوازن ہو گا

قصہ جاں کرد آنکہ او آراست تن

جسے جسم کو سنوارا اس نے اپنی روح ہلاک کر دی

در تکلف مرد را نبود اساس

مرد کیلئے تکلفات باعث مضبوطی و پائیداری نہیں

در جہاں فرزند آسائش بود

دنیا میں آرام و آسائش کا پتلا (خوگر) ہو جاتا ہے

بہرہ از عیش و شادی نبودش

اور عیش و نشاط کا کوئی حصہ حاصل نہیں ہوتا

ہر کہ خود را کم زند مرد آں بود

مرد (اور بڑا) وہ ہے جو عاجزی پسند ہو

تا قیامت گشت ملعون لا حرم

تو قیامت تک کے لیے ملعون ہو گیا

نور نار از سرکشی گم می شود

آگ کا نور سرکشی کے باعث گم ہو جاتا ہے

۱۱ اس کے ساتھ

۱۲ اس کے کام

۱۳ اگر

۱۴ فضل ربانی

۱۵ سے مردی

۱۶ مکر مزاج ہو

۱۷ کہ میں آگ

۱۸ سے پیدا کیا گیا

۱۹ ہوں اور آدم

۲۰ مٹی سے

۲۱ ترقی نصیب

۲۲ ہوتی ہے

۲۳ شد کی پٹ

۲۴ سر اچھارنے

۲۵ والا

گشت مقبل آدم از مستغفری
اور حضرت آدم علیہ السلام استغفار کی بنا پر بانصیب ہوئے
خوار شد شیطان چو استکبار کرد
شیطان غرور کی بنا پر ذلیل ہوا
خوشہ چوں بر سر کشد پشش کنند
(اور) خوشہ کو سر ابحار نے کی بنا پر ٹوٹ لیتے ہیں

رانده شد ابلیس از مستکبری
شیطان غرور کے باعث رانده در گاہ ربانی ہوا
شد عزیز آدم چو استغفار کرد
حضرت آدم استغفار کے سبب اللہ تعالیٰ کے پیارے ہو گئے
وانہ پست افتد زبردستش کنند
وانہ پست ہوتا ہے تو ابحار جاتا ہے

در بیان آثار اہلبیاض

بیوقوفوں کی علامتوں کا بیان

باتو گویم تابیانی آگہی !
میں تجھے بتاتا ہوں تاکہ تو آگاہ ہو جائے
باشد اندر جستن عیب کساں
(اور) دوسروں کے عیب کی جستجو میں رہنا
آنکہ امید سخاوت داشتن
اور اس کے ساتھ سخاوت کی امید رکھنا
بیچ قدرش بر در معبود نیست
در معبود اور بارگاہ ربانی میں اسکی کوئی قدر و قیمت نہیں
کار او پیوستہ بد روتی بود
اس کا کام بد روتی و خرابی سے ہی وابستہ ہوتا ہے
مردم بدخونہ از انساں بود
بری عادت والے شخص کا شمار انسانوں میں نہیں ہوتا

چار چیز آمد نشان ابلیہی
چار چیزیں بے وقوفی کی علامت ہیں
عیب خود را بد نہ بیند در جہاں
دنیا میں اپنے عیب کو عیب نہ سمجھنا
تخم بخل اندر دل خود کاشتن
اپنے دل میں بخل کا بیج بونا
ہر کہ خلق از خلق او خوشنود نیست
جس کے اخلاق سے مخلوق خوش نہیں ہوتی
ہر کہ اورا پیشہ بد خوئی بود
جس شخص کا طیرہ ہی بد اخلاقی و تلخ مزاجی ہو
خونے پد در تن بلا تے جاں بود
بری عادت جسم و روح کے لیے وبال ہوتی ہے

۱۔ زمین میں بیعت
۲۔ ۱۲ سالہ کھجور
۳۔ ہونا اور کسی کے
۴۔ کام نہ آنا
۵۔ دوسروں
۶۔ بد اخلاق
۷۔ انجام خراب
۸۔ ہوتا ہے
۹۔

واں بخیلک از سگان مسلخ است
حقیقہ کنہوس مذبح کا کتا ہے
پیشہ افتادہ زیر پاتے پیل
ہامتی کے پاؤں کے نیچے آیا ہوا مچھر ہے
تانباشی از شمار ابلہاں
تاکہ تیرا شمار بے وقوفوں میں نہ ہو

بخل شاخے از درخت دوزخ است
کنہوس دوزخ کے درخت کی ایک شاخ ہے
روتے جنت را کجا بیند بخیل
جنت کا چہرہ بخیل کہاں دیکھے گا
باش از بخل بخیلاں بر کراں
بخیلوں کے بخل سے کنارہ کش (اور کیسو) رہ

در بیان عافیت

عافیت کا بیان

باز باید داشتن دست از دو چیز
دو چیزوں سے بے تعلق رہنا ہے
تا بلا ہارا نباشد باتو کار
تاکہ تجھے مصیبتوں کا سامنا نہ ہو
باتو رو آرزو ہر سوسد بلا
تو تجھ پر ہر طرف سے مصیبتوں کی لینا ہوگی
ہر کجا باشد بود اندر اماں
جہاں بھی ہوگا محفوظ رہے گا
تا رہی از ہر بلا و ہر خطر
تاکہ ہر مصیبت اور ہر خطرہ سے نجات مل جائے
در بلا افتاد و گشت از غم نزار
مصیبت میں مبتلا ہوتے اور غم سے نڈھال ہو گئے

از بلا تارستہ گردی اے عزیز
اے عزیز مصیبت سے چھٹکارہ کی راہ
رو تو دست از نفس و دنیا باز دار
زندگی نفس اور دنیا سے الگ ہو کر گزار
گر بحر ص و آرز گردی مبتلا
اگر حرص و ہوس میں مبتلا ہوگا
آنکہ نبود بیچ نقدش در میاں
جس کی ہمیانی میں نقدی (روپیہ پیسہ) نہ ہو
نفس و دنیا را ربا کن اے سپر
اے ربا کے نفس و دنیا کا راستہ چھوڑ دے
اے بسا کس کو برا تے نفس زار
بہت سے لوگ ذلیل و حقیر نفس کی خاطر

۱۲ دانہ کس
نصیب ہوگا
۱۲ کوئی گزند نہ
پہنچائے گا
۱۲ بے نیاز ہوجاؤ

ۛ

از برائے نفس مرغ نامراد
 نفس کی خاطر نامراد پرند (انسان)
 تادلت آرام یا بد اے پسر
 اے لڑکے تاکہ تیرا دل آرام پائے
 از عذابِ قہر حق ایمن مباشش
 عذابِ خداوندی سے بے خوف نہ ہو
 در بلایاری مخواه از پیچ کس
 مصیبت میں کسی سے مدد طلب نہ کر
 ہر کرار بخاندۂ عذرش بخواه
 جس کو تجھے تکلیف پہنچی ہو اس سے معذرت کر لے
 گر غنا خواہد کسے از ذوالمنن
 اگر لوگوں کا احسان مند ہونے سے بچنا چاہے

آمد و در دام صیاد او فتاد
 آکر شکاری کے جال میں پھنس گیا
 بود و نابود جہاں یکسر شمر
 دنیا کے (مال وغیرہ) کے ہونے نہ ہونے کو برابر سمجھ
 در پتے آزار ہر مومن مباشش
 کسی مومن (مسلم بھائی) کی تکلیف کے درپے نہ ہو
 زانکہ نبود جز خدا فریاد رس
 زانکہ نہ ہو جز خدا فریاد رس
 اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی فریاد رس نہیں
 تا نباشد خصم تو در عرصہ گاہ
 تاکہ قیامت کے میدان میں کوئی تیرا دشمن اور مخالف نہ ہو
 در قناعت می توانش یافتن
 تو جتنا میسر ہو اسی پر قناعت کر

لہ اور کام حوالہ
 نہ کرے ۱۲

در بیان عقل عاقلان

عقل مندوں کی عقل کا بیان

ہر کر عقل ست و دانش ای عزیز
 اے عزیز! جو صاحب عقل و دانش ہے
 کار خود باناسزا نکند رہا
 اپنا کام نا اہل کے سپرد نہ کرے
 عقل داری میسل بدکاری ممکن
 تو صاحب عقل ہے تو بدکاری کی طرف مائل نہ ہو
 تو صاحب عقل ہے تو بدکاری کی طرف مائل نہ ہو

دور باید بودش از چارچینہ
 اے چار چیزوں سے دور رہنا چاہیے
 مرد می نکند بجائے ناسزا
 نالافتی پر اظہارِ شرافت نہ کرے
 زیں چو بگذاشتی سبکساری ممکن
 بدکاری کے ارتکاب سے خود کو ہلکا نہ کرے

در زمانہ باصلاح تن بود
(وہ) زمانہ میں سلامتی و تندرستی جسم (و روح) یک ساتھ رہتا ہے
دست بر نہان و نمک بکشادہ دار
کھلانے پلانے کا ہاتھ کشادہ رکھ
زیر دستاں رانکو دار اے پسیر
اے لڑکے کمزوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کر
پند اور ادیگراں بندند کار
اس کی نصیحت پر دوسرے عمل کرتے ہیں
قول اور ادیگرے نکتہ قبول
اس کا قول دوسرے قبول نہیں کرتے
دور باش ازوے چوستی ہوشمند
عقل مند ہے تو اس سے دوری اختیار کر
بر مراد خود ممکن کار اے پسیر
(ایستے) اے لڑکے اپنی مراد پر عمل پیرا نہ ہو

ہر کرا از حلم دل روشن بود
جس کا دل بربادی سے روشن ہو
تا شوی پیش از ہمہ از روزگار
جہاں تک ہو زمانہ والے کے سامنے
تا تو باشی در زمانہ داد گر
تاکہ تو زمانہ میں منصف مشہور ہو
ہر کہ بر پند خود آمد استوار
جو نصیحت پر خود (بھی) عمل پیرا ہو
ہر کہ از گفتار خود باشد ملول
جس کی گفتگو خود اسے ملول و غمزہ کرتی ہو
ہر چہ باشد در شریعت ناپسند
جو چیز شریعت میں پسندیدہ نہ ہو
تا صواب کار بینی سر بسر
تاکہ مکمل طور پر کام ٹھیک و درست ہو

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

در بیان رستگاری

چھٹکارے کا بیان

باتو گویم یاد گیرش اے عزیز
اے عزیز میں تجھے یاد رکھنے کے لیے کہتا ہوں
دوم آمد جستن قوت حلال
دوسرے حلال روزی کی تلاش

ہست بیشک رستگاری در سہ چیز
تین چیزیں بلاشبہ (عذاب) چھٹکارے کا باعث ہیں
زائیکے ترسیدن ست از ذوالجلال
ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کا خوف ہے

سُومی رفتن بود بر راہِ راست
تیسرے راہِ راست پر چلنا
گر تواضع پیش گیری اے جوان
اگر اے جوان تواضع اختیار کرے
سرِ مکن در پیشِ دُنیا دارِ لپست
دُنیا دار کے آگے سر نہ جھکا
ہر کہ او از حرصِ دُنیا دار شد
جس نے حرص کے باعث دُنیا داری اختیار کی
بہرِ زمرِ مستاتے دُنیا دار را
دُنیا دار کی دولت کی خاطر تعریف و ستائش مت کر
مردگانند اغنیاتے روزگار
دُنیا (زمانہ) کے مالدار (گویا) مُردے ہیں
مال و زرِ بیحد بدست آورده گیر
مال و دولت خواہ کتنی بھی اکٹھی کر لے

رستگارِ راست آنکہ این خصلتِ راست
جسے یہ خصلت میسر ہو وہ ٹھیک راہ پر ہے
دوست دارندت ہمہ خلقِ جہاں
تو تو سارے عالم کا محبوب ہو جاتے
ورکنی بیشک رود و نیتِ ز دوست
اگر جھکے گا تو تیرا دین ہاتھ سے جاتا ہے گا
بیگماں از وے خدا بیزار شد
بلاشبہ اس سے اللہ تعالیٰ بیزار ہو گیا
تا چہ خواہی کردن این مردار را
اس دنیوی مال و دولت کا کیا کرے گا
اے پسرِ بامردِ گال صحبتِ مدار
اے لڑکے مردوں کی ہم نشینی اختیار نہ کر
بعد از اں در گورِ حسرتِ برودہ گیر
اس کے بعد اس کی حسرت اور قبر میں ساتھ جاوے گی

۱۲ راہِ شریعت
۱۲ اور نجات یافتہ
۱۲ ہے
۱۲ حصولِ دولت
۱۲ لگا بالآخر
۱۲ کہ یہ حیات
بخش ہے ۱۲

در بیان فضیلتِ ذکر

ذکر کی فضیلت کا بیان

گر خبر داری ز عدل و دادِ حق
اگر تو اللہ تعالیٰ کے مددِ انصاف سے آگاہ ہے
در تغافلِ گنذر این ایامِ را
ایامِ حیاتِ غفلت میں نہ گزار

باش و اتم اے پسرِ دریا و حق
اے لڑکے اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہمیشہ لگا رہ
زندہ دار از ذکرِ صبح و شامِ را
صبح و شام کو ذکرِ خداوندی سے زندہ رکھ

یادِ حق آمد غذا میں روح را
 ذکر خداوندی روح کے لیے غذا ہے
 یادِ حق اگر مونسِ جانست بود
 اللہ تعالیٰ کی یاد اگر تیری رفیقِ جان ہو جائے
 گر زمانے غافل از رحماں شوی
 اگر ایک وقت تک اللہ تعالیٰ سے غافل رہے
 مومننا ذکر خدا بسیار گوی
 اے مومن اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کر
 ذکر را اخلاص می باید نخست
 اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے شرطِ اول اخلاص ہے
 ذکر بر سہ وجہ باشد بے خلاف
 ذکر کے بالاتفاق تین طریقے ہیں
 عام را بنود بحسن ذکر زباں
 عام لوگوں کا ذکر محض زبان سے ہوتا ہے
 ذکر خاص الخاص ذکر سر بود
 اللہ کے مخصوص بندوں کا ذکر پوشیدہ ہوتا ہے
 ذکر بے تعظیم گفتن بدعت است
 عظمتِ بانی کا پورا دھیان نہ رکھتے ہوئے ذکر اللہ باعثِ گناہ ہے
 ہست مر ہر عضو را ذکر سے وگر

۱۔ اللہ تعالیٰ کی

یاد سے ۱۲

۲۔ روحانی ۱۲

۳۔ اخوت کے

اعتبار سے ۱۲

۴۔

مرہم آمد میں دلِ مجسروح را
 (اور) زخمی دل کا مرہم ہے
 کے ہوائے کا رخ و ایوانست بود
 تو محلوں کی خواہش آرزو باقی نہ رہے
 اندر اں دم ہمدم شیطان شوی
 تو تو اسی وقت شیطان کا ساتھی ہو جاتے گا
 تابیاں در دو عالم آبروی
 تاکہ تجھے دونوں جہان میں عزت و آبرو نصیب ہو
 ذکر بے اخلاص کے باشد درست
 اخلاص سے خالی ذکر غلط (و بے سود) ہوتا ہے
 تو ندانی میں سخن را از گزاف
 تو یہ بات بے سود نہ سمجھ
 ذکرِ خاصاں باشد از دل بیگماں
 (اور) خواص کا ذکر بلاشبہ دل سے ہوتا ہے
 ہر کہ ذکر نیست او خاص بود
 ذکر نہ کرنے والا شخص ٹوٹے میں رہتا ہے
 و اندر اں یک شرط دیگر حرمت است
 ذکر اللہ کی شرط اس کا (پورا) احترام بھی ہے
 ہفت اعضا ہست ذکر کے لیے

ذکرِ چشم از خوفِ حق بگریستن
 آنکہ ذکرِ خوفِ خداوندی سے رونا ہے
 یاری ہر عاجز آمد ذکرِ دست
 ہاتھ کا ذکر یہ ہے کہ ہر عاجز کی مدد کرے
 استماعِ قولِ رحمن ذکرِ گوش
 کان کا ذکر فرمانِ رب سننا ہے
 اشتیاقِ حق بود ذکرِ دل
 دل کا ذکر اللہ تعالیٰ کا اشتیاق ہے
 آنکہ از جہلِ ست و اتم در گناہ
 جو شخص نادانی کی بنا پر ہمیشہ گناہ میں مبتلا رہتا ہے
 خواندنِ قرآن بود ذکرِ لسان
 زبان کا ذکر تلاوتِ قرآن ہے
 شکرِ نعمتہا حق می کن مدام
 ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر
 حمدِ خالق بر زباں دار اے پسر
 اے لڑکے اللہ تعالیٰ کی تعریف و در زبان رکھ
 لبِ مجنباں جز بند کبر و دگار
 اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ ہونٹ مت ہلا

باز در آیاتِ او نگر یستن
 پھر آیاتِ ربّانی میں غور و فکر کرنا ہے
 ذکرِ پاخویشاں زیارتِ کردنِ ست
 (اور) پاؤں کا ذکر اپنوں کی ملاقات ہے
 تا تو انی روز و شب در ذکرِ کوش
 دن اور رات میں جس قدر ہو سکے ذکر میں مصروف رہ
 کوش تا این ذکرِ گرد و حاصلت
 اسکی سعی کر تاکہ تجھے یہ ذکر میسر ہو جائے
 کے حلاوت یا بد از ذکرِ اللہ
 اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اسے کب حلاوت نصیب ہو سکتی ہے
 ہر کرا این نیست ہست از مفلساں
 جسے یہ (دولت) حاصل نہیں مفلسوں میں اس کا شمار ہے
 تا کند حق بر تو نعمتِ مدام
 تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ نعمتوں سے نوازتا رہے
 عمر تا برباد نہ ہی بسر
 تاکہ تیری عمر بالکل ضائع و برباد نہ ہو
 زانکہ پاکاں را ہمیں بود ست کار
 اس لیے کہ نیک لوگوں کا یہی طریقہ ہے

لے اللہ تعالیٰ کی
 نشانیوں میں ۱۲

در بیانِ عملِ چارچیزی

چار چیزوں پر عمل کا بیان

برہمہ کس نیک باشد چار چیز
چار چیزیں سب کے لیے بہتر ہیں
اول آں باشد کہ باشی دادگر
پہلے یہ کہ تو منصف ہو
باشکیبائی تقرب کردن ست
صبر سے کام لے کر بارگاہ ربانی میں تقرب حاصل کرنا

باتو گویم یاد گیرش اے عزیز
اے عزیز (محبوب) میں تجھ سے کتا ہوں اے یاد رکھ
ہم ز عقل خویش باشی باخبر
اپنی عقل سے بھی آگاہ ہو
حرمت مردم بجا آوردن ست
لوگوں کی عزت بجا لانا

۱۱ عقل سے
کام لینے کے
طریقہ سے بھی
نہ انہیں مت
اپنا ہتھکڑ
اور کردت ۱۲
نیک طریقہ قاضی
اختیار کر ۱۳
۱۴ غور و فکر کر

در بیان خصلت ذمیمہ بری خصلت کا بیان

چار چیز دیگر اے نیکو سرشت
اے اچھی فطرت والے چار چیزیں اور ہیں
زاں چہار اول حسد کینی بود
ان چار میں پہلی کینہ پروری ہے
خشم را دیگر فروناخور دست
تیسری لوگوں پر غصہ کا اظہار ہے
اے پسرم گرد گرد ایں خصال
اے لڑکے ان خصلتوں کے ارد گرد نہ گھومتے
غل و غش بگذار چوں زر پاک شو
غل و غش بگذار چوں زر پاک ہو جا
میل کین چھوڑ کر سونے کی طرح پاک ہو جا
حرص بگذار و قناعت پیشہ کن
حرص کو چھوڑ کر قناعت اختیار کر

ہست از جملہ خلائق نیک زشت
جو کل مخلوقات میں سے بدترین ہیں
زاں گذشتے عجب و خود بینی بود
پھر عزور و خود بینی (خود ستائی) ہے
خصلت چارم بخیلی کرد دست
چوتھی خصلت کینوسی ہے
از برائے آنکہ زشت انداں فعال
کیونکہ یہ کام بُرے ہیں
پیش از اں کہ خاک گردی خاک شو
(مرنے اور) مٹی میں ملنے سے پہلے مٹی بن جا
آخر از مردن یکے اندیش کن
اور مرنے کے بارے میں سوچ

باجمہاں باش و اتم ہم نشین
ہمیشہ دوستوں کی ہم نشینی اختیار کر

تا تو انی روتے اعدا را مبیس
جب تک ہو سکے دشمنوں کے چہرے مت دیکھ

در بیان سعادت و نصیحت

خوش نصیبی اور نصیحت کا بیان

بر سعادت چار چیز آمد دلیل
چار چیزیں خوش نصیبی کی علامت ہیں
از سعادت ہر کرا باشد نشان
جس شخص میں سعادت کی علامت ہو
ہر کرا باشد سعادت رہنما تے
جس شخص کی رہنما سعادت (نیک بختی) ہو
ہر کرا بخت و سعادت گشت یار
جس کے رفیق نصیب و سعادت ہوں
گر تو خود نار ہوا را کشتہ
اگر تو نے خواہش کی آگ کو کچل دیا
گر بود با دوستان تدبیر تو
اگر تیری مصلحت کے محور دوست ہوں
از سر خود ہر کہ کارے می کند
خود سری سے کام لینے والے شخص سے
دشمن خود را نباید زد تبر
اپنے دشمن کو تیر سے نہ مارنا چاہیے

شرح ایں ہر چار بشتواے تحلیل
اے دوست ان چاروں کی شرح و تفسیر سن
باشد شش تدبیر با دوستان
اسکی مصلحتوں کا محور دوست ہوتے ہیں
صبر دار و از جفا تے نامر تے
نالائقوں کے ظلم پر صبر کرتا ہے
در جہاں باشد بد شمن سازگار
وہ دنیا میں دشمن کے ساتھ نبھالے گا
واں کہ از اہل سعادت گشتہ
سمجھ لے کہ سعادت مندوں میں شامل ہو گیا
یار باشد دولت شبگیر تو
تو شب بیداری کی دولت تیری رفیق ہو گی
بخت و دولت زو فرارے میکند
نصیب اور دولت دونوں فرار اختیار کرتے ہیں
گر تو انی کشت اورا باشکر
اگر ہو سکے تو شیرینی سے مار دے

۱۔ کہ ان سے شہرے
۲۔ نیکرمل پیرا ہوتا ہے
۳۔ یا اے بھی اپنا
۴۔ موافق بنالیا گا
۵۔ نہ بھادیا
۶۔ نہ یعنی احسان
۷۔ کر کے مارے

گر ہی خواہی کہ یابی عیش خوش
اگر تو عیش و نشاط کا طلب گار ہے
بر نہ بندی رخت زانجا زینہار
تو وہاں سے ہرگز مت جا
باچنیں کس پسند خود ضائع کن
اس طرح اپنی نصیحت ضائع نہ کر
جہد کر دن بہر او بے حاصل ست
اور اس کے لیے سعی لا حاصل ہے
کے تو اند باز گرد اند قضا
تو قضا و فیصلہ ربانی کب ٹل سکتا ہے
کار خود را سر بسر ویراں کن
قطعاً اپنا نقصان کرتا ہے
روز او چوں تیرہ شب گرد و تباہ
دن بھی اتار یک شب کی طرح تباہ ہو جاتا ہے

تا توانی جو ر نا اہلاں بخش
جب تک ہو سکے نا اہلوں کے ظلم سہلے
چوں ترا آمد مقامے سازگار
جب تجھے کوئی مقام سازگار و موافق آجائے
در نصیحت آل کہ پذیر و سخن
نصیحت اسے مت کر جو قبول نہ کرے
خوی بدرانیک کردن مشکل ست
بری عادت کو اچھی عادت سے بدلنا مشکل ہے
بندہ را اگر نیست در کار رضا
بندہ اگر رضائے خداوندی کے کام میں مشغول نہیں
ہر کہ او استیزہ با سلطان کند
بادشاہ کے ساتھ لڑنے والا
ہر کہ او باغی شود از بادشاہ
بادشاہ سے بغاوت کرنے والے شخص کا

در بیان علامت مدبران

بد نصیبی کی علامت کا بیان

یاد گیرش گر تو روشن خاطری
اگر تیرا دل روشن ہے تو انہیں یاد رکھ
پس بجاہل و ادین سیم و زرت
اور جاہل و بے وقوف کو اپنا سونا چاندی دیدیتا ہے

چار چیز آمد نشان مدبری
چار چیزیں بد نصیبی کی علامت ہیں
مدبری باشد بابلہ مشورت
بد بخت بے وقوف سے مشورہ کرتا ہے

ہر کہ پند دوستاں نکند قبول
دوستوں کی نصیحت قبول نہ کرنے والا
ہر کہ از دنیا نیگد و عبرتے
جو شخص دنیا سے عبرت حاصل نہ کرے
مشورت ہر کس کہ با ابلہ کند
بیوقوف سے مشورہ کرنے والا شخص
آنکہ مال و زر و ہد با حباہلاں
نادانوں کو مال و دولت عطا کرنے والا
زر چو جاہل را ہی آید بکف
مال و دولت جب بیوقوف کے ہاتھ میں آئے
نشنود از دوست مدبر پند را
بد بخت دوست کی نصیحت نہیں سنتا
عبرتے گیر از زمانہ اے جوان
اے جوان زمانہ سے عبرت حاصل کر
ہر کرا از عقل آگاہی بود
جو شخص رموز عقل سے آگاہ ہو

در حقیقت مدبر است آل بوالفضل
حقیقت میں وہ بے ہودہ و بد نصیب ہے
ہست از آل مدبر جہاں را فقر تے
اس بد نصیب سے دنیا متنفر ہو جاتی ہے
دیو ملعونش سبک گرہ کند
اس کا شیطان اسے جلد گمراہ کرتا ہے
آپنجاں کس کے بود از مقبلاں
نیک بختوں میں کب شمار ہو سکتا ہے
میکند اسراف می سازد تلف
تو فضول خرچی کرتا اور برباد کرتا ہے
از جہالت بگسلد بیوند را
نادانی کے باعث تعلق ختم کر دیتا ہے
تانباشی از شمار مدبراں
تاکہ تیرا شمار بد بختوں میں نہ ہو
نزد او ادبار گراہی بود
اس کے نزدیک پیٹھ پھیرنا گراہی ہے

در بیان آنکہ چہار چیز را حقیر نباید شمرد

چار چیزوں کو حقیر نہ سمجھنے کا بیان

می نماید خرد لیکن در نظر
لیکن وہ دیکھنے میں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں

چار چیزند آمد بزرگ و متبر
چار چیزیں بڑی اور قابل امتنا ہیں

زاں یکے خصم ست و دیگر آتش ست
ان میں سے ایک دشمن اور دوسری آگ ہے
چارمی دانش کہ آرا ید ترا
چوتھی چیز عقل ہے جو تجھے سنوارتی ہے
ہر کہ در چشمش عدو باشد حقیر
جس شخص کی نگاہ میں دشمن حقیقت ہو
ذره آتش چو شد افروختہ
آگ کا ذرہ (چنگاری) بھڑک کر
علم اگر اندک بود خویش مدار
علم خواہ مٹوڑا ہو اسے ذلیل و حقیر مت سمجھ
رنج اندک را بکن غم خواری
مٹوڑی بیماری کا علاج کر لے
وہ دوسرا اگر بخوید کس علاج
اگر کوئی درد سر کا علاج نہ کرے
باش از قول مخالف پُر حذر
مخالفانہ بات سے احتیاط کر
آتش اندک تو اں کشتن بآب
مٹوڑی آگ پانی سے بجھائی جاسکتی ہے

۱۲ نہ اہمیت نہ ہو
۱۲ نہ نقصان اٹھانا
پڑے گا ۱۲
۱۲ مٹاؤ وقتہ انگریز
۱۲ شکست کا منہ
دیکھا پڑے ۱۲
۱۲ پھر قابو پانا
دشوار ہوتا ہے ۱۲

ۛ

باز بیماری کز دل ناخوش ست
پھر (تیسری) بیماری جس سے دل رنج محسوس کرتا ہے
ایں ہمہ تاخر و نہاید ترا
ان سب کو تجھے چھوٹا نہ سمجھنا چاہیے
از بلا تے او کند روزی نفیر
اسے (ایک دن) اسکی وجہ سے بھاگنا پڑے گا
بینی ازوے عالمے را سوختہ
عالم کو جلا دیتا ہے
زانکہ دارد علم قدر بے شمار
اس لیے کہ علم بے انتہا لائق قدر ہے
وہ نہ بینی عجز در بیچارگی
وہ نہ یہ بیماری لا علاج ہو جائے گی
خوف آں باشد کہ برگرد و مزاج
تو دیوانہ ہو جانے کا اندیشہ ہے
پیش از اں کز پا در آتی اے پسر
اے لڑکے اس سے پہلے کہ تو اوندھٹا ہو
واتے آں ساعت کہ گیر دالتہاب
ہتے وہ گھڑی کہ آگ پٹیں مارنے لگے

در بیان مذمت خشم و غضب

غصہ کی بُرائی کا بیان

اے پس ہر کس کہ دار و چار چہیز
اے لڑکے جس میں چار باتیں موجود ہوں
عاقبت رسوائی آید از لجباج
چٹنا اور پیچھے پڑ جانا آخر کار باعث رسوائی ہے
بے گماں از کبر خیزد دشمنی
بلاشبہ عزت و دشمنی کو ابھارتا ہے
چوں لوجی در میاں پیدا شود
پیچھے پڑ جانے کی خصلت کے باعث
خشم خود را چونکہ راند جاہلے
جب جاہل کو غصہ آتا ہے
ہر کہ گشت از کبر بالا گردنش
جو شخص عزم کے باعث اپنا سر اونچا کرے
کاہلی را ہر کہ سازد پیشہ
جو شخص کاہلی کو اپنا وطیرہ بنا لے
خشم خود را اگر فرو نبرد
خشم خود کو اگر فرو نہ خور دے
اپنے غصہ پر قابو نہ پانے والا
ہر کہ او افتادہ و تن پرور دست
پڑے رہنے اور تن پروری کا عادی

چار دیگر ہم شود موجود نیز
اس میں چار چیزیں اور بھی ہوں گی
خشم را نکند پشیمانی علاج
غصہ کا علاج پشیمانی نہیں
حاصل آید خواری از کاہل تنی
ذلت، کاہلی و سستی دین آسانی کے باعث نصیب ہوتی
بندہ از شومی او رسوا شود
آدمی اس کی نخوست سے رسوا ہو جاتا ہے
جز پشیمانی نبود حاصل
تو سوائے شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا
دوستاں گردند آخر دشمنش
آخر کار اس کے دوست بھی دشمن بن جاتے ہیں
آید از خواری بیالیش تیشہ
اسکے پاؤں کو ذلت کا تیشہ نصیب ہو گا
عاقبت بیند پشیمانی بے
انجام کار شرمندہ ہوتا ہے
نیست آدم کمتر از گاو خروست
آدمی نہیں بلکہ گاتے بیل اور گھسے کمتر ہے

۱۔ یعنی پہل چارے
ان کا چولی دامن کا
ساتھ ہے ۱۲
۲۔ رسوا ہو گا ۱۳

در بیان بے ثباتی چہار چیز و پرہیز ازاں

چار چیزوں کے ناہائیدار رہنے اور ان سے پرہیز کا بیان

چار چیز اے خواجہ کم دار و بقا
اے خواجہ (صاحب) چار چیزیں ناپائیدار اور جلد فنا ہونیوالی ہیں
جو سلطان را بقا کمتر بود
بادشاہ کے ظلم کو بقا کم ہے
و گیر آل مہرے کہ بینی از زناں
دوسرے عورتوں سے ظاہر ہونے والی محبت
بارعیت چوں کند سلطان رستم
بادشاہ جب رعایا پر ظلم پر مکر باندھتا ہے
گر ترا از دوستاں آید عتاب
اگر تجھے دوستوں پر غصہ آئے گا
گرچہ باشد زن زمانے مہرباں
اگرچہ عورت (بیوی) ایک مدت تک مہربان ہے
چوں بنا جنساں نشیند آدمی
بے میل لوگوں کے پاس بیٹھنے والے آدمی کی
زاغ چوں فارغ ز لبوے گل بود
کو ا کیونکہ پھول کی خوشبو سے بے نیاز ہوتا ہے
صحبت ناهجنس جاں کا ہی بود
بے میل کی ہم نشینی روح کا گھلانا ہے
چوں ترا ناهجنس آید در منظر
جب تجھے کوئی بے میل شخص نظر آئے

۱۰ کیونکہ ظلم کے
باعث تخریب کاٹ
جاتا ہے ۱۲
نہ اور لانے
گلے کی ۱۲
نہ احتراز کر ۱۲

گوش دار اے مومن نیکو لقا
اے بظاہر اچھے مومن انہیں یاد رکھ
پس عتاب اصدقا کمتر بود
دوستوں کی ناراضی جلد ختم ہو جاتی ہے
بے بقا چوں صحبت ناهجنس داں
بے میل شخص کی ہم نشینی کی طرح ناپائیدار ہوتی ہے
مرور باشد بقا در ملک کم
تو کسی سلطنت بادشاہت جلد ختم ہو جاتی ہے
کم بقا باشد چون خط بر روتے آب
تو وہ پانی کی لکیر سے بھی جلد ختم ہو جاتے گا
چوں کم آید بہرہ بکشايد زباں
جب گھر کے خرچ کا معاملہ پیش آئے گا زبان کھولے گی
کترک بیند ازیشاں ہمد می
رفاقت کم سے کم اختیار کرنی چاہیے
نفرتش از صحبت بلبیل بود
(تو) اے بے میل کی ہم نشینی سے نفرت ہوتی ہے
جملہ رازیں حال آگاہ ہی بود
سب کو اس حالت و کیفیت سے آگاہ ہونا چاہیے
اے سپر چوں باد از روے در گذر
اے لڑکے اس سے ہوا کی مانند گزر جائے گا

در بیان آنکہ چہار چیز از چہار چیز کمال می باید

چار چیزوں میں چار چیزوں سے کمال پیدا ہونے کا بیان

چار چیز از چار دیگر شد تمام
چار چیزیں چار چیزوں سے مکمل ہوتی ہیں
دانش مرد از خرد و گیسو کمال
آدمی کی فہم عقل سے مکمل ہوتی ہے
دینت از پرہیز کمال می شود
تیرا دین پارسائی سے کامل ہوتا ہے
ہست دانش را کمالات از خرد
فہم دانش عقل سے درجہ کمالات حاصل کرتی ہے
شکر نعمت را کمالے می دہد
نعمت کی شکر گزاری کمال بخشتی ہے
شکر ناکردن زوال نعمت است
ناشکری کرنے سے نعمت زائل ہو جاتی ہے
علم را بے عقل نتوان کار بست
عقل کے بغیر علم بے سود ہے
بے خرد دانش و بال ست اے پسر
اے لڑکے بے عقل کے لیے فہم و دانش بال ہے
ہر کہ علمے دارد و نبود بر آں
جو شخص عالم ہو مگر علم پر عمل پیرا نہ ہو

چوں شنیدی یاد میداے غلام
اے لڑکے انہیں سن کر یاد رکھ
از عمل وینت ہی یا بد جہاں
عمل سے تیرا دین خوب صورت بن جاتا ہے
نعمت از شکر شامل می شود
شکر گزاری سے نعمت بڑھتی ہے
بے عمل را اہل دیں کس نشمرد
بے عمل کو کوئی دیندار شمار نہیں کرتا
غافل را گو شمالے میدہد
غافلوں کو سزا دیتی ہے
بہرہ شاکر کمال نعمت است
نعمت مکمل طور پر ملنا شکر گزار کا حصہ ہے
پیش بے عقداں نمی باید نشست
بیوقوفوں کے سامنے نہ بیٹھنا چاہیئے
علم مرغ و عقل بال است اے پسر
اے لڑکے علم پرند اور عقل اسکے پر ہیں
از طریق عقل باشد بر کراں
تقاضا سے عقل اس سے کنارہ کش ہوتا ہے

۱۲ چن جاتی ہے
۱۳ یعنی زانے
۱۴ تمہارے نہ کرنا
۱۵ چاہیئے
۱۶ کہ کہ دونوں کا
۱۷ ہونا ضروری ہے

در بیان آنکہ بازگردانیدن آل محالست

اس کا بیان جس کا واپس لوٹنا محال ہے

<p>از محالات ست باز آوردنش ان کا لوٹانا ناممکن ہے یا کہ تیرے جست بیروں از کماں یا تیرے کمان سے نکل گی کس نہ گرداند قضا تے رفتہ را فیصلہ ربانی کو لوٹانا کسی کے بس میں نہیں ہمچنین عمرت کہ ضائع ساختی اسی طرح وہ عمر کیسے لوٹ سکتی ہے جو ضائع کر دی (گذر گئی)، پس نہ امتہا تے بسیارش بود آخر بہت شرمندہ ہوتا ہے چوں بے گفٹی کے تو اں نہفتنش جو بات کہہ دی گئی وہ کیسے چھپ سکتی ہے</p>	<p>چار چیز ست آنکہ بعد از رفتنش چار چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے چلے جانیکے بعد چوں حدیثے رفت ناگہ بر زباں جوابات اچانک زبان پر آ گئی باز چوں آرد حدیث گفتہ را کہی ہوتی بات لوٹ نہیں سکتی باز کے گرد و چو تیر انداختی جو تیر چلا دیا وہ کب لوٹ سکتا ہے ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود بے سوچے سمجھے گفتگو کرنے والا تا نہ گفستی می توانی گفتنش جو بات کہی نہ ہو وہ کہہ سکتے ہیں</p>
--	--

در بیان غنیمت دانستن عمر

عمر کو غنیمت سمجھنے کا بیان

<p>چوں رود دیگر نیاید باز پس جب گذر گئی پھر لوٹ کر نہیں آتی ہر کہ راضی از قضا شد بد نہ کرد فیصلہ رب پر راضی ہونے والے نے بُرا نہیں کیا</p>	<p>عمر رami دال غنیمت ہر نفس ہر وقت اور ہر سانس عمر (زندگی) کو غنیمت سمجھ بیچ کس از خود قضا را رد نہ کرد کوئی بھی فیصلہ خداوندی کو لوٹا نہیں سکتا</p>
--	---

مہر می باید نہادن بر زباں
اے اپنی زبان پر مہر لگا لینی چاہیے
پہوں رو د پیشیشِ نخواستی دید نیز
جب غمتم ہو جائیگی پھر کچھ (اگے پیچھے) نہ دیکھے گا

ہر کہ می خواہد کہ باشد در اماں
جو شخص امان میں رہنا چاہے
می سزد گر عمر را داری عزیز
یہی موزوں ہے بشرطیکہ یہ لمحات عمر پائے ہوں

در بیان خاموشی و سخاوت

خاموشی اور سخاوت کا بیان

یا دیگر این نکته از من اے عزیز
اے عزیز! مجھ سے اس نکتہ کو یاد رکھ
گر دو ایمن نبودش اندیشہ
وہ ہر فکر سے محفوظ ہو گی
گشت امین ہر کہ نیکی کرد فاش
وہ شخص محفوظ رہا جس نے علی الاعلان نیکی کی
شکر نعمت را دہد افزوں تری
نعمت کا شکر اس میں اضافہ کرتا ہے
از سلامت کسوتے بردوش کرد
سلامتی کا لباس اس نے کا ندھے پر رکھا
رو نکوئی کن تو با خلق جہاں
تو زندگی مخلوقِ عالم کے ساتھ بھلائی کرتے ہوئے گزار
در میان خلق گرد و محترم
مخلوق کے درمیان قابل احترام ہوتا ہے

حاصل آید چار چیز از چار چیز
چار چیزیں چار چیزوں کے ذریعہ حاصل ہو کر تی ہیں
خاموشی را ہر کہ سازد پیشہ
جس نے خاموشی کو اپنی عادت بنا لیا
گر سلامت بایدت خاموش باش
اگر سلامتی مطلوب ہے خاموش رہا کر
از سخاوت مرد یا بد سوری
سخاوت سے ہی آدمی کو سرداری نصیب ہوتی ہے
ہر کہ او شد ساکت و خاموش کرد
جس نے سکوت و خاموشی کو اپنا لیا
گر ہی میخواستی کہ باشی در اماں
اگر تو بھی امان و اطمینان کا طلب گار ہے
ہر کہ اعادت شود جو دو کرم
جو سخاوت و کرم کا عادی ہو جاتا ہے

۱۔ دینی و دنیوی
۲۔ پریشانیوں سے
۳۔ چلا جائیگا
۴۔ اور عملِ غور و فکر
۵۔ کامنہ اتھ سے
۶۔ نکل جائے گا
۷۔ اور بدری
۸۔ تاب ہو
۹۔ اور شکر نعمت
۱۰۔ محفوظ و سلامت

ہر کہ کار نیک یا بد می کند
جو شخص بھلا یا بُرا کام کرتا ہے
اے برادر بندہ معبود باش
اے بھائی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہو جا
باش از بجل بخیلان پُر حذر
کنجوسوں کی کنجوسی سے پرہیز کر

آں ہمہ می وال کہ با خود می کند
وہ سب (گویا) اپنے ہی واسطے کرتا ہے
تا توانی با سخا و جود باش
جب تک ممکن ہو سخاوت سے کام لے
تا نہ سوزد مر ترانار سقہ
تا کہ تجھے دوزخ کی آگ نہ جلا بے

در بیان چیزے کہ خواری آرد

ان چیزوں کا بیان جن سے ذلت نصیب ہوتی ہے

۱۱ صحیح معنی میں
۱۲ توجہ نہیں کرتا
۱۳ یعنی قیامت
۱۴ دوسرے چار سے
۱۵ ضرور واسطہ پڑے گا

چار چیزت بردہ از چار چیز
چار چیزیں چار چیزوں سے پھل دیتی ہیں
ہر کہ زو صا و ر شود ایں چار کار
جس سے یہ چار کام ظہور پذیر ہوں
چوں سوال آور دگر دو غار مرد
سوال کریگا تو (یقیناً) آدمی ذلیل ہو گا
ہر کہ در پائان کارے ننگرد
جس شخص کی انجام پر نظر نہیں ہوگی
ہر کہ نمک احتیاط کار با
جو اپنے کاموں میں محتاط نہ ہو گا
ہر کہ گشت از خوئے بد ناسازگار
جو شخص بری عادت کی بنا پر لوگوں سے میل نہ کھاتا ہو

نشود ایں نکتہ جز اہل تمیز
اس نکتہ کو اہل شعور کے علاوہ کوئی نہیں سُنتا
بہند او چار دگر بے اختیار
وہ مزید چار کاموں پر مجبور ہے
ماند تنہا ہر کہ استخفاف کرد
وہ اکیلا ہی رہے گا جو دوسروں کی توہین کرے گا
عاقبت روزے پشیمانی خورد
انجام کار ایک دن شرمندہ ہو گا
بر دلش آخند نشیند بار بار
آخر کار اس کے دل پر (بہت کام کا) بوجھ ہو گا
دوستاں بیشک کنند ازوے فرار
بلاشبہ اس سے دوست راہ فرار اختیار کریں گے

در بیان آنچه آدمی را شکست آرد

ان چیزوں کا بیان جو آدمی کو شکست کا منہ دکھاتی ہیں

باتو گویم گوش دار اے حق پرست
اے حق پرست میں تجھ سے کہتا ہوں انہیں یاد رکھ
جرم بے حد و عیال پر قطار
بے انتہا خطائیں اور کشیر العیالی
ہر دمش از غصہ خوں آشام شد
وہ ہر وقت غصہ سے خون (کے گھونٹ) پیتا ہے
خیرہ گرد و ہر دو چشم روشنش
اس کی آنکھیں بے نور ہو جاتی ہیں
در زمانہ زاری کارش بود
زمانہ میں اس کا کام گریہ و زاری ہوتا ہے

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

آدمی را چار چیز آرد شکست
چار چیزوں کی بنا پر آدمی شکست یاب ہوتا ہے
دشمن بسیار و ام بے شمار
دشمنوں کی کثرت اور بے حد ترس
وائے مسکینے کہ غرق و ام شد
ہائے وہ غریب و مسکین جو قرض میں ڈوب جاتے
ہر کمر بسیار باشد و دشمنش
جن شخص کے دشمن بکثرت ہوں
ہر کمر اطفال بسیارش بود
کثیر العیال شخص

در بیان صفت زنان صبیان

عورتوں اور بچوں کی صفت کا بیان

گوش دارش باتو گویم سر بس
تجھ سے میں مکمل طور پر کہتا ہوں اے یاد رکھ
سادہ دل را بس خطا باشد خطا
یہ بے وقوف کی زری غلطی ہے
صحبت صبیان از نیہا بدتر است
بچوں کے (مسل) ساتھ رہنا اس سے بھی زیادہ بُرا ہے

چار چیز است از خطا ہا اے سپر
اے لڑکے چار چیزوں کا شمار خطا میں ہے
اول از زن داشتن چشم وفا
اول عورت سے وفا کی امید رکھنا
ایمنی را بلہ خطا تے دیگر است
بیوقوف پر اطمینان دوسری خطا ہے

کے کند دشمن بغیر از دشمنی
دشمن دشمنی کے بغیر کب رہ سکتا ہے

چارمی از مکر دشمن ایمنی
چوتھے دشمن کی مکاری سے مطمئن ہو جانا

در بیان عطائے حق

ادائیگی حق کا بیان

باتو گویم یاد گیرش اے سلیم
اے سلیم فطرت میں تجھ سے کتنا ہوں اے یاد رکھ
والدین از خویش راضی کردن ست
(اور) ماں باپ کو اپنے سے راضی کرنا ہے
چارمی نیکی بہ خلق نامراد
چوتھے نامراد مخلوق کے ساتھ خن سلوک ہے

چار چیز ست از عطا ہاتے کریم
چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی عطا میں ہے
فرض حق اول بجا آوردن ست
اول اللہ تعالیٰ کے حق کا بجالانا ہے
حکم دیگر چیست با شیطان جہاد
مزید حکم شیطان کے ساتھ جہاد و نبرد آزما ہونا ہے

۱۱۔ ہر وہی برتا
۱۲۔ نفس امارہ
۱۳۔ دینہ
۱۴۔ جس کی مراد
پوری نہ ہوتی
۱۵۔ جو

در بیان آنکہ عمر زیادہ کن

عمر میں اضافہ کرنے والی چیزوں کا بیان

ایں نصیحت بشنوائے جان عزیز
اے حیات کے پیارے یہ نصیحت سن
وانگے دیدن جمال ماہ و شش
(پھر) کسی ماہر و کمال جمال دیکھنا
می فراید عمر مردم را ازال
آدمی کی عمر ان سے بڑھتی ہے
در بقا افزونیش حاصل بود
اس سے عمر بڑھتی ہے

می فراید عمر مرد از چار چیز
آدمی کی عمر چار چیزوں سے بڑھتی ہے
اول آوردن بگوشش آواز خوش
اول کان میں اچھی آواز کا پہنچنا
سوم آمد ایمنی بر مال و جہاں
تیسرے مال و جان کا اطمینان
آنکہ کارش بر مراد دل بود
جو کام آرزو کے مطابق ہو

در بیان آنکہ عمر را بکاہد

عمر کو گھٹانے والی چیزوں کا بیان

یاد دارش چوں شنیدی اے عزیز
اے عزیز انہیں سن کر یاد رکھ
پس عزیز ہی وانگھے رنج دراز
(اور مسل، مسافرت اور طویل زحمت
عمر او بیشک بکاہد اے پسر
کی عمر اے لڑکے بلاشبہ گھٹتی ہے
عمر را اینہا ہمی وارد زیاں
اسکی عمر کو بھی اس خوف سے نقصان پہنچتا ہے
کار او لحظہ دیگر ساں بود
مہر لحظہ بدلتی رہتی ہے
کز ہمہ وارد خدایت در اماں
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان سب محفوظ رکھے گا

عمر مردم را بکاہد پنج چیز
آدمی کی عمر پانچ چیزوں سے گھٹتی ہے
شدیکے زال پنج در پیری نیاز
انہیں سے ایک بڑھاپے میں دنیاوی آرزو ہے
ہر کہ او بر مردہ انداز و نظر
ہر وقت مردوں کو دیکھنے والے
پنجم آمد ترس و بیم از دشمنان
پانچویں دشمن سے ڈرنے والا
ہر کہ اورا دشمنان ترساں بود
دشمن سے خوفزدہ شخص کی کیفیت
از خدا ترس و مترس از دشمنان
اللہ تعالیٰ سے ڈر اور دشمنوں سے خوفزدہ نہ ہو

در بیان باعث زوال سلطنت

سلطنت کے زوال کے سبب کا بیان

باتومی گویم دے دارش نگاہ
میں تجھ سے کہتا ہوں انہیں یاد رکھ
دیگر آں غفلت کہ باشد وزیر
دوسرے وزیر کی تغافل کیسی

چار چیز آند فساد پادشاہ
چار چیزیں بادشاہ کے لیے باعث خرابی ہیں
اول اندر مملکت جو رامیہ
اول سلطنت کے اندر سردار کا ظلم

رنج شہ باشد خیانت درد میر
بادشاہ کے لیے میرنشی کی خیانت باعث رنج ہوتی ہے
چوں کند در ملک شہ میرے ستم
جب بادشاہ کے ملک میں کوئی سردار ظلم کرتا ہے
چوں بود غافل وزیر بے خبر
وزیر بے خبر اور غفلت کی خس ہو
گر غفل در کاتب دیواں بود
اگر دفتر کا منشی در سست (واہمین) نہ ہو
گر اسیراں راشود قوت پدید
اگر قیدیوں کو قوت حاصل ہو جاتے
چوں صلاحیت در وجود شہ بود
بادشاہ اگر خود نیک (منصف) ہو
گر نباشد واقف و دانا وزیر
اگر وزیر عقل مند اور سیاست تدبیر سے آگاہ نہ ہو
گر نہ ارد شہ سیاست را بکار
اگر بادشاہ سیاست و تدبیر سے واسطہ نہ رکھے

لہ اور باعث
نقصان ۱۲
رہ عدم سلطنت
رہ اور سلطنت
کے لیے زوال ۱۲

بد بود گر قوتے یا بد اسیر
قیدی قوت پاکر بدی پر اتر آتا ہے
پادشہ رازیں سبب باشد الم
بادشاہ کو اس سے رنج ہوتا ہے
ملک شہ ازوے بود زیر وزیر
ملک بادشاہ کا ملک برباد و تہ و بالا ہو جاتے
عاقبت رنج دل سلطان بود
انجام کار بادشاہ کے دل کیلئے رنج کا باعث ہوگا
در ولایت فتنہا گرد و جہدید
تو سلطنت میں نئے فتنے کھڑے ہو جائیں
دست میراں از ستم کو تہ بود
تو سردار (بھی) ظلم سے دست کش ہو جائیں
پادشہ رازو بود رنج کشیر
بادشاہ کے لیے وہ بھید باعث تکلیف بن جاتے
ملک ویراں گرد و از ہر نابکار
تو نااہلوں سے ملک ویران برباد ہو جاتے

در بیان آنکہ آبرو و نریزد

آبرو باقی رکھنے والی چیزوں کا بیان

تاناہ ریزد آبرویت در منظر
تا کہ لوگوں کی نگاہ میں تیری عزت آبرو باقی ہے

دور باش از پنج خصلت اے لہر
اے لڑکے پانچ چیزوں سے دوری اختیار کر

اولاً کم گوئی با مردم دروغ
 اقل لوگوں سے جھوٹ نہ بول
 ہر کہ استیزہ کند با مہتران
 جو بڑوں کے ساتھ نبرد آزما ہو
 پیش مردم ہر کہ را نبود ادب
 جو لوگوں کے سامنے متدب ہو کر اور آداب کا لحاظ کرے نہ ہے
 از سبکساراں مباش لے نیک خوی
 اے اچھی عادت والے اچھے آدمیوں میں سے ہو
 اے پسر با مہتران کمتر ستیز
 اے لڑکے بڑوں کے ساتھ مت لڑ
 گر بے الم آبرومی بایدت
 اگر تو دنیا میں عزت و وقار کا طالب ہے
 ہر کہ آہنگ سبکساری کند
 جو شخص ادچھا پن اختیار کرے
 جز حدیث راست با مردم گوی
 لوگوں کے ساتھ صرف سچ بول
 از خلاف و از خیانت باش دور
 اختلاف اور خیانت سے دوری اختیار کر
 گر ہی خواہی کہ گویند تہ نکو
 اگر تو یہ چاہے کہ لوگ تجھے اچھا کہیں

زانکہ گردی از دروغت بی فروغ
 اس لیے کہ جھوٹ بولنے سے تیرے وقت ہو جائیگا
 آبرو تے خود بریزد بے گماں
 وہ بلاشبہ اپنی عزت و آبرو گناتا ہے
 گر بریزد آبرو نبود عجب
 کوئی تعجب نہیں اگر اس کی عزت باقی نہ رہے
 کمزبکساری بریزد آبرو تی !
 اس لیے کہ اوجھے پن سے وقت آبرو جاتی رہتی ہے
 وز حماقت آبرو تے خود مریز
 اور نادانی سے اپنی آبروریزی خود نہ کر
 و اما خلق نکومی بایدت
 تو ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر
 ز آبرو تے خویش بیزاری کند
 وہ اپنی آبرو کا خود مخالف ہے
 تا نگر و آبرویت آجوی
 تاکہ تیری عزت نہر کا پانی نہ بن جاتے
 تا بود پیوستہ در روتے نو نور
 تاکہ تیرا چہرہ نیکی کے باعث پُر نور و بارونق ہو جائے
 اے برادر بیچ کس را بد مگو
 تو اے بھائی کسی کو برا نہ کہہ

۱۰ لوگوں میں
 نہ رہے ۱۲
 نہ بے وقت
 نہ ہو ۱۳

تانباشی در جہاں اندو گیس
تا کہ تو دنیا میں مغموم نہ ہو

از حسد در روزگار کس مبیس
(اس لیے، زمانہ میں کسی کے ساتھ حسد مت کر

در بیان آنکہ آبرو و بیفزاند

عزت و آبرو کو بڑھانے والی چیزوں کا بیان

می فراید آبرو از پنج چیز
پانچ چیزوں سے عزت و آبرو بڑھتی ہے
در سخاوت کوشش گرداری غنا
اگر تو مالدار ہے تو سخاوت سے کام لے
بردباری و وفاداری گزین
بردباری اور وفاداری اختیار کر
ہر کہ او بر خلق بخشاید ہمی
جو مخلوق کے ساتھ سخاوت کرتا ہے
چوں بکار خویش حاضر بودہ
اپنے کام (سخاوت) کو انجام دینے والا
از سخاوت آبرو و افزوں شود
سخاوت سے آبرو و وقت میں اضافہ ہوتا ہے
ہر کہ ابر خلق بخشاش بود
جس شخص کی مخلوق پر بخششیں ہوں
باشش و اتم بردبار و با وفا
ہمیشہ بردبار اور با وفا رہ

باتو گویم بشنواے اہل تمیز
میں تجھ سے کہتا ہوں اسے باشعور سن
تا فراید آبرو ویت از سخا
تا کہ سخاوت کی وجہ سے تیری وقت و آبرو بڑھ جائے
زانکہ آبِ روتے افزاید از یں
اس لیے کہ ان سے (زندگی کے) چہرہ کی رونق بڑھتی ہے
بیشک آبِ روتے افزاید ہمی
بلاشبہ وہ چہرہ کی آب بڑھاتا ہے
آبرو و تے خویش را افزودہ
اپنی آبرو میں اضافہ کرتا ہے
وز بخیلی بے خرد ملعون شود
اور بیوقوف کجی کی وجہ سے ملعون ہوتا ہے
آبرو و تے او در افزایش بود
اس کی عزت و آبرو بڑھتی ہے
تا برو و تے خویش بینی صد ضیا
تا کہ تجھے اپنا چہرہ زیادہ سے زیادہ پُر نور نظر آتے

تا بماند رازت از دشمن نہاں
تا کہ تیرا راز دشمنوں سے پوشیدہ ہے
تا نگردی پیش مردم شرمسار
تا کہ تو لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہو
اے برادر پرودہ مردم ندر
اے بھائی لوگوں کی پرودہ داری مت کر
باہولتے دل ممکن زہار کار
خواہش سے کوئی سروکار نہ رکھ
تا زیانت باشد اے خواجہ دراز
تیری زبان اے خواجہ (صاحب) کتب تک راز رہے گی
قدر مردم را شناس اے محترم
اے قابل احترام لوگوں کی قدر شناسی کر
ہر کرا قدرے نباشد در جہاں
جس کی دنیا میں قدر و وقعت نہ ہو
از قناعت ہر کرا نبودنشاں
جسے کچھ بھی قناعت نصیب نہ ہو
بر عدوے خویش چوں یابی ظفر
جب اپنے دشمن پر فتح حاصل کرے
و اتمای باش از حق تر سگار
ہیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے

بہر خود باد و ستاں کمتر رساں
اپنے راز کا دوستوں پر بھی اظہار نہ کر
آنچہ خود نہنہادہ باشی بر مدار
اپنے رکھے ہوئے کے علاوہ کو نہ اٹھا
تا نہ زود بردہ ات شخصے دیگر
تا کہ کوئی شخص تیری پرودہ داری نہ کرے
تا نیار و پس پشیمانیت بار
تا کہ بعد میں قلبی شرمندگی کا پھل نہ ملے
دست کو تہ دار ہر جانب متناز
ہاتھ کھینچ لے اور ہر طرف مت گھما
تا شناسد دیگرے قدرے تو ہم
تا کہ دوسرے لوگ بھی تیری قدر پہچانیں
زندہ مشمارش کہ ہست از مردگان
اے زندہ نہ سمجھ کیونکہ وہ مردوں میں سے ہے
کے تو انگر ساز و ش مال جہاں
اے دنیوی مال کیسے مالدار بنا سکتا ہے
عفو پیش آروز جرمش در گذر
تو اسے معاف کر دے اور اس سے درگزر کر
نیز باش از رحمتش امیدوار
اور اس کی رحمت سے اُمید بھی رکھ

۱۰ دوسرے کے
رکھے ہوتے کو ۱۲
۱۰ اور راز ناس
نہ کرے ۱۲
۱۰ یا نسانی خواہش
۱۰ نام نہ ہو ۱۲

باتواضع باش و فوکن با ادب
تواضع اختیار کر اور ادب کو عادت بنا
برو باری جوئی و بے آزار باش
برو باری تلاش کر اور کسی کو مت ستا
صبر و علم و حلم تریاقِ دل اند
صبر و علم اور برو باری دل کے لیے تریاق ہیں
ہچو تریاق اند و انا یاں دھڑ
زمانہ کے عقل مند تریاق کی طرح ہیں
مردم از تریاق می یا بد نجات
لوگوں کے لیے تریاق باعثِ نجات ہے
فخر جملہ عملہا نان و اون ست
اعمال میں بہترین عمل فیاضی و مہمان نوازی ہے
گرچہ و انا باشی و اہل ہنر
اگرچہ تو عقل مند و باہنر ہو

لے باعث حیات
۱۲
دروازہ
سماعت معنیت

صحبت پر ہمیز گاراں می طلب
(اور) پر ہمیز گاروں کی ہم نشینی اپنا لے
تاکہ گرد و در ہنر نام تو فاش
تاکہ (ان) اوصافِ ہنر میں تیرا نام مشہور ہو جائے
حرص و بغض و کینہ زہر قاتل اند
لاطم، بغض اور کینہ زہر قاتل ہیں
قاتل انداے خواجہ ناداں چو زہر
اور بے وقوف زہر کی مانند قاتل ہیں
خورد کس از زہر کے یا بد حیات
زہر کھانے والا زندگی کب پاسکتا ہے
در بروئے دوستاں بکشاؤں ست
(اور) دوستوں پر دروازہ کھلا رکھنا ہے
خولیش را کمتر زہر ناداں شمر
خود کو سب سے کم ہی سمجھ

در بیان علامت ناداں

ناداں کی علامت کا بیان

صحبتِ صبیلاں و رغبتِ باز ناں
بچوں سے دوستی اور عورتوں سے رغبت

شد و خصلتِ مرد ناداں را ناں
دو خصلتیں ناداں شخص کی علامت ہیں

در بیان صفت زندگانی

زندگی کی صفت کا بیان

ناخوشی در زندگانی اے ولید
 اے لڑکے زندگی میں تکلیف
 آنکہ نہ ہو در امور را فعل نکو
 جس شخص کے افعال نیک و بھلے نہ ہوں
 ہر کہ گوید عیب تو اندر حضور
 جو تیرے سامنے تیرا عیب بیان کرے
 مگر ترا ہر کس کہ باشد رہنمائی
 جو شخص تیری راہنمائی کرے
 مگر دمنہ ان عالم را شناس
 دنیا کے عقل مند لوگوں کی پہچان
 حال خود را از دو کس پنہاں مدار
 دو آدمیوں سے اپنا حال مت چھپا
 تا توانی باز ناں صحبت مجوی
 جس قدر ہو سکے عورتوں کی ہم نشینی مت تلاش کر (پڑ)،
 آنچہ اندر شرع باشد ناپسند
 جو کام شرعاً ناپسندیدہ ہو
 ہر چہ را کہ دست حق بر تو حرام
 جو اللہ نے تجھ پر حرام کر دیا ہو
 چونکہ روزی بر تو بخشاید خدا ی
 تجھے رزق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے

مرد را از خود تے بد گرد و پدید
 آدمی کو بری خصلت کی وجہ سے ہوتی ہے
 مردہ میدانش کہ نہ ہو زندہ او
 اسے زندہ نہیں مردہ سمجھ
 می نماید را بہت از ظلمت بنور
 وہ تیری تیرگی سے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے
 شکر اومی باید آوردن بجای
 اس کا شکر بجا لانا چاہیے
 خلق نیکو شرم نیکو تر لباس
 اچھے اخلاق اور شرم و حیا کا لباس فائزہ ہیں
 از طبیب حاذق و از یارِ غار
 حاذق طبیب اور پُر غلوں دوست
 راز خود را نیز با ایشان مگوی
 اپنے راز کا ان پر اظہار نہ کر
 گرد او ہر گز مگرداے ہوش مند
 اے صاحب ہوش اس کام کے قریب بھی نہ ٹھک
 دور دار از خود کہ باشی نیک نام
 اس سے دوری اختیار کرتا کہ نیک نام ہے
 دل کشادہ دار و تنگی کم نمای
 (ایسے) دل کشادہ رکھ اور کنجوسی مت کر

۱۲ سخاوت کر

تازہ روی و خوش سخن باش اے انہی
اے بھائی ہنس مکھ ہو اور اچھی گفتگو کر
بر مخور اندوہ مرگ اے بواہوس
اے بواہوس موت کا غم نہ کر
دل ز غلّ و غش ہمیشہ پاک دار
دل کینہ اور کھوٹ سے ہمیشہ پاک رکھ
تیکھ کم کن خواجہ بر کر دار خویش
اپنے عمل پر بھروسہ مت کر
بہترین چیز سے بود خلق نکوست
حسن اخلاق بہترین چیز ہے
رُو فرو تر باش و اتم ای خلف
اے بعد میں آنیوالے ہمیشہ اپنے کو کمتر سمجھتے ہوتے زندگی گزار
آنکہ باشد در کفِ شہوت اسیر
جو شخص ناجائز خواہش کے ہاتھ میں قید ہو
گر تو بینی ناکے را دست گاہ
اگر تو نااہلوں کو قوی (باعتبار مال وغیرہ) دیکھے
بر درِ ناکس قدم ہرگز مبر
نااہل کے دروازہ پر ہرگز قدم نہ رکھ
تا توانی کارِ آبلہ را ماز
بجہ امکان کسی نادان سے کام نہ لے

لہ اور اخلاق
والے کو ۱۲
لہ غلامِ خواہش
ہر ۱۲

تا بود نام تو در عالم سخی
تا کہ تیر نام دنیا میں سخی (مشہور) ہو جائے
چونکہ وقت آید نہ گرد و پیش و پس
کیونکہ موت بلا تقدیم و تاخیر اپنے وقت پر ہی آتی ہے
تا توانی کینہ در سینہ مدار
کینہ کو بعد امکان سینہ میں جگہ نہ دے
دل بنہ بر رحمتِ جبارِ خویش
رحمتِ خداوندی پر اعتماد کر
خلق خلق نیک را درند دوست
مخلوقِ حسنِ اخلاق کو پسند کرتی ہے
کیں بود آتش اہل سلف
ایسے کہی چیز پہلوگوں کیلئے باعثِ زینت تھی
گرچہ آزاد ست اُورابندہ گیر
اگرچہ وہ آزاد ہو اسے (باعتبار ذہنیت) غلام ہی سمجھ
حاجتِ خود را از و ہرگز مخواہ
تو اپنی ضرورت کا اس سے اظہار نہ کر
ور بہ بینی ہم مپرس از وے خبر
اور اگر چلا بھی گیا ہو تو اس سے (زیادہ) گفتگو نہ کر
کار فرمایش و لے کمتر نواز
اور محبوب ہو تو اس پر زیادہ عنایات نہ کر

در بیان احترار از دشمنان

دشمنوں سے بچنے کا بیان

از دو کس پر ہیز کن اے ہوشیار
اے صاحب ہوش دو آدمیوں سے پرہیز کر
اول از دشمن کہ او استیزہ دوست
اول جنگ کے چہرہ والے دشمن سے احترار
خویش را از نزد دشمن دور دار
خود کو دشمن کے قریب سے دور رکھ
اے سپر کم گوئی بامردم درشت
اے لڑکے سخت مزاج لوگوں سے گفتگو کم کر
بہترین خصلت اگر دانی کراست
اگر تو بہترین خصلت سے واقف ہونا چاہے
چوں حدیث خوب گوئی با فقیہ
فیوض و رمند کے ساتھ خوش اخلاقی سے گفتگو
خشم خوردن پیشہ ہر سردار دست
خشم کو پی جانا ہر سردار کا طریقہ ہے
ہر کہ بامردم نہ سازد در جہاں
جو شخص دنیا میں لوگوں کے ساتھ نباہ نہ سکے
آنکہ شوخ ست و ندارد شرم نیز
بے جیا اور بے شرم شخص

تا نہ بینی نکتے از روزگار
تا کہ تجھے زمانہ سے تکلیف (اور حقیر) نہ ہو
وانگہ از صحبت نادان دوست
اور بیوقوف دوست کی صحبت ہم نشینی سے گریز
یار نادان را از خود مجبور دار
نادان دوست کو خود سے دور رکھ
در بگوئی از تو گردانند پشت
اگر تو ان (زیادہ) گفتگو کریگا تو وہ تجھ سے پیچھے ہٹیں گے
آنکہ داد انصاف و انصافش نخوا
تو وہ یہ ہے کہ انصاف کر کے اپنی طرح سرائی کا آرزو مند نہ ہو
بہ بود زانش کہ پوشانی حریر
اسے ریشمی کپڑا پہنانے سے بہتر ہے
تلخ باشد و ز شکر شیریں ترست
عصہ پی جانا بظاہر تلخ مگر باعتبار انعام شکر سے بڑھ کر شیریں ہے
زندگانی تلخ دار دے گماں
بلاشبہ اس کی زندگی تلخ ہوگی (گذرے گی)
دانکہ او ناپاک را دست اے عزیز
اے عزیز خراب نسل سے ہوتا ہے

۱۰ سخت چہرہ ۱۰

۱۱ صبر تلخ است

۱۲ لیکن بر شیریں

دارد ۱۲

۱۳ بلکہ مخالفت

مولیٰ لیا ہے ۱۳

۱۴

باش و اتم ہم نشین زیر کماں
ہمیشہ عقل مندوں کی ہمنشینی اختیار کر

از ملامت تا بمافی در اماں
تا کہ تو ملامت سے محفوظ رہے

در بیان آنکہ خواری آورد ذیل کرنے والی چیزوں کا بیان

باتو گویم گر ہمی گوئی بگوئی
میں تجھ سے سنا تا ہوں اگر تو بھی چاہے تو ذکر کرنے
مرد ناخواندہ شود مہمان کس
کسی کا بن بلا یا مہمان بن جلتے
نزد مردم خوار و زار و راندہ شد
لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوتا ہے
کہ خدائے حق نہ مردم شود
کہ کسی کے گھر کا مالک سا بن جائے
کہ سر جہل اند و اتم در نبرد
جو جہالت کے باعث بر سر پیکار ہوں
گر رسد خواری برویش نیست دور
اگر بیٹھے گا تو رسوائی نصیب ہو گی
صد سخن گر باشد شش کیسر پویش
اگرچہ سینکڑوں کہنے کی باتیں ہوں تو بالکل پوشیدہ رکھ
زیر بر خواری نباشد در جہاں
دنیا میں اس سے ذیل ترین کوئی بات نہیں

بہشت خصلت آورد خواری بروی
آٹھ خصلتیں ذیل کرنے والی ہیں
اول آں باشد کہ مانند مگس
اول وہ شخص کہ مکھی کی طرح
ہر کہ او مہمان کس ناخواندہ شد
بن بلا یا مہمان بننے والا
دیگر آں باشد کہ نادانے رود
دوسرے وہ نادان شخص
کار کردن بر حدیث آں دو مرد
دو ایسے آدمیوں کے درمیان کود پڑنا
ہر کہ بنشیند زبردست صدور
دوسروں کی مسند اور بیٹھنے کی جگہ بلا اجازت زبردستی بیٹھنا
نیست جمعے را چو بر قول تو گوش
جمع اگر تیری بات پر دھیان نہ دے
حاجت خود را مگو بادشمنان
اپنی ضرورت و دشمنوں کے سامنے پیش نہ کر

۱۰ اور نگاہ سے
گر جاتا ہے ۱۲
۱۱ اور ان پر حکم
چلانے لگے ۱۲
۱۳ توجہ سے نہ
۱۴ بنے
۱۵ زبان پر نہ
۱۶ زبان پر لانا
۱۷ باعث ذلت ہے ۱۸

۱۹

تا نیاید مر ترا خواری بروی
تا کہ تجھے ذلیل نہ ہونا پڑے
تا نگہ دی خواری و زار و مبتلا
تا کہ ذلت و رسوائی و مصیبت کا سامنا نہ ہو

از فرومایہ سرا و خود مجوی
کینے اپنی ضرورت پوری کر نیے باے میں نہ سوچ
باذن و کوکدک ممکن بازی ہلا
خبردار عورت اور بچہ کے ساتھ کوئی کھیل نہ کھیل

در بیان زندگانی خوش

اچھی زندگی کا بیان

۱۔ یعنی کوئی
شخص عیب
خال نہیں
۲۔ بھلائی اور
برائی اور نفع و
نقصان پہنانا

اولاً یار و طعام خوشگوار
اول دوست اور اچھا کھانا
باز مخدومے کہ باشد مہرباں
پھر قابل خدمت مہربان شخص
بہ ز دنیا زانکہ دروے نفع تست
اس دنیا سے بہتر ہے جس تیرا (بظاہر) نفع ہے
عقل کامل داں تو زو دل شاد باش
وہ عقل کامل ہے کہ دل اس سے خوش ہوتا ہے
باز گشت جملہ چوں آخر بدوست
سب کو بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے
زانکہ نبود ہیچ لمحے بے غدد و
اس لیے کہ (کسی بھی تم کا) گوشت بغیر غدد کے نہیں ہوتا
نیست در دوست خلاقی خیر و شر
(ایسے کہ) خیر و شر مخلوق کے ہاتھ میں نہیں

در جہاں شمش چیز می آید بکار
دنیا میں چھ چیزیں کام آتی ہیں
خوش بود یار موافق در جہاں
دنیا میں مزاج کے مطابق دوست
ہر سخن کا راست گوئی و درست
سر سچی اور صحیح بات
انچہ از زانست عالم در بہا ش
سارا عالم بھی جس کی قیمت نہیں
دشمن حق را نباید داشت دوست
اللہ تعالیٰ کے دشمن کیساتھ دوستی نہ کرنی چاہیے
عیب کس با ادنی باید نمود !
کسی کی عیب جوتی نہیں کرنی چاہیے
از خدا خواہ آنچہ خواہی اے پسر
اے لڑکے جو مانگنا ہو اللہ تعالیٰ سے مانگ

بندگاں را نیست ناصر جز الہ
بندوں کا مددگار اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں
آنکہ از قہر خدا ترسد بے
جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہے
از بدی گفتن زباں را ہر کہ لبست
براکنے سے جس نے زبان بند رکھی

۱۰ اور اصرار
تقریر کرتے ہیں
۱۱ پر غلوں دوستی
۱۲ اور بادشاہوں
سے گریز کرتے
۱۳ ہیں
۱۴ کہ کد لڑے
۱۵ رحمت باری

یاری از حق خواہ و از غیرش نخواہ
مدد اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے طلب نہ کر
بیگماں ترسند از وے ہر کہے
بلاشبہ اس سے سب ڈرتے ہیں
کرد شیطان لعین را زیر دست
اس نے ملعون شیطان کو مغلوب کر لیا

در بیان آنکہ اعتماد را بشاید ان چیزوں کا بیان جن پر اعتماد نہ کرنا چاہیے

کس نیابد پنج چیز از پنج کس
پانچ چیزیں پانچ آدمیوں سے حاصل نہیں ہوتیں
نیست اول دوستی اندر ملوک
بادشاہوں سے دوستی نہیں پاتی جاتی
سفلتہ را بامروت ننگری
کمینہ آدمی بامروت نہیں ہوتا
ہر کہ بر مال کساں دارد حسد
جو شخص لوگوں کے مال پر حسد کرتا ہو
آنکہ کذاب ستومی گوید دروغ
جو شخص جھوٹا اور جھوٹ کا عادی ہو

یاد گیر از ناصح اے صاحب نفس
سے زندہ شخص نصیحت کر نیو لے (سکر) انہیں یاد رکھ
ایں سخن باور کن اہل سلوک
راہ طریقت پر چلنے والے اس بات پر یقین رکھتے ہیں
پنج بد خوتے نیابد مہتری
کسی بدخوا اور بری عادت والے کو مہتری نصیب نہیں ہوتی
بوتے رحمت برد ماغش کے رسد
رحمت کی خوشبو اسکے دماغ تک کیسے پہن سکتی ہے
نیست اُور اور وفاداری فروغ
اس سے وفاداری کی کچھ زیادہ اُمید نہیں

در بیان نصیحت و خیر اندیشی

نصیحت اور اچھی بات سوچنے کا بیان

در جہاں بخت و سعادت باشد ش
دنیا میں صاحب نصیب اور سعادت مند ہو گا
در ملامت بیچ نکشاید زباں
تو وہ زبان ملامت با سکل نہ کھولے
سربراہش آرتایابی ثواب
اسے ثواب کی خاطر صحیح راستہ پر گامزن کر دے
بار خود بر کس میفگن زنیہار
اپنا بوجہ کسی پر ہرگز نہ ڈال

ہر کہ راستہ کار عادت باشد ش
جو شخص تین کاموں کا عادی ہو
اولاً گر بنید او عیب کساں
پہلے یہ کہ اگر اسے کسی شخص میں عیب نظر آتے
ہر کہ راہی بر اہ ناصواب
جسے غلط راستہ پر دیکھے
زحمت خود را ز مردم دور دار
اپنی تکلیف کو لوگوں سے دور رکھ
اپنی تکلیف کو لوگوں سے دور رکھ

در بیان تسلیم تسلیم (ورضا) کا بیان

نہ تاکہ اس کے
لیے ذیفر آؤنت
بے ۱۲

رخ مگر داں اے برادر از سہ کار
اے بھائی تین کاموں سے منہ نہ موڑ
بعد از اں جستن بجان و دل رضا
پھر اس پر دل و جان سے راضی ہو جانا
ہر کہ ایں دار و بود اہل صفا
ان اوصاف والوں کا شمار پاکبازوں میں ہوتا ہے
جز بر اہ حق نہ بخشد بیچ چہیز
وہ کوئی چیز راہ خداوندی کے علاوہ میں نہیں دیتا
کہ بود آں خیر مقبول خدا
وہ عند اللہ کب مقبول ہو سکتا ہے

گر ہی خواہی کہ باشی رستگار
اگر تو نجات پانا چاہے
اولاً دیدن بود حکم قضا
اول فیصلہ ربانی کو دیکھنا
چہیست سویم دور بودن از جفا
تیسرے ظلم سے باز و دور رہنا
ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز
جو شخص صاحب عقل و دانش و شعور ہو
صدقہ کا لودہ گردد باریا
جس صدقہ میں زیاد دکھاوا ہو

قلب راناق نہیارد در نظر
نگاہ قلب کو پرکنے کی دولت میسر نہیں ہوتی
نفس را از آرزو ہا دور دار
تو نفس کو تمنّاوں سے دور رکھ

گر عمل خالص نباشد ہچمو زر
اگر عمل سونے کی طرح خالص و بے ریا نہ ہو
تا تو انگر باشی اندر روزگار
اگر تو زمانہ (دنیا) میں مالدار ہونا چاہے

در بیان کرامات حق عنایات ربانی کا بیان

یاد داری چوں زمن گیری سبق
مجھ سے پڑھ اور سمجھ کر انہیں یاد رکھ
وانگھے حفظ امانت فہم کن
پھر امانت کی حفاظت۔ اسے سمجھ لے
فضل حق داں در نظر داری نگاہ
اسے اللہ کا فضل سمجھ اور اسکا (پورا) دھیان رکھ
زانکہ ہست از دشمنان کردگار
ایسے کہ اسکا شمار اللہ تعالیٰ کے دشمنوں میں ہوتا ہے
باشد آنکس مومن و پرہیزگار
تو وہ شخص مومن اور پرہیزگار ہو گا
ہمد آں ابلہ باطل مباحث
اس زمرے بیوقوف کو اپنا ساتھی مت بنا
وانکہ غافل دار بگزار و صلوٰۃ
اور جو شخص لا پرواہی سے نماز چھوڑ دیتا ہو

چار چیز است از کرامتہا تے حق
چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں ہوتا ہے
اول صدق زبانت در سخن
اول زبان کی سچائی
پس سخاوت ہست از فضل الہ
پھر سخاوت یہ فضل ربانی میں سے ہے
تا توانی دور باش از سود و خوار
بعد امکان سود و خور سے دوری اختیار کر
ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار
جسے اللہ نے یہ چار چیزیں عطا کی ہوں
پیش مردم آنکہ رازت کرد فاش
جو لوگوں کے سامنے تیرا راز فاش کر دیتا ہو
ہر کہ باشد مانع عشر و زکوٰۃ
جو شخص عشر (دسواں حصہ) اور زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو

خط بڑے
کو پرکنے اور
اپنے اعمال کا
خود جائزہ لینے
کی دولت ۱۲
نہ کیونکہ آرزو
کے
سبب اللہ سے

تا نہ سوز و مر تر آسب نار
تا کہ تجھے آگ کا بھوت نہ جلاتے

پُر حذر باش از چنان کس زینہار
ان لوگوں سے ضرور احتیاط کر

در بیان فر و خوردن خشم

عفتہ پر تابو پانے کا بیان

باش و اتم پُر حذر از خشم و قہر
تو ہمیشہ غضب و عفتہ سے احتیاط کر
ہر کہ زو پنہاں شود باشد لیتیم
جو مہمان سے چھپ جاتے (میزبانی سے بچے) وہ کمینہ ہے
چوں رسد مہماں برویش در بند
مہمان آتے تو اس پر گھر کا دروازہ بند نہ کر
چوں رسد مہماں ازو پنہاں مشو
تیرے پاس مہمان آتے تو اس پوشیدہ نہ ہو (بلکہ استقبال کر،
کو ششے در نیک نامی می کند
وہ اپنی نیک نامی کی سعی کرتا ہے
پیش اومی باید آوردن طعام
اس کے سامنے کھانا پیش کرنا چاہیے
برو باید پیش درویش اے پسر
درویش کے سامنے رکھ دینا چاہیے
تا و ہندت در بہشت عدن جاتے
تا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت عدن میں جگہ عطا فرماتے

لذت عمرت اگر باید بدھر
زمانہ میں اگر زندگی کا لطف اٹھانا ہو
ہست میہماں از عطا ہاتے کریم
مہمان اللہ تعالیٰ کی عطاؤں میں سے ایک عطا ہے
معرفت داری گرہ بر زر بند
اللہ تعالیٰ کے ذاتِ متعالیٰ معرفت مال ہو تو بخل سے کام نہ لے
خیز و بر خوان کسے مہماں مشو
دوسرے کے دسترخوان پر مہمان مت بن اور اٹھ جا
ہر کہ مہماں را اگر امی می کند
جو شخص مہمان کی عزت کرتا ہے
ہر کہ مہمانت شود از خاص و عام
خاص و عام میں سے جو بھی تیرا مہمان ہو
ز انچہ داری اندک و بیش اے پسر
اے لڑکے تھوڑا یا بہت جو کچھ میسر ہو
نال بدہ بر جانتاں بہر خدا تے
بھوکوں کو اللہ کے واسطے کھانا دے

۱۔ بعد میں بصلاتی
کے ساتھ نام
یا جاتے ۱۲

باتن عور آل کہ بخشہ جامہ
جو شخص برہنہ جسم کو کپڑا عطا کرے
ہر کہ ثوبے باتن عورے دہد
جو شخص ننگے جسم کو کپڑا دے
گر بر آری حاجت محتاج را
جو شخص ضرورت مند کی ضرورت پوری کرتا ہے
ہر کہ را باشد بدولت بخت یار
جسے مالدار کیساتھ خوش نصیبی کی دولت حاصل ہو
اے سپر ہرگز مخور نان بخیل
اے لڑکے بخیل کا کھانا ہرگز مت کھا
نان ممسک جملہ رنجست و عننا
بخیل کا کھانا رنج و زحمت کا باعث ہے
تا سخا نندت بخوان کس مرو
جب تک تجھے بلایا نہ جلتے کسی کے دسترخوان پر مت جا
چشم نیکی از خیس دول مدار
کینہہ بخیل سے نیکی کی توقع مت رکھ
گر کنی خیرے تو آل از خود مبیس
اگر تجھ سے خیر و بھلائی ظاہر ہو تو اپنی طرف سے مت سمجھ

۱۱
کہ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے
سمجھ

حق دہد اور از رحمت نامہ
اللہ تعالیٰ اسے پروا نہ رحمت عطا کرتا ہے
ور دو عالم ایزدش نورے دہد
اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہان میں نور بخشا ہے
بر سر از اقبال یابی تاج را
تو اسے عزت کا تاج نصیب ہوتا ہے
خیر و رزق در نہان و آشکار
وہ علی الاعلان اور پوشیدہ طور پر بھلائی کرتا ہے
کم نشیں در عمر بر خوان بخیل
بخیل کے دسترخوان پر بیٹھنے سے احتراز کر
می شود نان سخی نور و صفا
(اور سخی کا کھانا نور و پاکیزگی بڑھاتا ہے)
در پتے مردار چوں کر گس مرو
مردار کے پیچھے گدے کی طرح نہ جا
سقف ویراں را تو براستوں مدار
تو ویران چھت پر ستون مت رکھ
ہر چہ بینی نیک بین و بد مبیس
جو کچھ کرنا ہو اچھا کر اور بُرائی کی بات مت سوچ

در بیان علامات احمق
احمق کی علامتوں کا بیان

سہ علامت وال کہ در احمق بود
 احمق کی تین علامتیں ہیں
 گفتن بسیار عادت باشدش
 زیادہ بولنا اس کی عادت ہوتی ہے
 اے پس چوں احمق و جاہل مباش
 اے لڑکے جاہل اور احمق کی طرح مت ہو
 ہر کہ او از یاد حق غافل بود
 جو شخص یاد خدا سے غفلت برتے
 بیخ از فرمان حق گردن متاب
 کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے گردن نہ موڑنا فرمانی نہ کرنا
 باطلے را اے پس گردن منہ
 اے لڑکے باطل کی فرمانبرداری نہ کر
 در قضاے آسمانی دم مزن
 آسمانی فیصلہ میں چون و چرا سے کام نہ لے
 دست خود را سوتے نامحرم میار
 اپنا ہاتھ نامحرم کی جانب مت بڑھاتا
 تا تو انی راز باہم دم مگوئے
 بھرا مکان اپنا راز ساتھی سے نہ بیان کر
 تا شوی آزاد و مقبول اے عزیز
 تاکہ تو آزاد اور بارگاہ ربانی میں مقبول ہو

اولاً غافل زیاد حق بود
 اول اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت ہے
 کاہلی اندر عبادت باشدش
 (اور) عبادت میں سست ہوتا ہے
 یکدم از یاد خدا غافل مباش
 کسی وقت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت نہ برت
 از حماقت در رہ باطل بود
 وہ نادانی کی بنا پر غلط راہ پر گامزن ہو گا
 تا نمانی روز محشر در عذاب
 تاکہ تو قیامت کے دن عذاب (عذاب دوزخ) میں مبتلا نہ ہو
 نقد مرداں را بہر کو دن منہ
 فرمانبرداری احمق (باطل) کی مت کر
 ہر کہے را بیش بین و کم مزن
 ہر ایک کو اپنے سے اچھا خیال کر اور کم رتبہ نہ سمجھ
 جانب مال یتیمیاں ہم میار
 یتیموں کے مال کی جانب بھی ہاتھ بڑھانے سے احتراز کر
 گر تو باشی نیز با خود ہم مگوئے
 اگر ہو سکے اپنے آپ سے مت کہہ
 بے طمع می باش گرداری تمیز
 اگر صاحب شور ہے تو کسی تم کا (کسی سے) لالچ نہ کر

لڑکے
 چھوٹا بھی
 منوع ہے ۱۲
 نہ بہت زیادہ
 چھپانے کی تاکید
 مقتضی ہے ۱۲

در بیان علامات فاسق

فاسق کی علامتوں کا بیان

<p>ہست فاسق راستہ خصلت در نہاد فاسق تین خصلتوں کا جوگر ہوتا ہے خصلتش آزر دن خلق خداست مخلوق خدا کو ستانا اور رنجیدہ کرنا اسکی عادت ہوتی ہے</p>	<p>باشد اول در دلش حب فساد اول یہ کہ اس کا دل فساد و خرابی کو پسند کرتا ہے دور دارد خویش را از راہ راست (اور) وہ اپنے کو سیدھے (سچے) راستے سے دور رکھتا ہے</p>
--	--

در بیان علامات شقی

بد بخت کی علامتوں کا بیان

<p>ہست ظاہر شہ علامت در شقی بد بخت میں تین علامتیں ظاہر ہیں بے طہارت باشد و بیگاہ خیز نا پاک رہتا ہے اور نا وقت بیدار ہوتا ہے اے پسر مگریز از اہل علوم اے لڑکے علم والوں سے فرار اختیار مت کر تا توانی ہیچ کس را بد مگوی بجدا مکان کسی کو بُرا مت کہہ باطہارت باش و پاکی پیشہ کن پاک رہ اور پاکیزگی کو اپنا لے</p>	<p>می خورد و اتم حرام از احمقی وہ اپنی نادانی سے ہمیشہ حرام کھاتا ہے ہم ز اہل علم باشد و گریز (اور) اہل علم سے بھی فرار اختیار کرتا ہے تا نہ سوزد مر ترا نارِ موم تاکہ تجھے گرم ہوا نہ جلاتے پیش مردم عیب کس ہرگز مجوی کسی کے سامنے کسی کے عیب تلاش نہ کر وز عذاب گور نیز اندیشہ کن اور عذاب قبر سے بھی ڈرتا رہ</p>
--	---

۱۲ اشارہ ہے
احقر کی طرف
لے غیبت سے

در بیان علامات بخیل

بخیل کی علامتوں کا بیان

باتو گویم یاد گیرش اے خلیل
میں تجھ سے کہتا ہوں اے دوست اے یاد رکھ
وز بلائے جورع ہم لرزاں بود
اور بھوک کی مصیبت سے کانپتا رہتا ہے
بگذر دز انخبا و گوید مرحبا
تو کتر جاتا ہے اور اپنے اس فعل پر خوش ہوتا ہے
کم رسد باکس ز خوانش ماتدہ
کسی کو اسکے دسترخوان سے کھانا نہیں ملتا

سہ علامت ظاہر آمد در بخیل
بخیل کی تین علامتیں ظاہر ہیں
اولاً از سآلماں ترساں بود
اول وہ مانگنے والوں سے خوفزدہ رہتا ہے
چوں رسد در رہ بخویش و آشنا
راستہ میں کوئی اپنا واقف کار ملتا ہے
نبیست از ماشر کہے را فائدہ
اس کے مال سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا

در بیان قساوت قلب

قلب کی سختی کا بیان

چوں بدیدم رُواز و بر تافتم
جب میں دیکھتا ہوں اس سے رُخ مڑ لیتا ہوں
ہم قناعت نبودش بابیش و کم
اسمیں قناعت بھی سرے سے نہیں ہوتی
در دل سختش نباشد کارگر
اس کے سخت دل پر اثر نہیں ہوتا
تا نباشی ہم نشیں با مُردگان
تاکہ تو مُردوں کا ہم نشین نہ ہو

سخت دل رائے علامت یافتم
سخت دل کی میں تین علامتیں پاتا ہوں
باضعیقاں باشدش جور و ستم
سخت دل اکز وروں پر ظلم و ستم ڈھاتا ہے
موعظت ہر چند گوئی بیشتر
اسے خواہ کتنی بھی نصیحت کی جائے
اہل دنیا را بمعنی مردہ داں
دنیا والوں (دنیا داروں) کو حقیقت میں مُردہ سمجھ

در بیان حاجت خواستن

اظہار ضرورت کا بیان

حاجتِ خود را مجھے از زشت روی
اپنی ضرورت کا بد مزاج سے اظہار نہ کر
مومنے را باتو چوں افتادہ کار
کسی مسلمان کو اگر تجھ سے کام پڑ جائے
حاجتِ خود را جز از سلطانِ مخواه
اپنی حاجت بادشاہ کے علاوہ کے سامنے پیش مت کر
از وفاتِ دشمنانِ شادی ممکن
دشمنوں کے مرنے پر خوشی کا اظہار نہ کر

لے کاس سے
کنا بے سود
۱۲ ہے

آنکہ دارد دروئے خوب ازو سے بجوی
خوش اخلاق کے سامنے اپنی ضرورت ظاہر کر
تا تو انی حاجتِ اورا برابر
بعد امکان اس کی ضرورت پوری کر
چوں نخواہی یافت از دربانِ مخواه
بادشاہ تک رسائی نہ ہو سکے تو دربان سے مت کہہ
از کسے پیش کس آزاری ممکن
کسی کو کسی کے سامنے تکلیف نہ پہنچا

در بیان قناعت

قناعت کا بیان

باقناعت ساز دایم اے سپر
اے لڑکے ہمیشہ قناعت اختیار کر
ہر سحر برخیز و استغفار کن
ہر صبح اُٹھ کر استغفار کر
ہمنشینِ خویش را غیبتِ ممکن
اپنے ہمنشین کی غیبت مت کر
چوں شود ہر روز در عالمِ جدید
زمانہ کا ہر دن اپنی جگہ پر نیا ہے
ہر کہ را تر سے نباشد از خدا
جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے

گر چہ ہیچ از فقر نبود تلخ تر
الگچہ کوئی چیز فقر و غمی سے زیادہ کڑوی نہیں
فرصتے اکنوں کہ داری کار کن
اب جو فرصت و موقعہ میسر ہے اس سے کام لے
غیر شیطان بر کسے لعنت ممکن
شیطان کے علاوہ کسی پر لعنت مت کر
از گناہاں توبہ می باید گزید
اصلتے ہر دن گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے
حق برتر ساندز ہر چیز می ورا
اللہ تعالیٰ سے ہر چیز سے ڈراتے گا

تا تو انی حاجت مسکین بر آر
 بعد امکان مسکین کی ضرورت پوری کر
 هست مالت جملہ در کف عاریت
 تیرا سارا مال تیرے ہاتھ میں عاریتاً ہے
 عاریت را بازمی باید سپرد
 مانگے ہوتے مال کو لوٹا دینا چاہیے
 حاصل از دنیا چہ باشد اے امیں
 اے امانتدار دنیا سے کیا حاصل ہو گا
 ہر چہ داوی در رہ حق آن تست
 جو تو نے راہ حق میں خرچ کر دیا وہی تیرا ہے
 ہر کہ با اندک ز حق راضی شود
 جو کھوٹے پر اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جاتے
 هست دنیا بر مثال قنطرہ
 دنیا کی مثال پُل کی سی ہے
 ہر کہ سازد بر سر پل خانہ
 جس نے پُل کے سرے پر گھر بنا لیا
 از خدا نبود رواجستن غنا
 اللہ تعالیٰ سے مال داری کی طلب درست نہیں
 فقر و درویشی شفاستے مومن مست
 مومن کی شفا فقر و درویشی میں ہے

مال و اولاد بت بمعنی دشمن اند
تیرا مال اور تیری اولاد درحقیقت دشمن ہیں
اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ رَايَا دَگِیر
انما اموالکم کو یاد رکھ
مردِ رہ را بود دنیا سود نیست
ساکل کیلئے دنیا کے مال دولت اکا ہونا بے سود ہے
ہر کہ از صد قش دل صافی بود
جس کا دل سچائی کے باعث صاف ہو
ہر کہ در بند زیادت می شود
جو شخص زیادہ کی فکر میں رہتا ہے
بندگان حق چوں جاں را باختند
اللہ والے جان کی بازی لگا دیتے ہیں
تا بازی در رہ حق ہرچہ بہست
جب تک اللہ کے راستہ میں جو کچھ ہے نہ لٹا دے

لہ قرآن شریف
میں آتا ہے
”انما اموالکم
داو لادکم فتنہ“
بیشک تہارا
مال اور تنہاری
اولاد آزمائش ہیں
مست ریاضت
کرتے ہیں ۱۲
تہ بند بہت ہوتے
ہیں اور پیچھے
پٹنے کا نام نہیں
لیتے ۱۲
تہ سخاوت کا
مظاہرہ کر ۱۲
تہ قیامت کے
روز آرام ۱۲

گرچہ نزدیک تو چشم روشن اند
اگرچہ تیرے نزدیک روشن آنکھ (کی طرح) ہیں
مال و ملک اس جہاں برباد گیر
اس دنیا کے ملک مال کو ضائع شدہ سمجھ
ہرگز نش اندیشہ نابود نیست
اسے نہ ہونے کا کوئی غم نہیں ہوتا
خزقہ بالقمتہ کافی بود
(اس کیلئے معمولی لباس اور تھوڑا سا کھانا کافی ہے
دور از اہل سعادت می شود
وہ نیک بختوں سے دور ہوتا ہے
اَسپ بہمت تا شریا تا ختنہ
بہت کے گھوڑے کو شریا (ستارہ) تک لیجاتے ہیں
انچہ می باید کجا آید بدست
جو کچھ حاصل کرنا چاہتا ہو وہ کہاں حاصل ہو سکتا ہے

در بیان نتائج سخا

سخاوت کے نتائج کا بیان

تا بیانی از پس شدت رخا
تا کہ شدت سختی کے بعد ترقی نصیب ہو
زانکہ نبود دوزخی مردِ سخا
اس لئے کہ سخا دوزخی نہیں ہوتا

در سخا کوش اے برادر در سخا
اے بھائی سخاوت میں کوشش کر
باش پیوستہ جو انمرد اے اخا
اے بھائی سخاوت سے وابستہ رہ

در رُخ مردِ سخی نور و صفاست
سخی کا چہرہ منور و روشن و پاکیزہ ہوتا ہے
حق تعالیٰ بردِ جنتِ نوست
اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازہ پر لکھ دیا
اسخیا را با جہنم کار نیست
سجود کو دوزخ سے کوئی واسطہ نہیں
چوں نگردد خلق با خوتے تو راست
اگر لوگ تیری عادتِ اخلاق کے سانچے میں نہ ڈھلیں
اے برادرِ تکیہ بردِ دولت ممکن
اے بھائی دولت پر بھروسہ نہ کر
سود نکند گر گریزی از قضا
فیصلہ ربانی سے فرار بے سود ہے
زال چہ حاصل نیست دلِ نرسندار
حاصل نہ ہونیوالی چیز پر دل نہ ہو دل خود را ضعی رکھ
ہر کہ او با دوستان یک دل بود
جو شخص دوستوں کے ساتھ متفق ہوئے

زانکہ در جنت قرین مصطفاست
ایسے کہ وہ جنت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہوگا
اینکہ جاتے اسخیا باشد بہشت
یہ کہ سخاوت کرنے والوں کی جگہ جنت ہے
جاتے ممسک بجز درونِ ناریست
بخیل کی جگہ دوزخ کے علاوہ نہیں ہے
گر بخوتے مرد ماں سازی رواست
تو تو ہی ان کے اخلاق کے سانچے میں ڈھل جا
یا دوار از نا صبح خود ایں سخن
اپنے نصیحت کرنے والے کی یہ بات یاد رکھ
ہر چہ می آید بدالِ میسہ رضا
منجانب اللہ جو کچھ ملے اسی پر اظہارِ رضامندی کر
گوشِ دل را جانبِ ایں پسندار
اس نصیحت کی طرف کان لگائے (توجہ کر)
جملہ مقصودِ دلش حاصل بود
اس کی ساری مرادیں پوری ہوتی ہیں

لے اور ان کی
خوشی میں خوش
نہ دینی دولت
دعوت کے

در بیان جہان فانی

فنا ہونے والی دنیا کا بیان

آں کہ اور باک نبود از خطر
کہ جسے اس کے ساتھ چھوڑنے کا اندیشہ نہ ہو

در جہاں دانی کہ باشد معتبر
اس فنا ہونے والی دنیا میں وہ کون با عزت ہے

کم کند با کس وفا این روزگار
اس زمانہ (دنیا) نے کس کے ساتھ وفا کی ہے
آنکہ باتو روزِ غم بود دست یار
جو تیرا رنج و غم کے وقت مددگار سمجھتی ہو
روزِ نعمت گر تو پردازی بہ کس
نہت خوشی میسر ہونیکے وقت جس کا تو خیال رکھیگا
چوں بیانی دوتے از مستعان
کسی کی دولت (عیش) سے مدد حاصل کرنا (لطف اٹھانا) چاہیے
مر ترا ہر کس کہ یارِ غم بود
تیرے رنج و غم کے وقت کا ساتھی

جو ر دار و نیشتش با مہر کار
دنیا نے تم کئے ہیں (اور) مہربانی سے کوئی مطلب نہیں رکھا
روزِ شادی ہم پیرش ز مینار
خوشی کے موقع پر بھی اسے یاد رکھ
روزِ محنت باشدت فریاد رس
وہ تیری پریشانی کے دن کام آتے گا
اندر آں دولت پیرس از دوستاں
تو اپنے عیش و آرام و دولت کی وقت دوستوں کو یاد رکھ
چوں رسد شادی ہماں ہمدم بود
تیری خوشی کے موقع پر (بھی) تیرا رفیق ہوگا

در بیان معرفت اللہ

معرفت الہی کا بیان

معرفت حاصل کن اے جانِ پدر
اے جانِ پدر معرفت حاصل کر
ہر کہ عارف شد خدا سے خویش را
جسے اللہ تعالیٰ کی ذاتِ صفات کی (کمال) پہچان ہو جاتی ہے
ہر کہ اوعارف نباشد زندہ نیست
جو اللہ تعالیٰ کی ذاتِ صفات (دلوں پر) آگاہ نہ ہو وہ (دراصل) زندہ
ہر کہ اُورا معرفت حاصل نشد
جسے معرفت حق حاصل نہیں ہوتی

تا بیانی از خدا سے خود خبر
تا کہ ذاتِ باری اور اسکی صفات پوری طرح واقف ہو جائے
وہ فنا بیند بقائے خویش را
وہ ذاتِ حق میں گم ہو جانے کو اپنی بقا تصور کرتا ہے
قرب حق را لائق وار زندہ نیست
اور وہ ذاتِ باری کے تقرب کے لائق نہیں ہے
ہیچ بامقصود خود واصل نشد
وہ بالکل اپنے مقصد تک نہیں پہنچا

حق تعالیٰ را بدانی با عطا
 اسے فضل رب سے معرفت حق (یعنی حاصل ہو جائیگی
 ہر کہ عارف نیست گرد و ناپاس
 غیر عارف ناشکر ہوتا ہے
 کار عارف جملہ باشد با صفا
 عارف کے سارے کام پاکیزہ ہوتے ہیں
 غیر حق را در دل او نیست جلتے
 اللہ تعالیٰ کے علاوہ کے دل میں جگہ نہیں ہوتی
 بلکہ بر خود نیستش ہرگز نظر
 عارف کی اپنے وجود پر بھی نگاہ نہیں ہوتی
 ہر کہ فانی نیست عارف کے بود
 جو اپنی ذات کو فنا نہیں کر سکا وہ عارف بھی نہیں ہوتا
 زانچہ باشد غیر مولیٰ فارغ ست
 ذات حق کے علاوہ اسے کسی چیز کا تصور نہیں ہوتا
 زانکہ در حق فانی مطلق بود
 ایسے کہ وہ ذات حق میں بالکل فنا (و گم) ہو جاتا ہے

لے کر اسے
 کوئی اہمیت
 ہے

نفس خود را چوں تو بشناسی ولا
 اسے دل جو شخص اپنی حقیقت سے آگاہ ہو گیا
 عارف آں باشد کہ باشد حق شناس
 عارف اسے کہتے ہیں جو حق شناس ہو
 ہست عارف را بدل مہر و وفا
 عارف کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے بے ریز ہوتا ہے
 ہر کہ اورا معرفت بخشد خدائے
 جسے اللہ تعالیٰ دولت معرفت عطا کرے
 نزد عارف نیست دنیا را خطر
 عارف کے نزدیک دنیا پر خطر نہیں
 معرفت فانی شدن دروے بود
 معرفت اپنی ذات کو ذات حق میں گم کر دینے کا نام ہے
 عارف از دنیا و عقبی فارغ ست
 عارف کا دل دنیا کی لذت اور آخرت کی جزا سے خالی ہوتا ہے
 ہمت عارف لقائے حق بود
 عارف کا ارادہ (صرف) ملاقات رب تک (محمّد) ہوتا ہے

در بیان مذمت دنیا

دنیا کی بُرائی کا بیان

آنکہ بیند آدمی چیزے بخواب
 دنیا ایسی ہے جیسے آدمی کوئی چیز خواب میں دیکھے

باچہ ماند ایں جہاں گویم جواب
 دنیا کس چیز سے مشابہت رکھتی ہے اس کا جواب دیتا ہوں

چوں شوی بیدار از خواب اے عزیز
اے عزیز خواب سے بیدار ہو کر
ہمچنین چوں زندہ افتادہ مرد
اسی طرح جب زندگی ختم ہو گئی اور آدمی مر جاتا ہے
ہر کر ابو دست کر دارِ نیکو
جس کا عمل اچھا رہا
ایں جہاں را چوں زنہ داں خوب روی
اس دنیا کو خوبصورت عورت کی طرح سمجھ
مرد را می پرورد اندر کنار
آدمی کی اپنی آغوش میں پرورش کرتی ہے
چوں بیابد خفتہ شورانا گہاں
پھر اطلبگار کو سویا ہوا پا کر اچانک
بر تو باید اے عزیز پُرمہنر
اے باکمال عزیز تجھے چاہتے

حاصلہ نبود خوابت یہیچ چیز
خواب کی کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی
یہیچ چیز سے از جہاں با خود نبرد
تو کوئی چیز دنیا سے اپنے ساتھ نہیں لے جاتا
در رہ عقبی بود ہمراہ او
تو وہ عمل آخرت میں اس کے ساتھ ہوگا (کام آئیگا)
خوش را آرید اندر چشم شوی
خود کو شوہر (طلبگار) کیلئے سنوارتی ہے
مکر و شیوہ می نماید بے شمار
(اور) بے حد ناز و انداز دکھاتی ہے
بے گماں ساز و ہلاکش آں زماں
بیز کوئی خیال کتے ہوتے اسی وقت اسے ہلاک دیتی ہے
کز جنیں مکارہ باشی پُر حذر
کہ اس مکار دنیا سے احتیاط برتتے

در بیان ورع

پارساتی کا بیان

گر ہی خواہی کہ گردی معتبر
اگر تو باعزت ہونا چاہے
لیک می گرد و خرابی از طمع
لیکن طمع لالچ سے اس میں خرابی آتی ہے

در ورع ثابت قدم باش اے پسر
اے لڑکے پارساتی میں ثابت قدم رہ
خانہ دیں گرد و آباد از ورع
دین کا گھر پر سیزگاری سے آباد ہوتا ہے

ہر کہ از علم و ورع گیرد سبق
جو شخص علم اور پرہیزگاری سے سبق لے
ترسگاری از ورع پیدا شود
خدا ترسی پرہیزگاری سے پیدا ہوتی ہے
با ورع ہر کس کہ خود را کرد راست
جس نے پرہیزگاری سے خود کو درست کر لیا
آنکہ از حق دوستی دارد طمع
لائیچ کے باعث اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھنا

دور باید بودنش از غیر حق
اسے غیر اللہ سے دوری اختیار کرنی چاہیے
ہر کہ باشد بے ورع رسوا شود
پرہیزگاری اختیار نہ کرنے والا رسوا ہوتا ہے
جنبش و آرامش از بہر خداست
اس کا ہلنا اور اس کا آرام و سکون اللہ کیلئے ہو گا
در محبت کاذبش دال بے ورع
جھوٹی اور پرہیزگاری سے خالی محبت ہے

۱۔ جنت و دوزخ
۲۔ وغیرہ کے
۳۔ بکدایان و
۴۔ اخلاص درجہ
۵۔ کمال کو پہنچ
۶۔ جلتے ۱۲
۷۔ بندہ خدا ۱۳

در بیان تقویٰ پرہیزگاری کا بیان

پہیست تقویٰ ترکِ شہات و حرام
پرہیزگاری مشتبہ اور حرام چیزوں کے ترک کا نام ہے
ہر چہ افز و نست اگر باشد حلال
مزدت اور امتیاج سے زیادہ چاہے حلال ہی کیوں نہ ہو
چوں ورع شد یار با علم و عمل
علم و عمل کے ساتھ پرہیزگاری کی دولت مل جائے
ناگہاں اے بندہ گر کر دی گناہ
اے بندہ اگر اچانک تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جلتے
چوں گناہ نفت آمد در وجود
سرزد شدہ فوری گناہ کی

از لباس و از شراب و از طعام
چلے وہ پہننے کی چیزیں ہوں اور (خواہ) کھانے پینے کی
نزد و اصحاب ورع باشد و بال
اہل تقویٰ کے نزدیک و بال ہے
حسنِ اخلاص ترا ناید حسل
تو تیرے حسنِ اخلاص میں حسل نہ آئے
توبہ کن در حال و عذر آں بجواہ
تو فوراً توبہ کر کے عذر خواہ ہو جا
توبہ نسبیہ ندارد هیچ سود
ادھار (تاخیر سے) توبہ بے سود ہے

برآمدگی زندگی کا بیوفاست
زندگی کی امید پر کستی مگر زندگی بیوفا ہے

درانابت کاہلی کردن خطاست
رجوع الی اللہ میں سستی کرنا غلطی ہے

در بیان فوائد خدمت

خدمت کے فائدوں کا بیان

تا شود اسپ مرادت زیر زیں
تا کہ تیری مراد کا گھوڑا زین کے نیچے رہے
خدمت او گنبد گرداں کند
تو دنیا اس کی خدمت کرتی ہے
باشد از آفات دنیا و راساں
وہ دنیا کی پریشانیوں سے محفوظ رہے گا
ایزدش یا دولت و حرمت کند
اللہ تعالیٰ اسے عزت و دولت عطا کرتا ہے
روز محشر بے حساب و بے عقاب
قیامت کے دن یہ حساب اور عقاب (عذاب) بہری ہونگے
جائے ایشاں و جہاں باشد رفیع
دنیا میں ان کا مقام بلند ہو گا
بہتر از صد عابد ممسک بود
سیکڑوں بخیل عبادت گزاروں سے بہتر ہے
اجر و مزد و صائم و قائم
اجر و مزدوری روز و رات کو جاگ کر عبادت گزاروں کی

تا توانی اے پسر خدمت گزین
اے لڑکے جب تک ہو سکے خدمت کر
بندۂ چوں خدمت مرداں کند
بندہ جب نیک لوگوں کی خدمت کرتا ہے
بہر خدمت ہر کہ بر بند و میاں
جو شخص خدمت پر کمر بستہ ہو جاتے
ہر کہ پیش صالحاں خدمت کند
جو شخص اللہ کے نیک بندوں کی خدمت بجالاتا ہے
خادماں را ہست در جنت مآب
خدمت گزاروں کا ٹھکانہ جنت ہے
خادماں باشند اخواں را شفیع
خدمت گزار قیامت میں بھائیوں کی شفاعت کریں گے
گرچہ خادم عاصی و مفلس بود
اگرچہ خدمت گزار گناہگار اور مفلس ہو
می دہد ہر خادم را مستعان
اللہ تعالیٰ ہر خدمت گزار کو عطا کرتا ہے

۱۰ اس پر اعتماد
نہیں کیا جا
سکتا ۱۲
۱۱ یعنی بے قابو
نہ ہو ۱۲

بہر خدمت ہر کہ بر بند دگر
جو شخص خدمت گزاری پر کمر بستہ ہو جائے
ہر کہ خادم شد جنانش میدہند
خدمت گزار کو جنت ملتی ہے

از درخت معرفت باید شمر
وہ معرفت کے درخت سے پھل پاتا ہے
ہم ثواب غازیانش میدہند
(اور) غازیوں کا ثواب بھی ملتا ہے

در بیان صدقہ

صدقہ کا بیان

تا اماں باشی ز قہر کردگار
تاکہ تو اللہ تعالیٰ کے عفتہ سے محفوظ رہے
صدقہ وہ ہر بامداد و ہر پرگاہ
صبح و شام صدقہ دے
ہر کہ اُور اخیر عادت می شود
جسے نیکی اور بھلائی کی عادت ہو جاتی ہے
آنکہ نیکی می کند در حق ناس
جو شخص لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے
آنکہ ازوے ہست مروت م راضی
جس سے لوگوں کو نقصان پہنچے
دیں ندارد ہر کہ نبود تر سگار
جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا وہ دیندار بھی نہیں
باورع باش اے پسر گرموسنی
اے لڑکے اگر مومن اکمال ہے تو پرہیزگاری اختیار کر

صدقہ میدہ در نہان و آشکار
علی الاعلان اور پوشیدہ طور پر صدقہ دے
تا بلا ہا از تو گر داند الہ
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ سے مصیبت کو دور رکھے
بے گماں عمرش زیادت می شود
اس کی عمر بلاشبہ بڑھتی ہے
بہترین مرد ماں اور اشناس
اسے لوگوں میں بہترین سمجھنا چاہیے
در میان خلق زو نبود بتر
مخلوق میں اس سے بدتر اور بُرا کوئی نہیں
نیست عقل آنرا کہ باشد نابکار
جو نالائق ہو وہ عقل مند (بھی) نہیں ہوتا
کافری از قہر حق گراینی
اگر اللہ کے عفتہ کا خوف نہیں تو کافر ہے

۱۔ حدیث شریف
میں ہے کہ صدقہ
اللہ تعالیٰ کے
عفتہ کی آگ
کو بجھاتا ہے ۱۱

ہر کرانہو د حیا احسانش نیست
 بے حیا شخص کامل مومن نہیں ہے
 حق نابیند ہر کرانہ تحقیق نیست
 جو تحقیق و جستجو سے کام نہیں لیتا اسے حق دکھائی نہیں دیتا

ہر کرانہو د رع ایمانش نیست
 جو شخص پرہیزگار نہ ہو وہ مومن (کامل) نہیں
 تو یہ نبود ہر کرانہ توفیق نیست
 جسے اللہ تعالیٰ توفیق نہ دے وہ تائب بھی نہیں ہوتا

در بیان تعظیم مہمان

مہمان کی تعظیم کا بیان

ہست مہماں از عطائے کردگار
 مہمان (دراصل) عطائے خداوندی ہے
 پس گناہ میزبان را می برد
 اور میزبان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں
 باز دار و میہماں از مکش
 مہمان کو اس کے گھر سے دور رکھتا ہے
 تابیا بی عزت از رحماں تو نیز
 تاکہ تو اللہ کے نزدیک با عزت ہو جاتے
 حق کشاید باب جنت را برو
 اللہ تعالیٰ اسکے لیے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے
 ازوے آرزوہ خدا و ہم رسول
 اللہ و رسول اس سے رنجیدہ (و ناراض) ہو جاتے ہیں
 خویش را شایستہ رحماں کند
 خود کو سلف خداوندی کا مستحق بناتا ہے

اے برادر میہماں را نیک دار
 اے بھائی مہمان کیساتھ اچھی طرح پیش آؤ
 میہماں روزی بخود می آورد
 مہمان اپنی روزی اپنے ساتھ لاتا ہے
 ہر کرانہ جبار وار و دشمنش
 جس شخص سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے
 اے برادر دار مہماں را عزیز
 اے بھائی مہمان کی عزت کر
 مومن کو داشت مہماں را نیکو
 جو مومن مہمان کے ساتھ بھلا برتاؤ کرے
 ہر کرانہ طبع از مہماں مسلول
 جس کے برتاؤ سے مہمان رنجیدہ ہو
 بندہ کو خدمت مہماں کند
 جو شخص مہمان کی خدمت کرتا ہے

۱۲
 کہ اسکی مہمانی
 کے باعث ۱۲

ہر کہ مہماں را بر وئے تازه دید
جس نے مہماں کا خندہ پیشانی و خوش روتی سے استقبال کیا
از تکلف دور باش اے میزبان
اے میزبان تکلف سے کام نہ لے
میزبان را اے پسرا عز از کن
اے لڑکے مہماں کا اعزاز و احترام کر
کار اہل بخل را تبلیس داں
کنجوسوں کے کام کو فریب سبھ
بیچ ممسک نگزد سوتے بہشت
کوئی بخیل جنت کی طرف سے نہیں گزے گا
آنکہ می خوانند مرأ ورا سقر
اس کے بٹھرنے کا مقام خاص طور پر دوزخ ہے
اے پسردر مردی مشہور باش
اے لڑکے سخاوت میں شہرت حاصل کر (واقعی سخی بن جا)
باسخا باش و تواضع پیشہ گیر
سخاوت اور تواضع کا طریقہ اختیار کر

از خدا الطاف بے اندازہ دید
اے اللہ کی بے حد مہربانیاں حاصل ہو گئیں
تا کہ انی نبوت از میہماں
تا کہ تجھے مہماں کے آنے سے گرائی نہ ہو
گر بود کافر بد و در باز کن
اگرچہ مہماں کا کافر ہوا اس کے لیے گھر کا دروازہ کھول دے
در جہنم ہمدم ابلیس داں
دوزخ میں شیطان کا ساتھی سبھ
بلکہ باؤ کے رسد بوتے بہشت
تو اس تک جنت کی خوشبو کیسے پہنچے گی
اہل کبر و بخل را باشد مقرر
یہی مغزوروں اور بخیلوں کا ٹھکانہ ہو گا
از بخیلی و ز تبکد دور باش
اور کنجوسی وغیرہ سے (پرہیز کر اور) دوری اختیار کر
تا شود روتے دولت بدر منیر
تا کہ تیرا دل روشن چاند (کی طرح) ہو جاتے

در بیان کار ہائے شیطانی

شیطانی کاموں کا بیان

داند اینہا ہر کہ رحمانی بود
اللہ والا انہیں جانتا ہے

چار خصلت فعل شیطانی بود
چار خصلتیں شیطانی فعل ہیں

باشد آں از فعل شیطان بیشکے
بے شک شیطان کاموں میں سے ہے
آنکہ ظاہر دشمن انساناں بود
شیطان انسان کا مکمل دشمن ہے
اے پسر ایمن مباش از مکر و
اے لڑکے شیطان کے مکر سے بے خوف نہ ہو

عطستہ مژوم چو بگذشت از یکے
ایک سے زیادہ مرتبہ چھینکنا
خون بینی نیز از شیطان بود
نخیر بھی شیطان (کے اثر) سے ہوتی ہے
خامیازہ فعل شیطان ست و
انگڑائی اور تے شیطان کے فعل (ادار) سے ہوتے ہیں

در بیان علامات منافق

منافق کی علامتوں کا بیان

در جہنم داں منافق را و ثاق
منافق کو یقیناً دوزخ میں سمجھو
زاں سبب مقهور قہر قاہر ست
اسی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے عفو کا شکار ہے
قول او نبود بغیر از کذب و لاف
اسکی گفتگو جھوٹ اور ڈینگوں سے خالی نہیں ہوتی
ہم امانت را خیانت می کند
امانت میں بھی خیانت کرتا ہے
زاں نہا شد در رخس نور و صفا
اس واسطے اس پر نور و پاکیزگی کی تابندگی نہیں ہوتی
نیست با و اشترش از روستے زمین
اللہ کرے زمین کے چہرہ پر اس کا شر باقی نہ رہے

دور باش اے خواجہ از اہل نفاق
اے خواجہ (صحابہ) اہل نفاق سے دوری اختیار کر
سہ علامت در منافق ظاہر ست
منافق کی تین کھلی ہوتی علامتیں ہیں
وعدہ ہاتے او ہمہ باشد خلاف
اس کے وعدے سب جھوٹے ہوتے ہیں
مومنوں را کم اعانت می کند
جو مومنوں کی اعانت نہیں کرتا
نیست در وعدہ منافق را وفا
منافق وعدہ پورا نہیں کرتا
تانه پنداری منافق را ایمن
منافق کو (کبھی) امانت دار نہ سمجھو

لایا دوزخ میں
منافق کے پاؤں
میں بٹری ہوگی ۱۲
یعنی وہ خود
قناہرتے بغیر
نہ رہے گا
بالس نہ بچے
بالسری ۱۲

تیغ را از بہر قتلش تیز کن
تو اس کے قتل کے لئے تیز کر
منزل او در تگ چہ می شود
اکی منزل کنوں کی گہرائی ہے ایسی غرارت میں ڈوب جاتا ہے

از منافق اے پس پرہیز کن
اے لڑکے منافق سے پرہیز کر
بامنافق ہر کہ ہمہ می شود
جو شخص منافق کا ساتھ دیتا ہے

در بیان علامات متقی

پرہیز گاری کی علامتوں کا بیان

کے بود نسبت تقی را با شقی
پرہیز گار کو بد بخت سے کیا نسبت ہو سکتی ہے
تا نیند از دسترا در کار بد
تاکہ تجھے بُرے کام میں مبتلا نہ کر دے
از طریق کذب باشد برکراں
وہ جھوٹ کے راستہ سے گذرہ کشی اختیار کرتا ہے
تا نیفتند اہل تقویٰ در حرام
تاکہ یہ پارسا حرام میں مبتلا نہ ہوں

سہ علامت باشد اندر متقی
پرہیز گاری کی تین علامتیں ہیں
پر حذر باش اے تقی از یارب
اے پارسا بُرے دوست سے پرہیز کر
کم رود ذکر در غش بر زباں
پرہیز گار کی زبان جھوٹ غلط بات آلودہ نہیں ہوتی
از حلال و پاک ہم گیرند کام
پرہیز گار پاک و حلال ہی سے مطلب رکھتے ہیں

در بیان علامات اہل جنت

اہل جنت کی علامتوں کا بیان

باشد آنکس بیشک از اہل بہشت
وہ بے شک اہل جنت میں سے ہے
می دہد آئینہ دل را جلا
دل کے آئینہ کو صاف کرتے اور جلا بخشنے ہیں

ہر کہ را باشد سہ خصلت در سرشت
تین خصلتیں جس کی سرشت بن چکی ہوں
شکر و در نعماء صبر اندر بلا
نعمتوں پر شکر اور مصیبت میں صبر

ہر کہ مستغفر بود اندر گناہ
جو کہ گناہ پر استغفار کرے
ہر کہ ترسد از آلہ خویشتن
جو اپنے خدا سے ڈرتا ہو
معصیت را ہر کہ پے در پے کند
جو لگاتار گناہ کا ارتکاب کرے
اے پسروا تم با استغفار باش
اے لڑکے ہمیشہ استغفار کرتا رہو
گر کئی خیرے بدست خویش کن
اگر خیر خیرات کر سکے تو خود کر
یک درم کا نرازد دست خود دہند
اپنے ہاتھ سے دیا ہوا ایک درہم
گر بہ بخشش خود یکے خدما تے تر
اگر اپنے ہاتھ سے ایک ترکھور عطا کر دے
ہر چہ بخشیدی مکن با اور جو رع
جو کچھ دیدے اے واپس نہ لے
ایں بدال ماند کہ شخصے قے کند
دے کر واپس لینا قے کر کے
با پسر گر چہ چیز کے بخشد پدر
باپ اگر لڑکے کو کوئی چیز دے

لے یعنی نیک ہوں
پر جوی کا انجام
ہا ہے ۱۲

حق زناہ دوزخش دار و نگاه
اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے
خواہد اؤ عذر گناہ خویشتن
وہ اپنے گناہ کا عذر خواہ ہوتا ہے
ایزدش از اہل جنت کے کند
اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں کب کرے گا
وز بدان و مفسداں بیزار باش
اور بدروں و فساد پسندوں سے دوری اختیار کر
خیر خود را وقف ہر درویش کن
اپنے خیر خیرات کو ہر درویش کے لیے وقف کرے
بہ بود ز آل کنز پس اوصد دہند
پہماندگان کے اسکی طرف سے تودہ ہم دینے سے بہتر ہے
بہتر از بعد تو صد مثقال زر
تیرے بعد سو مثقال سونا دینے سے بہتر ہے
گر ز پا افتادہ از دست جو رع
خواہ بھوک سے بیتاب ہی کیوں نہ ہو جلتے
باز میل خوردن آل می کند
اسے چلٹنے کی (اور قے ٹوٹانیکی) طرح ہے
می رسد گر باز گیرد ز آل پس
تو اسکے لیے لڑکے سے واپس لینے میں ترجیح نہیں

انچہ کس را دادہ دیگر مجوی
اور کسی کو عطا کر دہ چیز منت لٹا (کر لٹا کر دوسر کو دیدے)

اے پسر شادی ز مال و زر مجوی
اے لڑکے مال دولت سے (کسی کی خوشی کی جستجو نہ کر)

در بیان آنکہ در دنیا از آل خوش نیاید بود

اس کا بیان کر دنیا میں دنیا سے خوش نہ ہونا چاہیئے۔

سود اورا در عقب ماتم بود
اس کے فائدہ و نفع کا غم ماتم ہے
جاتے شادی نیست دنیا ہوش دار
اے صاحب ہوش! دنیا خوشی کی جگہ نہیں
ایں سخن دارم ز استادان سبق
میں نے استادوں سے یہ سبق سیکھا ہے
روئے دل را جانب دلجوئے کن
دل کا چہرہ اللہ کی طرف کر (یعنی ہمدن متوجہ ہو)
لیک از دنیا فرح جستن خطاست
لیکن دنیا سے فرحت کی طلب غلط ہے
غم شود یار فرح جویندگان
(دنوی) فرحت کے متلاشی لوگوں کو غم نصیب ہوتا ہے
ہر کسے دار و غم خویش اے پسر
اے لڑکے ہر ایک کو اپنا غم ہوتا ہے
از برائے آنکہ باشی حق پرست
یہ اسوجہ سے کہ تو حق پرست ہو (اور حق پرستی اختیار کرے)

شادی دنیا سراسر غم بود
دنیا کی خوشی سراسر غم ہوتی ہے
ہنہی لافرح ز دنیا گوش دار
دنیا سے مسرور نہ ہو اے یاد رکھ
شادمانی را نذر دوست حق
دنوی مال دولت پر خوشی اللہ کو پسند نہیں
اے پسر با محنت و غم خوش تے کن
اے لڑکے تکلیف و مشقت کی عادت ڈال
گر فرح داری ز فضل حق رواست
اگر اللہ تعالیٰ کے فضل پر مسرور ہو تو درست ہے
خون و اندوہست قوت بندگان
رنج و غم بندوں کی روزی ہے
از چہ موجودی بیندیش اے پسر
اے لڑکے یہ سوچ تیری تخلیق کس لیے ہوئی ہے
کرد ایند و مر ترا از نیست ہست
تیر وجود نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے وجود بخشا

لہذا اس
بات کا غم اور
فکری ہونا
چاہیئے ۱۲

تا تو باشی بندہ معبود باش
جنتا بھی ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا (سچا) بندہ بنارہ

با حیا و با سخا و وجود باش
حیا اور سخاوت کو شیوہ بنا لے

در بیان نصائح و نتائج دینی و دنیوی

نصیحتوں اور اس کے دینی و دنیوی نتائج کا بیان

خواب کم کن اول روز اے سپر
اے لڑکے دن کے آغاز میں (صبح) مت سویا کر
آخر روزت نکو بنو دمنام
دن کے آخری حصہ میں سونا اچھا نہیں
اہل حکمت رانمی آید صواب
عقل مند دل کے نزدیک ٹھیک نہیں
اے سپر ہرگز مرو تنہا سفر
اے لڑکے ہرگز تنہا سفر نہ کر
دست را بر رخ زدن شومست شوم
کسی کے چہرہ پر طمانچہ مارنے کا شمار نخوست میں ہے
شب در آئینہ نظر کر دن خطا
رات کو آئینہ دیکھنا غلطی ہے
خانہ گرتنہا و تار یکیت بود
گھر اگر تنہا اور تار یک ہو
دست را کم زن تو در زیر زنج
ہاتھ مٹھوڑی کے نیچے رکھ کر مت بیٹھا کر

نفس را بد خو میا موز اے سپر
اے لڑکے اپنے نفس کو بُری عادت مت ڈال
بیشتر از شام خواب آمد حرام
شام (رات) سے قبل سونا حرام ہے
در میان آفتاب و سایہ خواب
دھوپ اور سائے میں سونا
باشدت رفتن سفر تنہا خطر
سفر میں تنہا جانا خطرناک ہوتا ہے
استماع علم کن ز اہل علوم
اہل علم سے علمی باتیں سُن
روز اگر بینی تو روئے خود رواست
دن میں اگر اپنا چہرہ دیکھے تو درست ہے
مونے باید کہ نزدیکیت بود
کوئی غم خوار اور مولس نزدیک ہونا چاہیے
نزد اہل علم سرد آمد چو یخ
اہل علم کے نزدیک یہ موزوں نہیں

چار پایاں را چو بینی در قطار
 چار پایوں کو قطار میں دیکھے تو
 تا فراید قدر و جاہت را خدا
 تاکہ اللہ کے یہاں تیری قدر و رتبہ میں اضافہ ہو
 تا شود عمرت زیادہ در جہاں
 تاکہ دنیا میں تیری عمر بڑھے
 تا نہ کاہد روزیت در روزگار
 تاکہ دنیا میں تیرا رزق نہ گھٹے
 ہر کہ رُو در فسق و در عصیاں کند
 جو گناہ اور نافرمانی کی طرف متوجہ رہتا ہے
 کم شود روزی ز گفتار دروغ
 جھوٹ بولنے سے رزق میں کمی آتی ہے
 فاقہ آرد خواب بسیار اے پسر
 اے لڑکے زیادہ سونا فاقہ و تنگدستی کا سبب ہے
 ہر کہ در شب خوابِ عریاں کند
 جو شخص رات میں ننگا ہو کر سوتا ہے
 بولِ عریاں ہم فقیر سی آورد
 مکمل برہنہ ہو کر پیشاب کرنا منافی لاتا ہے
 در جنابت بد بود خوردن طعام
 ناپاکی کی حالت میں کھانا کھانا بُرا ہے

در میان شاں نیائی زینہار
 ان کے بیچ میں ہرگز نہ گھس
 روز و شب می باش داتم در دعا
 دن و رات ہمیشہ دعا میں مصروف رہ
 رونکوئی کن نکوئی در نہاں
 پوشیدہ طور پر بھلاتی کرتے ہوئے زندگی بسر کر
 معصیت کم کن بعالم زینہار
 دنیا میں ہرگز نافرمانی نہ کر
 ایزد اندر رزق اُو نقصاں کند
 اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں کمی کر دیتا ہے
 در سخن کذاب را نبود فروغ
 جھوٹے کی گفتگو میں رونق نہیں ہوتی
 خواب کم کن باش بیدار اے پسر
 اے لڑکے کم سویا کر اور زیادہ بیدار رہا کر
 در نصیپ خویش نقصاں می کند
 اپنے حصہ (حصہ خیر) میں کمی کرتا ہے
 اندوہ بسیار و پیری آورد
 (اور) بہت غم و بڑھاپے کا سبب ہوتا ہے
 ناپسندست این بنزد و خاص و عام
 عام و خاص دونوں کے نزدیک ناپسندیدہ ہے

لے کیونکہ یہ عمل
 اللہ کے نزدیک
 نہایت پسندیدہ
 ہے ۱۲

لے کیونکہ یہ عمل
 ضرورت ہو ۱۳

ریزہ نال را میفگن زیر پاتے
روٹی کا ٹکڑا پاؤں کے نیچے مت ڈال
شب مزین جا رو ب ہرگز خانہ در
رات کو گھر و دروازہ میں جھاڑو نہ
گر بخوانی باپ و مامت را بنام
اگر والدین کا نام لے کر بلا تے
گر ہر چوبے کنی و نداں حلال
اگر برقم کی لکڑی سے دانتوں میں غلال کرے
دست را ہرگز بنجاک و گل مشوتے
ہاتھ اپانی کے بجائے امٹی اور گارے سے مت دمو
اے پس بر آستان در مشیں
اے لڑکے گھر کے دروازہ پر مت بیٹھ
تیکہ کم کن نیز و پہلو تے در
دروازہ کے پہلو باز و پر بھی ٹیک مت لگا
در خلا جا گر طہارت می کنی
اگر پاخانہ کے قدمچ پر تو طہارت کرتا ہے
جامہ را برتن نشاید دوختن
کپڑے کو پہنے ہوئے نہ سینا پہنتے
گر بد امن پاک سازی روتے خویش
اگر دامن سے اپنا چہرہ صاف کرے گا

لڑکے برزق کی
توہین دے
ادبی ہے ۱۲
اس لیے کہ
یہ انتہائی بے
ادبی اور امر
رب کی خلاف
ورزی ہے ۱۲
تہ اور افلاس کا
سامنا ہوتا ہے ۱۲
یہ یا اس خصلت
کی بنا پر ہمیشہ
باہر ہی رہے
گا گھر میں رہنا
نصیب نہ ہوگا ۱۲
یہ نیز نہ پاخانہ
کی چھینٹوں سے
پاک جگہ بھی
نہ پاک ہوگی
اور نہ پاکی میں
اضافہ ہوگا ۱۲

گر ہی خواہی تو نعمت از خدا تے
اگر تجھے نعمت خداوندی کی طلب ہے
خاک رو بہ ہم منہ در زیر در
دروازہ کے قریب کوڑا کرکٹ مت جمع کر
نعمت حق بر تومی گرد و حرام
نعمت خداوندی تجھ پر حرام ہو جاتے گی
بینو اگر دی وافتی ورو بال
تو بے نوا ہوگا اور مصیبت میں پڑ جائے گا
از براتے دست شستن آبجو تے
بلکہ ہاتھ دھونے کے لیے پانی کی جستجو کر
کم شود روزی ز کردار چنیں
اس عمل سے رزق ختم ہو جاتا ہے
باش و اتم از چنیں خصلت بدر
اس خصلت سے ہمیشہ احتراز کرے
وقت خود را دال کہ غارت می کنی
تو سمجھ لے تو اپنے وقت کو برباد کر رہا ہے
باید از مرداں ادب آموختن
(مرد و آشتا) لوگوں سے ادب سیکھنا چاہیے
روزیت کم گرد و اے درویش ہمیش
تو اے درویش تیرا رزق بہت کم ہو جائے گا

دیر رو بازار و بیروں آتی زور
بازار کی کے ساتھ جا اور غلت سے لوٹ آ
نیک نبود گر کشتی از دم چراغ
بھونک مار کر چراغ بھانا اچھا نہیں
کم زن اندر ریش شانہ مشترک
دارمی (پاسرین) دوسرے کا کنگھانہ کر
از گدایاں پار ہتے ناں مخیر
فقیروں سے روٹی کے ٹکڑے مت خرید
دور کن از خانہ تار عنکبوت
اپنے گھر سے مکڑی کے جالے صاف کر
خسرج را بیروں ز اندازہ مکن
بے اندازہ خرچ سے گریز کر (اسراف سے بچ)
دسترس گر باشد تنگی مکن
اگر قدرت ہو تو خرچ میں تنگی مت کر

زانکہ رفتن رانیابی بیج سود
کیونکہ بازار جلنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے
رہ مدہ دو و چراغ اندر دماغ
کیونکہ بھونک مار کر بھانے سے دماغ میں گھس جلنے کا
زانکہ آں خاص تو باشد خوشترک
وہی کنگھا استعمال کر جو تیرے لیے مخصوص ہو
زانکہ می آر و فقیری اے پسر
اس لیے کہ یہ اے لڑکے فقیری لاتا ہے
باشد اندر ماندنش نقصان قوت
ان جالوں کے رہنے سے روزی میں کمی آتی ہے
خشک ریش خویش را تازہ مکن
اپنے خشک شدہ زخم کو ہر امت سے
چونکہ رہواری برہہ تنگی مکن
تیز رفتار گھوڑے کو لنگڑا نہ کر

۱۔ اس لئے ضرورت
پوری کر کے فوراً
لوٹ آنا چاہیئے ۱۲
۲۔ یعنی اس کے
اثرات مرتب
ہوتے ہیں ۱۳
۳۔ یعنی بے اندازہ
خرچ تازہ زخم
کی طرح تکلیف دہ
ہی جاتا ہے ۱۴
۴۔ میاں زوی
سے کام لے ۱۵
۵۔ اور مصائب
خندہ پیشانی سے
برداشت کر

در بیان فوائد صبر

صبر کے فائدوں کا بیان

غم مکن از دیدن سختی گراں
تو شدید سختی (و آزمائش) کا غم نہ کر
خویش را از صابراں مشمر ہلا
تو تیرا شمار صبر کرنے والوں میں مہرگز نہ ہوگا

تاشوی در روزگار از صابراں
تاکہ تیرا شمار زمانہ کے صبر کرنے والوں میں ہو
گر ترش سازی تو رُو اندر بلا
اگر تو مصیبت کے وقت ترش روی اختیار کرے اور نہ بنائیگا

در بلا وقتے کہ صابر نیستی
مصیبت کے وقت جس نے صبر نہیں کیا
بے شکایت صبر تو باشد جہیل
کسی شکوہ شکایت کے بغیر تیرا صبر اچھا ہو گا
گر نباشد فخر از درویشیت
اگر تیرے لیے درویشی قابلِ غصہ نہ ہو گا
گر ہمہ جنبش بفراہ باشد
اگر تیرا ہر عمل فرمانِ خداوندی کے مطابق ہو
بندہ از خدمت بعقبے می رسد
بندہ خدمت گزاری کے سبب اچھے انجام تک پہنچتا ہے
حرمت در خدمت آرام دلست
خدمت گزاری میں حرمت کا لحاظ دلی آرام کا باعث ہے
گر نگر دی اے پسر گردِ خلاف
اے لڑکے اگر آدمی اختلاف کی راہ سے گریز کرے
گرہمی داری فسخ را انتظار
اگر تو فرحت و فراخی کا انتظار کرنا چاہے

۱۱ جیسا کہ حضرت
یعقوب کا صبر
جس کے بارے
میں ہے "فصیر"
جیل ۱۲
۱۲ اور سر مو
انکاف نہ کرنے
۱۳ سے
۱۴ اور انتہائی
مقرب بن جانا
۱۵ ہے
۱۶ پوری عزت ۱۷

نزد اہل صدق شاکر نیستی
اللہ تعالیٰ سے سچی دوستی رکھنے والوں (اہلِ صفت) کے نزدیک شاگرد
باکے کم کن شکایت از خلیل
دوست (اللہ تعالیٰ) کی شکایت کسی سے مت کر
کے باہل فقر باشد خویشیت
تو تو درویشوں میں کیسے شامل و شمار ہو گا
حرمت از حد فراواں باشد
تو تیری عند اللہ عزت بے حد ہو گی
لیکن از حرمت بمولی می رسد
مگر فرمانِ خداوندی کے مطابق عمل سے اللہ تک پہنچ جاتا ہے
ہر کہ خدمت کر دمر و مقبل ست
خدمت گزار (اللہ) کا مقبول بندہ ہے
آنکھے زبید تر اور صبر لاف
تب (میں معنی میں) اے صبر کر نیو لا کنا زبیدیتا ہے
در بلا جز صبر نبود هیچ کار
تو مصیبت کے وقت صبر کے علاوہ چارہ نہیں

در بیان تجرید و تقصید

ما سوس اللہ سے لہذا ذہن خالی کرنے اور دنیوی آلائشوں سے یکسو کر لینے کا بیان

ور خبر داری ز اہل دید شو
اگر ہشیار ہے تو شاہد حق کو نیوالوں میں سے ہو جا

گر صفای بایدت تجرید شو
اگر پاکیزگی (باطن) مطلوب ہو تو اٹھ علاوہ اپنے ذہن کو خالی کر

ترکِ دعویٰ ہست تجرید اے پس
 اے لڑکے تجرید اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھنے کا نام ہے
 اصل تجریدت و دواعِ شہوت است
 تجرید کی اصل شہوت کا ترک ہے
 گرد ہی یکبار شہوت را طلاق
 اگر ایک مرتبہ شہوت (غواہشِ نفسانی) کو چھوڑ دے
 گر تو بمراری ز غیبتش اعمید
 اگر تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دے
 اعتمادت چوں ہمہ برحق بود
 جب تیرا کھلی اعتماد اللہ تعالیٰ پر ہو
 ترکِ دنیا کن برائے آخرت
 دنیا کو آخرت کے واسطے ترک کر دے
 گریبانی از سعادت این مقام
 اگر تو سعادت کی بنا پر یہ مقام حاصل کر لے
 گرد دنیا دست شوتی بہر حق
 اگر تو دنیا سے اللہ کے لیے دست کش بی نیاز ہوگا
 رُو مجر و باش و اتم مرد باش
 زندگی میں ہمیشہ کے لیے تجرید اختیار کر اللہ والا ہو جا
 گرد کبر و عجب و خود راتی مگرد
 غرور و تجر و خود راتی کے ارد گرد مت پھر

نہم کن معنی تفسیرید اے پس
 اے لڑکے تفسیر (دنیوی آلائشوں کیلئے کرنے) کے معنی سمجھ
 بلکہ کلی القطاعِ شہوت است
 بلکہ پوری شہوت (آرزوئے نفسانی) سے علیحدگی ہے
 آل زماں گردی تو در تفسیر طاق
 تو تو زمانہ میں تفسیر کے اندر بے نظیر ہو گا
 آنکہ از تجرید گردی با اُمید
 تو تیری تجرید نفع رساں ہو گی
 آل دمت تفسیر جہاں مطلق بود
 تو اس وقت زندگی مکمل تفسیر حاصل ہو گی
 وز بدن برکش لباسِ فاخرت
 اور جسم سے لباسِ فاخرہ اتار دے
 صاحبِ تجرید باشی والسلام
 تو تو صاحبِ تجرید ہو گا
 وانکہ از تفسیر گویندت سبق
 تو تجھ کو سبق تفسیر حاصل ہو جائے گا
 تا بہر فرقے نشینی گرد باش
 کب تک ہر سر پر بیٹھے گا گرد ہو جا
 قدرِ خود بشناس و ہر جاتی مگرد
 اپنی قدر پہچان اور مارا مارا نہ گھوم

۱۔ رفت کا
 تصور رہے گا ۱۲
 ۲۔ بے حقیقت ہے
 ۳۔ اللہ کے در
 کو چھوڑ کر ۱۳

ہر کہ گردِ کورۂ انکشت گشت
کو تلوں کے ارد گرد پھرنے والا
وانکہ باعطار میگرد و قریب
عطر فروش سے قریب شخص
ہمنشین صالحاں باش اے پسر
اے بڑے نیک لوگوں کی ہمنشینی اختیار کر
جانبِ ظالم مکن میل اے عزیز
اے عزیز ظالم کی طرف متل نہ ہو
روزِ اہل ظلم بگزیز اے فقیر
اے درویش زندگی ظلم کرنے والوں سے بچ کر گزار
صحبتِ ظالم بسانِ آتش است
ظالم کی ہمنشینی آگ کی طرح ہے
از حضورِ صالحاں صالح شوی
صالح و نیک لوگوں کی حضوری سے تو نیک ہو جائیگا
ہر کہ او با صالحاں ہمدم شود
جو شخص نیک لوگوں کا رفیق ہو جاتا ہے
اے پسر مگذار راہِ شرع را
اے بڑے راہِ شریعت مت چھوڑ
از شریعت گرنہی بیروں قدم
اگر شریعت سے باہر قدم رکھے گا

جامہ از دودش سیاہ و زشت گشت
اس کے دھویں سے کپڑے کالے اور زراب کرتا
او ہمہ یا بدزبوتے خوش نصیب
ہمہ وقت اچھی خوشبو کا حصہ حاصل کرتا ہے
دور باش از رند و قلاش ای پسر
منست اور خیر سے خالی سے دور رہ
ورکنی گردی از انا خیل اے عزیز
ورنہ تیرا شمار بھی اسی جماعت میں سے ہوگا
تا نسوزی ز آتش تیز اے فقیر
تاکہ تجھے تیز آگ (دوزخ کی آگ) نہ جلاتے
زانکہ خلق آزار تند و سرکش است
ایسے کردہ مخلوق کو تکلیف پہنچانوالا بھڑاچ اور سرکش ہوتا ہے
ورنشینی بابتداں طالع شوی
اور بڑوں کی صحبت سے بُرا ہو جائے گا
در حریم خاص حق محرم شود
خاص دربارِ ربانی کا درباری بن جاتا ہے
اصل یابی گر بگیری فسرع را
تحقیقت پالیکا اگر شریعت پر عمل پیرا ہوگا
در ضلالت افتی و رنج و الم
تو گمراہی اور رنج و الم میں مبتلا ہوگا

ہر کہ در راہ ضلالت می رود
جو شخص گمراہی کا راستہ اختیار کرتا ہے
حق طلب و زکارِ باطل دور باش
حق طلب کر اور باطل سے دوری اختیار کر
ہر کہ نگزیند صراطِ مستقیم
جو شخص سیدھے راستہ پر نہیں چلتا
در رہِ شیطان منہ گام اے اخئی
اے میرے بھائی شیطان کے راستے میں قدم مت رکھ
ہر کہ در راہِ حقیقت سالک است
جو شخص در حقیقت سالک ہے
بر خلافِ نفس کن کار اے پسر
اے لڑکے نفس امارہ کے خلاف کام کر

از جہالت با بطلالت می رود
جہالت سے گمراہی تک پہنچ جاتا ہے
در سخا و مرومی مشہور باش
سخاوت و انسانیت میں شہرت یافتہ ہو جا
در عذابِ آخرت ماند مقیم
وہ عذابِ آخرت میں مبتلا رہے گا
تا نگردی خوار و بدنام اے اخئی
تاکہ تو رسوا و بدنام نہ ہو
روز و شب خائفِ ز قہر مالک است
وہ شب و روز قہر خداوندی سے ڈرتا رہتا ہے
تا نیفتی زار و در نارِ سقر
تاکہ ذلیل ہو کر دوزخ کی آگ میں نہ گرے

لے مت
اختیار کر ۱۲

در بیانِ کرامتِ الہی

اللہ تعالیٰ کی بخششوں کا بیان

چار چیز است از کرامتِ ہائے حق
چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی بخششوں میں ہے
اول آل باشد کہ باشد راست گوی
اول یہ کہ آدمی سچا ہو
بعد ازاں حفظِ امانت باشد
اس کے بعد امانت کی حفاظت

مقبل ست آنکس کہ گیرد این سبق
وہ شخص نیک بخت ہے جو انہیں یاد رکھے
باسخاوت باشد وہم تازہ روی
سخی اور خوش اخلاق ہو
ہم نظر پاک از خیانت باشد
(اور) نگاہ خیانت و بددیانتی سے پاک

باشد آں کس مومن و پرہیزگار
وہ شخص مومن اور پرہیزگار ہو گا

ہر کراحتی دادہ باشد این چہار
اللہ تعالیٰ نے جسے یہ پانچ چیزیں عطا کی ہوں

در بیان آنکہ دوستی را شاید جن سے دوستی مناسب نہیں ان کا بیان

تو طمع زان دوست بردار اے پسیر
اے لڑکے تو اس دوست سے کوئی توقع نہ رکھ
دوست شمارش بدو ہمدم مباشش
اے دوست مت سمجھ اے ساتھی نہ شمار کر
از چہاں کس خوشی تن را دور دار
ایسے شخص سے اپنے کو دور رکھ
دور ازوے باش تا داری حیوۃ
اس سے تازندگی دوری اختیار کر
گر سر خود بر قد مہاتے تو سود
اگرچہ اپنا سر تیرے قدموں پر بطور سود ہی کیوں نہ رکھے
خضم ایشاں شد خدا تے داد گر
منصف خدا تعالیٰ ان کا دشمن ہے
زینہار اُور انگوئی مرجبا
انہیں کبھی شاباشی نہ دے (بلکہ انکے فعل پر ملامت کر،

دوست بد باشد زیاں کار اے پسیر
اے لڑکے بُرے دوست سے نقصان پہنچتا ہے
ہر کہ می گوید بد یہاں تے تو فاش
جو تیری برائی علی الاعلان بیان کرتا ہو
دوستی ہرگز ممکن با بادہ خوار
شرابی سے ہرگز دوستی نہ رکھ
مُنعمے گرمی کند ترک زکوٰۃ
مالدار اگر زکوٰۃ دینا چھوڑ دے
دُور شوزاں کس کہ خواہد از تو سود
اس شخص سے دُور رہ جو تجھ سے سود چاہے
اے پسیر از سود خواراں کُن حذر
اے لڑکے سود خوروں سے پرہیز کر
آنکہ از مردم ہی گیہ سرد رہا
جو لوگوں سے سود لیتے ہیں

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

در بیان غم خواری مردم لوگوں کی غم خواری کا بیان

بر سر بالین بیمار ارا گذر
بیماروں کی عیادت کیا کر
تا توانی تشنہ را سیراب کن
بمجد امکان پیاسے کو سیراب کر
خاطر ایام را در یاب نیند
یتموں کی بھی مزاج پُرسی کر
چوں شود گریاں یتیمے ناگہاں
اچانک یتیم کے رونے پر
چوں یتیمے را کسے گریاں کند
جو شخص یتیموں کو رلاتا ہے
آنکہ خندانند یتیم حستہ را
جو شخص زخمی و ٹوٹے ہوتے دل یتیم کو ہنساتے
ہر کہ اسرار ت کند فاش اے پیر
اے لڑکے جو شخص راز فاش کر دے
در جوانی دار پیہراں را عزیز
جوانی میں بوڑھوں سے محبت کرے
بر ضعیفاں کہ بنجاشاتی رواست
کمزوروں کے ساتھ بخشش ہی درست ہے
بر سر سیری مخور ہرگز طعم
کھانا تک (یعنی بہت زیادہ) نہ کھا

زا نکہ هست ایں سنت خیر البشر
اس لیے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے
در مجالس خدمت اصحاب کن
مخلوق میں ساتھیوں کی خدمت کر
تا ترا پیوستہ حق دار و عزیز
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی اسکی وجہ سے عزیز رکھے
عرش حق در جنبش آید آں زماں
عرش باری حرکت میں آجاتا ہے
مالک اندر دوزخش بریاں کند
داروغہ دوزخ اسے دوزخ میں جلاتے گا
باز یا بد جنت در بستہ را
وہ جنت کا دروازہ (اپنے لیے) کھلا ہوا پایگا
از چنناں کس دُور می باش اے پیر
ایسے شخص سے دُوری اختیار کر
تا عزیز دیگر اں باشی تو نیز
تاکہ تو بھی دُوروں کا پیارا بن جلتے
کیں ز سیرت ہاتے خوب اولیاء است
یہ اولیاء اللہ کی اچھی عادت ہے
تا نہ میرد در بدن قلب اے غلام
تاکہ اے لڑکے تیرا دل مُردہ نہ ہو جلتے

لہ اور نری
دختر ملوک
سے پیش آ
لہ اور ان کے
ساتھ اچھی طرح
پیش آ

خوردن پر تخم بیماری بود
 سیر ہو کر منہ تک کھانا بیماری کا بیج (اور جڑ ہے)
 کاذب بد بخت را نبود وفا
 بد نصیب جھوٹا وفا دار نہیں ہوتا
 ازوے و از فعل وے بیزار باش
 اس سے اور اس کے فعل سے بیزاری اختیار کر
 مرغیلاں را مروت کم شود
 بخیلوں میں مروت نہیں ہوتی
 باش و اتم طالب قوت حلال
 ہمیشہ حلال روزی کا طلب گار رہ
 در تن اول ہی میسر و مدام
 جسم میں اس کا دل بھی ہمیشہ مودہ ہو جاتے گا

علت مروت ز پر خواری بود
 آدمی کی بیماری زیادہ کھانا ہے
 راحتے نبود حسود شوم را
 بد بخت حاسد کو راحت نصیب نہیں ہوتی
 ہر منافق را تو دشمن دار باش
 تو ہر منافق کو مخالف خیال کر
 توبہ بد خو کب محکم شود
 بری عادت الے کی توبہ مضبوط کہاں ہوتی ہے
 تا شود دین تو صافی چوں زلال
 تاکہ تیرا دین ٹھنڈے صاف پانی کی طرح صاف ہو جائے
 آنکہ باشد در پتے قوت حرام
 جو شخص حرام روزی کے درپے ہو

در بیان صلہ رحمی

صلہ رحمی کا بیان

تا کہ گرد مدت عمر تو بیش
 تاکہ تیری عمر میں اضافہ ہو جاتے
 بے گہاں نقصاں پذیر و عمر او
 بلاشبہ اس کی عمر گھٹ جاتی ہے
 جسم خود قوت عقارب می کند
 اپنا جسم بھھوؤں کے حوالہ کرتا ہے

رو پر سیدن بر خویشان خویش
 زندگی رشتہ داروں کیساتھ صلہ رحمی کر کے گزار
 ہر کہ گرداند ز خویشاوند رو
 جو شخص اپنوں ہی سے منہ موڑ لے
 ہر کہ او ترک اقارب می کند
 جو شخص رشتہ داروں سے ترک تعلق کرتا ہے

بدتر از قطع رحم چیسے مدال
قطع رحمی سے زیادہ کوئی چیز بُری نہ سمجھ
نامش از روئے بدی افسانہ شد
اس کا نام بد مزاجی میں مشہور ہو جاتا ہے

گرچہ خویشان تو باشند از بدال
اگرچہ تیرے رشتہ دار بُرے ہوں
ہر کہ اُو از خویش خود بیگانہ شد
جو اپنے رشتہ داروں سے بیگانگی اختیار کرے

در بیانِ قنوت

جو انفرادی کا بیان

اولاً ترسیدن از حق در نہاں
اول پوشیدہ و تنہائی میں اللہ سے ڈرنا
باشدش طاعات بیش از معصیت
اسکی فرمانبرداریاں (نیکیاں) گناہوں سے زیادہ ہوتی ہیں
با ضعیفان لطف و احسان می کند
کمزوروں کے ساتھ لطف و احسان کرتا ہے
باشد اندر تنگدستی با سخا
وہ تنگدستی میں بھی سخی ہو گا
تا نظر بایابی از فضلِ خدای
تاکہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کے فضل کی نگاہ پڑے
نگذارد عیب دشمن بر زبان
وہ دشمن کا عیب (کبھی) زبان پر نہیں لاتا
از غم ایشان شود اندوہناک
ان دشمنوں و مخالفین کی تکلیف سے بھی اُسے غم ہوتا ہے

چہیست مردی اے پسرنیکو بدال
جو انفرادی کیا ہے اے لڑکے اچھی طرح سمجھ
عذرخواہ مرد پیش از معصیت
اللہ والا معصیت سے عذرخواہ ہوتا ہے
آنکہ کار نیک مرداں می کند
جو شخص نیک لوگوں کے سے کام کرتا ہے
ہر کہ اُو باشد مردانِ خدا
جو شخص اللہ کے نیک بندوں میں سے ہو گا
اے پسردر صحبتِ مرداں در آئی
اے لڑکے اللہ والوں کی ہمنشین اختیار کر
ہر کہ از مردانِ حق دار و نشان
جس میں اللہ والوں کی علامت موجود ہو
خود نخواہد مرد خصماں را ہلاک
اپنے مخالفین کی (بھی) ہلاکت نہیں چاہتا

معصیت کا
ارتکاب نہیں
کرتا ۱۳

می بخود مرد انصاف از کسے
 اللہ کا نیک بندہ کسی سے انصاف کا طلبگار نہیں ہوتا
 ہر کہ پا اندر رہ مرداں نہاد
 جو شخص اللہ والوں کے راستہ میں قدم رکھتا ہے
 اسے پس ترک مراد خویش گیر
 اسے لڑکے اپنی مراد و خواہش ترک کر دے

۱۰ انہی راہ
 پر گامزن
 ہوتا ہے ۱۱

گر رسد ظلم و جفا با اوبے
 خواہ ظلم و جفا میں وہ کتنا بھی مبتلا ہو
 کے رود ہر گز بد نبال مراد
 وہ (دنوی) مراد و مقصد کے پیچھے نہیں جاتا
 وانگھے راہ سلامت پیش گیر
 اور سلامتی کی راہ اختیار کرے

در بیان فقر فقر و درویشی کا بیان

فقر میدانی چہ باشد اسے پس
 اسے لڑکے تو جانتا ہے فقر کیا ہے
 گر چہ باشد بینوا در زیر دلق
 اگرچہ وہ گڈری کے نیچے بے سوساں (مفلس) ہو
 گر نہ باشد ز سیری دم زند
 بھوکا ہو کر شکم سیر ہونا ظاہر کرتا ہے
 گر چہ باشد لاغر و زار و ضعیف
 اگرچہ انتہائی کمزور و ضعیف ہو
 خون دل پر دار و دوست تہی
 دل قوی اور ہاتھ خالی ہوتا ہے
 اسے پس خود را بد رویشان پیار
 اسے لڑکے خود کو درویشوں کے پس رکھ دے

باتو گویم گزنداری زان خبر
 اگر تجھے اس کی خبر نہیں تو میں بتاتا ہوں
 خویش را منعم نماید پیش خلق
 خود کو مخلوق کے سامنے مالا از ظاہر کرتا ہے
 دوستی با دشمنان خود کند
 اپنے دشمنوں کے ساتھ دوستی کرتا ہے
 وقت طاعت کم نباشد از حریف
 اطاعت خداوندی کی وقت مقابل سے پیچھے نہیں ہوتا
 می نماید در نزاری فرہی
 دُلا ہو کر فرہی (موٹاپے) کا اظہار کرتا ہے
 تا نگہ دارد ترا پروردگار
 تاکہ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرماتے

بافقیہاں ہر کہ ہمدم می شود
جو شخص درویشوں کا ساتھی ہو جاتا ہے

در سراے خلد محرم می شود
ہمیشہ رہنے والے مکان (جنت) میں رازدار ساتھی بن جاتا ہے

در بیان انتباہ از غفلت

غفلت سے بیداری کا بیان

در بلایاری مخواه از پیچ کس
مصیبت میں کسی سے مدد طلب مت کر
از خدائے خویش تن غافل مباش
اپنے اللہ سے (کسی لمحہ) غافل نہ ہو
جہالتے گریہ است این جہاں درو بخند
یہ دنیا رونے کی جگہ ہے یہاں مت ہنس
یہو مود از حرص ہر سوتے مرو
چونٹی کی طرح لاپٹ میں ہر طرف مت دوڑ
اے پسر کو دک نہ بازی مکن
اے لڑکے تو بچ نہیں مت کھیل کود
نفس بدر اور گنہ یاری مدہ
نفسِ آمارہ کا گناہ میں مدد گار نہ بن
ہر کجا تہمت بود آخبا مرو
تہمت کی جگہ پر (ہرگز) نہ جا
دشمنے داری از وایمن مباش
اپنے سے دشمنی رکھنے والے سے بیخوف نہ ہو

زانکہ نبود جز خدا فریاد رس
اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مددگار اور فریاد رس نہیں
غافلانہ در رہ باطل مباش
لا پرواہی سے باطل راستہ اختیار نہ کر
چشم عبرت بر کشا و لب بہ بند
عبرت کی آنکھ کھول اور لب بند رکھ
پند ناصح را بگوش جہاں شنو
نصیحت کرنے والے کی نصیحت زندگی کے کان میں
کار با شیطان با نبازی مکن
اپنے کام میں شیطان کو شریک نہ کر
عمر برباد از تبہ کاری مدہ
تباہ کرنے والے کاموں میں عمر برباد مت کر
راہ حق را ہمچو نابینا مرو
حق کے راستہ میں نابینا کی طرح مت چل
زیر سقف بے ستوں ساکن مباش
بے ستون چھت کے نیچے مت ٹھہر

۱۲
۱۲
۱۲
۱۲

در رہ فسق و ہوا مرکب متاز
گناہ اور لفسانی خواہش کے راستہ میں سواری مت دوڑا
چوں سفر در پیش داری زاد گیر
جب سفر در پیش ہو تو توشہ (زاد راہ) لے لے
اے پسر اندیشہ از آغلال کن
اے لٹکے دوزخیوں کے گلے میں لے جانے والے طوق ڈر
تا نسوزی ساز گاری ہمیشہ کن
تاکہ دوزخ کی آگ نہ ملے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا طریقہ اپنالے
جملہ راچوں بہت بر دوزخ گذر
سب کو دوزخ پر سے گزرنا ہے
آتے در پیش داری اے فقیر
اے درویش تیرے سفینہ میں یاد و حب الہی کی آگ ہے
عقبہ در راہست و بارت لبس گراں
راہ میں گھٹی ہے اور تیرا بوجہ بہت زیادہ ہے
داری اندر پیش روز بڑے ستیخیز
دار و گیر والے قیامت کے دن
اے پسر راہ شریعت پیش گیر
اے لٹکے شریعت کا راستہ اپنالے
اے برادر باش در فرمان حق
اے بھائی فرمان باری کا اطاعت گزار ہو جا

۱۔ بتلا نہ ہو
۲۔ تاکہ باقی ماندہ
۳۔ زندگی میں اطاعت
۴۔ رب کی طرف
۵۔ توجہ دے
۶۔ پل صراط
۷۔ مراد ہے ۱۲

خویشتن را سحرہ شیطان مساز
خود کو شیطان کے سحرے پن کی چیز نہ بنا
عمر خود را سر بسر برباد گیر
اپنی عمر کو بالکل برباد شدہ سمجھ لے
نفس بد را از لکد پا مال کن
نفس امارہ کو لاتوں سے کچل دے پا مال کر دے
از عذاب قہر حق اندیشہ کن
اللہ تعالیٰ کے قہر و عذاب سے ڈر
جاتے شادی نیست با چندین خطر
ان خطرات کے ساتھ خوشی کا موقع (ہرگز) نہیں
یہیچ خوفت نیست از نار سعیر
تجہ دوزخ کی آگ سے کوئی خطرہ نہیں
نگذر و بارت بسے دیگران
دوسروں کی سعی سے تیرا بوجہ ہلکا نہیں ہو سکتا
از خدایت نیست امکان گریز
تیرا اپنے اللہ سے بھاگنا ممکن نہیں
زودتر ترک ہوا تے خویش گیر
خواہشات لفسانی کو بہت جلد چھوڑ دے
تا بیابی جنت در رضوان حق
تاکہ تجھے جنت اور فضلے خداوندی حاصل ہو

تا نمانی روز محشر در عذاب
 تاکہ تو محشر (قیامت) کے دن عذاب میں مبتلا نہ ہو
 شفقت بہائے باخلق خدا تے
 مخلوق خدا کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کر
 بافقران روز و شب می وہ طعام
 فقیروں کو شب و روز کھانا کھلا
 باز یا بی جنت در لستہ را
 تو اپنے لیے جنت کا دروازہ کھلا پاتے گا
 در دو عالم راحتش بخشہ خدا می
 اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہان کی راحتیں بخشے گا
 عفو کن جملہ گناہ ماہم
 ہمارے سارے گناہ معاف کر دے
 نیست مارا غیر تو دیگر کسے
 ہمارا تیرے علاوہ کوئی نہیں
 ہرچہ حکم تست زان خرسندہ ایم
 جو تیرا حکم ہو ہم اس پر خوش ہیں (راضی و رضا تے تو)
 کیں نصائح را بخواند اوبے
 جنے یہ بہت سی نصیحتیں کیں (مراد مصنف ہیں)

گردن از حکمِ خدایت بر متاب
 اللہ کے حکم سے گردن نہ موڑ (انحراف نہ تابی نہ کر)
 تابیا بی در بہشت عدن جای
 تاکہ تجھے جنت عدن میں جگہ ملے
 تا وہندت جاتے در دار السلام
 تاکہ تجھے سلامتی کے گھر (جنت) میں جگہ دی جاتے
 شاد اگر داری درونِ حستہ را
 اگر تو زخمی دل کو خوش رکھے
 ہر کہ آرد این نصیحت را بجای
 جو شخص اس نصیحت کو جگہ دے (عمل پیرا ہو)
 یا الہی رحم کن بر ماہم
 اے اللہ ہم سب پر رحم فرما
 عاجزیم و جبرمنا کردہ بے
 ہم عاجز اور بہت سے جرموں کے مرتکب ہیں
 گرجوانی و برانی بندہ ایم
 چاہے دھتکار دے چاہے بلا لے ہم تیرے بندے ہیں
 رحمت حق باد بر جان کسے
 اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

خاتمہ

خاتمہ

بر روانِ پاکِ آں صاحبِ کمال
 اس صاحبِ کمالِ پاکِ روح (مصنف پر)

رحمتے ماند بے از ذوالجلال
 اللہ تعالیٰ کی اس پر بہت سی رحمتیں ہوں

کیں ہمہ در با بنظم آورده است
جنہوں نے یہ سب موتی نظم کی لڑی میں پروتے
یادگارے در جہاں بگذاشته
دُنیا میں اپنی یادگار (یہ کتاب) چھوڑ گئے
اہل دین را این قدر کافی بود
اہل دین کے لیے اسی قدر کافی ہے (اور)
ہر کہ اینہا را بدانند عقل است
جو شخص ان نصیحتوں کو سمجھ لے وہ عقلمند ہے
در جوار انبیاء دار السلام
جنت میں انبیاء کے پڑوس میں
یارب آلِ ساعت کہ جاں بر لبِ سد
اے پروردگار جب جانکھی کا وقت ہو
شربتِ شہد شہادت نوشیم
میں کلمہ شہادت کا شربت پتوں
چول ندارم در دو عالم جز تو کس
میرا تیرے علاوہ دونوں جہان میں کوئی نہیں

خو طہا در بحر معنی خورده است
(اور) معنی کے سمندر میں غوطے لگاتے
بیچ پندے را فرو نگذاشته
(اور) کوئی نصیحت بیان کیے بغیر نہیں چھوڑی
اہل دُنیا را ہمیں وافی بود
دُنیا والوں کے لیے بھی یہ پوری و مکمل ہے
وانکہ اینہا کار بند و کامل است
اور جو ان پر عمل پیرا ہو وہ کامل (ہو جاتا) ہے
ہمنشینِ اولیاء باشد مداہم
اولیاء کا ہمیشہ ہم نشین ہو گا
جسمِ پشمرده بتاب و تب رسد
پشمرہ جسم سکڑا پھیل رہا ہو (اضطراب میں ہو)
خلعتِ راہِ سعادت پوشیم
(اور) نیک بختی کے راستہ کا خلعت زیب تن کر لیں (پند)
ہم تومی باشی مرا فریاد رس
تو ہی میرا فریاد رس (مددگار) ہو گا

صَدِ پندِ لقمان حکیم بصا جزاؤہ ذوالاحترام والتکریم

اوّل آنکہ اے جان پدر خدا تے عزّوجل را بشناس، و ہر چہ از پند و
اوّل یہ کہ اے جان پدر (باپ)، اللہ بزرگ و برتر کو پہچان جو کچھ وعظ و نصیحت

نصیحت گوئی نہ سخت براں کار کن، سخن باندازہ نہ خویش گوئی، قدرِ مردم
 کرے پہلے اس پر خود عمل کر، اپنے اندازہ اور مخاطب کے مرتبہ کے مطابق گفتگو کر، لوگوں
 بدوں سخن ہمہ کس را بشناس۔ راز خود را نگہدار۔ یارِ راقوت سخن بیازماتے،
 کے مراتب پہچان، سب لوگوں کے حقوق پہچان، اپنے راز کی حفاظت کر، دوست کو سختی کے وقت آزما۔
 دوست را بسود و زیاں امتحان کن، از مردم ابلہ و نادان بگریز، دوست
 دوست کا نفع و نقصان میں امتحان کر، بیوقوف نادان آدمی سے فرار اختیار کر، عقلمند
 زیرک و دانائیں۔ در کار خیر جہد و جہد نہائی۔ بر زناں اعتماد مکن، تدبیر
 و ہوشیار شخص کو دوست بنا، اچھے کام میں جہد و جہد کر، عورتوں پر اعتماد نہ کر، عقل مند
 با مردم مصلح و دانائے سخن، بحجت گوئی، جوانی را غنیمت دال، بہنگام
 اور اصلاح کر نیوالے سے مشورہ کر، مدلل گفتگو کر، جوانی کو غنیمت سمجھ، جوانی کے زمانہ
 جوانی کا در دو جہانی راست کن، یاران و دوستان را عزیز دار،
 میں دونوں جہان کے کام ٹھیک کر لے، دوستوں اور دوستوں کے دوستوں کو محبوب رکھ۔
 با دوست و دشمن ابر و کشادہ دار، مادر و پدر را غنیمت دال، استاد
 دوست اور دشمن کیساتھ خوش اخلاق رہ، ماں باپ کو غنیمت سمجھ، استاد کو
 را بہترین پدر شمر، خرچ را باندازہ دخل کن، در ہمہ کار میانہ رو باش،
 بہترین باپ سمجھ، آمدنی کے مطابق خرچ کر، ہر کام میں میانہ روی اختیار کر،
 جو انفرادی پیشہ کن، خدمتِ مہماں بواجبی ادا کن، درخانہ کسیکہ در آتی
 شرافت کو دطیرہ بنا، مہمان کی ضروری خدمت بجالا، جس کے گھر میں پہنچے (اپنی)،
 چشم و زبان را نگاہ دار، جامتہ و تن را پاک دار، با جماعت یار باش،
 آنکھ اور زبان کی حفاظت کر (دونوں کو قابو میں رکھ) بدن اور کپڑے کو پاک رکھ، دوستوں کیساتھ دوستانہ برتاؤ کر

فرزند را علم و ادب بیاموز، و اگر ممکن باشد تیر انداز ختن و سواری بیاموز،
 بچہ کو علم و ادب سکھا، اور اگر ممکن ہو سواری اور تیر اندازی کی تعلیم دے،
 کفش و موزہ کہ پوشی ابتدا از پاتے راست کن و بدر آوردن از چپ گیر،
 جوتہ اور موزہ پہنے تو دائیں جانب سے اور نکالے تو بائیں جانب سے ابتدا کر۔
 بائیں کس کار باندازہ اوکن، بشب چوں سخن گوئی آہستہ و نرم گوئی و بروز
 ہر ایک کا کام اسکے انداز کے مطابق کر۔ رات میں گفتگو کرے تو نرمی اور آہستگی سے کر اور دن
 چوں گوئی ہر سونگاہ بکن، کم خوردن و خفتن و گفتن عادت انداز، ہر چہ^{۳۲}
 میں گفتگو کرتے ہوتے ہر طرف کا خیال رکھ، کم کھانے اور کم سونے کی عادت ڈال، جو چیز
 بہ خود نہ پسندی بدیگر اہل میسند۔ کار بادانش و تدبیر کن، نا آموختہ^{۳۵}
 اپنے لیے پسند نہ کرے دوسروں کیلئے بھی پسند نہ کر، کام عقل اور تدبیر کیساتھ کر، بعیز
 استاذی کن، بازن و کوک و رازگو، بر چیز کساں دل منہ، از بد^{۳۸}
 سیکھے استاذ مت بن عورت اور بچہ سے راز مت کہہ، کسی شخص کی چیز سے دل مت لگا، کمینوں
 اصلاں چشم وفا مدار، بے اندیشہ در کار مشو۔ نا کردہ را کردہ مشمر۔ کار امروز^{۴۱}
 سے وفا کی امید مت رکھ، بے سوچے کام نہ کر، جو کام نہ کیا ہو اسے کیا ہوا نہ خیال کر، آج کا کام
 بفرد امیفلن، با بزرگ تر از خود مزاح کن، با مردم بزرگ سخن دراز
 کل کے لیے مت چھوڑ، اپنے سے بڑے کے ساتھ مذاق مت کر، بڑے آدمی کے ساتھ لمبی گفتگو نہ کر،
 مگو، عوام الناس را گستاخ مساز، حاجتمند را نو مید کن، خیر کساں بخیر خود^{۴۴}
 عام لوگوں کو گستاخ و بے باک مت بنا، ضرورت مند کو نا امید مت کر، دوسروں کی
 میامیز، مال خود را بدوست و دشمن منہائی، خویشاوندی از خویشاں مبر،
 بھلائی کو اپنی بھلائی سے نہ ملا، اپنا مال دوست اور دشمن کو مت دکھا، اپنوں سے اپنائیت کا رشتہ مت توڑ،

کساں را کہ نیک باشند بہ غیبت یاد مکن، بخود منکر، جملہ غتے کہ ایستادہ باشند
 نیک لوگوں کی غیبت مت کر، خود میں مت بن، لوگ کھڑے ہوتے ہوں تو تو
 تو نیز موافقت ہمہ کن، انگشتاں بہمہ گذاراں، در پیش مردم خلال دندان
 بھی کھڑا ہو جا، لوگوں پر انگلیاں نہ اٹھا (تنقید نہ کر) لوگوں کے سامنے دانتوں میں
 مکن، آپ دہن و بینی باواز بلند مینداز، در فائزہ دست بردہن بنہ،
 خلال نہ کر، بلغم اور ناک کی ریش بلند آواز کے ساتھ مت صاف کر، جاتی ہیں ہاتھ منہ پر رکھ لے۔
 پروسی مردم کاہلی مکش انگشت در بینی مکن سخن ہزل آمیختہ مگو
 لوگوں کے سامنے کاہلی کا اظہار نہ کر ناک میں انگلی مت دے ہجو پر مشتمل گفتگو مت کر
 مردم را پیش مردم خجل مکن سخن گفتہ دیگر بار مخواہ از سخننے کہ
 کسی کو کسی کے سامنے شرمندہ نہ کر کسی ہوتی بات دوبارہ نہ کہلوا (ایک دفعہ میں سمجھ لے) وہ بات
 خندہ آید حذر کن شناتے خود اہل خود پیش کس مگو خود را چوں زناں
 جس سے ہنسی آتے پرہیز کر اپنی اور اپنے گھر والوں کی تعریف کسی کے سامنے مت کر اپنے کو عورتوں
 میارای ہرگز ہر ادا از فرزنداں مباحش زباں را نگاہ دار وقت
 کی طرح مت سنوار ہرگز اپنی مراد اولاد سے نہ طلب کر انکے سہارے زندگی نہ گزار، زبان کی حفاظت کر، بات
 سخن دست مجنباں حرمت ہمہ کس را پاس دار بہ بد آمد کساں
 کرتے ہوئے ہاتھ نہ ہلا ہر شخص کی عزت ملحوظ رکھ لوگوں کے ساتھ برا برتاؤ
 ہمدستاں مشو مردہ را بہ بدی یاد مکن کہ سود ندارد تا تو آنی جنگ و
 کرنے میں ساتھ مت دے مردہ کو بدی کے ساتھ یاد نہ کر کہ بے فائدہ ہے جب تک ہو سکے لڑائی اور
 خصوصیت مساز قوت آزمائے مباحش از مودہ کس را بصلاح گماں
 دشمنی سے بچ اپنی قوت مت آزما ایک آزمائے ہوتے (اور خراب ثابت ہونیوالے کو)

میر نان خود را بر سفره دیگران مخور در کار بد تعمیل ممکن برائے

اچھامت سمجھ، اپنا کھانا دوسرے کے دسترخوان پر نہ کھا برے کام میں جلدی نہ کر دنیا کے لیے
دنیا خود را در رنج میگذرن ہر کہ خود را بشناسد اور اب شناس در

خود کو تکلیف میں مبتلا نہ کر جو اپنا قدر داں ہو تو بھی اس کی قدر دانی کر غصہ

حالت غضب سخن فہمیدہ گوئی با ستیں آب بینی پاک ممکن بوقت

میں بات سمجھ کر (سنبھل کر) کہ ناک کی ریزش آستین سے صاف نہ کر سورج طلوع

بر آمدن آفتاب محسب پیش مردم مخور از بزرگاں براہ پیش مرد

ہونے کی وقت مت سو لوگوں کے سامنے مت کھا راستہ میں بزرگوں (بڑوں) سے لگے نہ چل

در میان سخن مردم میا پیش مردم سر بہ زانو منہ چپ و راست منگر

لوگوں کی گفتگو میں دخل مت دے لوگوں کے سامنے سر گھٹنے پر مت دکھ داتیں باتیں مت دیکھ

بلکہ نظر بہ سوتے زمین بدار اگر توانی برستور برہنہ سوار مشو پیش مہماں

بلکہ نگاہ زمین کی طرف رکھ اگر ہو سکے سواری کی برہنہ پیٹھ پر سوار نہ ہو مہماں کے سامنے

بکسے خشم ممکن مہماں را کار مضمراتے بادلوانہ و مست سخن گوئے با قلاشاں

غصہ نہ ہو مہماں سے کام نہ لے پاگل اور مست سے گفتگو نہ کر نفسوں اور

واو با شاں بر سر محلہا نشیں بہر سود و زیاں آبرو تے خود مریز فضول و

آوارہ لوگوں کے ساتھ گلیوں اور کوچوں کے کنارے پر نہ بیٹھ نفق و نقصان کے لیے اپنی عزت مت گنوا فضول

متکبر مباش خصوصیت مردم بخولش میگر از جنگ و فتنہ بر کراں باش

بات کر نہیالا اور مغرور نہ ہو دوسروں کی دشمنی اپنے سر نہ لے لڑائی اور فتنہ سے کنارہ کش رہ

بے کار دو انگشتی و درم مباش مراعات کن چنداں کہ خوار نہ سازی

چھری اور انگوٹھی اور درہم کے بغیر مت رہ مراعات بربت مگر دوسروں کیلئے اپنے کو حقیر نہ کر

فروتن باش زندگانی کن بہ خدا تے تھائے بہ صدق بہ نفس بہ قہر
تواضع اختیار کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زندگی سچائی نفس آمادہ پر قہر
باخلق بالانصاف بہ بزرگاں بخدمت بخسرواں بہ شفقت
مخلوق کے ساتھ انصاف بزرگوں کی خدمت چھوٹوں پر شفقت درویشوں
بدرویشیاں بہ سخاوت بددوستاں و یاراں بہ نصیحت بدشمنان
کے ساتھ سخاوت دوست و احباب کو نصیحت دشمنوں کے
بہ حلم بہ جاہلاں بخاموشی بہ عالماں بہ تواضع باہل طریق بہ سر
ساتھ برابری جاہلوں کے ساتھ خاموشی عالموں کے ساتھ تواضع کرتے ہوئے گزارنی چاہیئے زندگی
برمال کسے طمع ممکن و چوں پیش آید منع ممکن لیکن چوں بیش آید جمع
اس طرح بسر کر کہ کسی کے مال کی طمع نہ ہو اور سامنے آجائے تو منع بھی نہ کر لیکن ضرورت
مکن و گفت سہ ہزاراں کلمہ در نصیحت نوشتہ ام سہ کلمہ ازاں
سے زیادہ ہو جائے تو اکٹھا نہ کر اور فرمایا نصیحت کے تین ہزار کلمات میں نے لکھے ہیں ان
برگزیدہ ام دو کلمہ ازاں یاد دار و یک را فراموش گرداں، یعنی
میں سے تین کلمے چنتا ہوں اور ان میں سے دو یاد رکھ اور ایک بھول جا یعنی اللہ
خدا تے تھائے و مرگ را یاد دار و نیکی را فراموش کن
تھائے اور موت کو یاد رکھ اور کی ہوتی نیکی کو بھول جا
و نیز فرمودہ اند کہ خاموشی ہفت خاصیت دارد زینت است
نیز فرماتے ہیں کہ چپ رہنے کی سات خصلتیں ہیں زیب و زینت کی چیز نہ ہونے کے باوجود
بے پیرایہ ہیبت بے سلطنت عبادت بے محنت حصار
زینت دار ہے خاموشی بے سلطنت کے ہیبت بے محنت عبادت بے دیوار

بے دیوار بے نیازی بے حذر فراغ از کراماتین پوشیدن عیبها
کے شہر پناہ بے احتیاط کی بے نیازی کراماتین سے (اچھاتی اور برائی کھنسنے والے فرشتے) فراغت عید کو چھپا بیوا ہے

بیت

بہ طبع ہم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید خاموشی معنی وارد کہ در گفتن نمی آید
خاموشی ہنہ کیلئے کوئی اچھا مضمون ذہن میں نہیں آتا خاموشی کے معنی کی تعبیر سمجھ میں نہیں آتی

نرد

سینہ ہار خاموشی گنجینہ گوہر کند یاد دارم از صد ایں نکتہ سر بستہ را
خاموشی کے باعث سینہ گوہروں کا خزانہ بن جاتا ہے میں نے سیپ سے یہ نکتہ سر بستہ یاد کیا ہے

نقل است :- کہ از ور سید نداز معنی بلوغ چیست؛ فرمود دو معنی دارد

حکایت ہے حضرت لقمان سے پوچھا گیا کہ بالغ ہونے کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ فرمایا دو معنی

یکے آں کہ از مرد منی بیروں آید دوم آں کہ مرد از منی بیروں آید
میں ایک یہ کہ آدمی کا مادہ منویہ باہر آنے لگتا ہے، دوسرے یہ کہ آدمی کی خود سری کا فور ہو جاتی ہے

ختم شد

الهدية الرضیة

فی ترجمہ

الطريقة العصرية

الجزء الأول

مترجم
عبد المنان فاضل جامعہ مدنیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر - عزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَنَّانُ
مَنْ كَلَّمَكَ مِنْ كَلِمَاتِهِ فَتَقَدَّرَ لَكَ فِي الدِّينِ
مَنْ كَلَّمَكَ مِنْ كَلِمَاتِهِ فَتَقَدَّرَ لَكَ فِي الدِّينِ

کیسٹوٹریڈ مارک

اشرف الہدایہ

شرح اُردو

ہدایہ

اس کتاب البیوع تاباب الاستحقاق

تالیف: مولانا جمیل احمد صاحب سکرو ڈھوی مدرس العلوم دیوبند

تہنیل عنوانات: حافظ محبوب احمد خان

نظر ثانی: مولانا عبدالرؤف علوی الساتر جامعہ عثمانیہ ماڈل ٹاؤن لاہور

مکتبہ احسان

اقرأ سنتر غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار لاہور

اشراق نوری

ترجمہ اردو

قدوری



مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر - غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

تَحْرِیرِ سَنَبِ مَعَ التَّحْفَةِ الْخَادِمِيَّةِ

لِللَّادِيْبِ الْكَامِلِ وَالْأَرْيَبِ الْفَاضِلِ الْعَرِيفِ
الْمَاهِرِ الْمَوْلَوِي حَافِظِ مُحَمَّدٍ شَعِيبِ صَاحِبِ

مَكْتَبَةُ رَحْمَانِيَّةِ

اِقْرَأْ سُنَّةَ غَزِي سُنْمِيٹ - اُرْدُو بازار - لاہور



الحمد لله الذي لا اله الا هو الشافي على ان هذا الكتاب المسمى بالقواعد الضيائية عن

شرح

مَدَامِي

لِلشَّيْخِ نُورِ الدِّينِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَبِيبٍ

مکعبہ علوم اسلامیہ
اقسٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Ph: 7224228-7221395